مروّجہ

بائبل کی بیہودگیاں

مُصنفہٗ

منشی محمد خلیل الرحمٰن صاحب مترجم چیف کورٹ پنجاب

حسبِ فرمائش

منشی فضل الدین تاجر کتب قومی۔ مالک اخبار اشاعت۔ کشمیری بازار لاہور

۱۸۹۵ء

مطبوعہ مطبع گلزار محمدی پریس لاہور

قیمت مجلد ۴ر

فہرست تصنیفات

جناب مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی

جو منشی فضل الدین تاجر کتب قومی و مالک افخم المطابع بازار کشمیری لاہور سے مل سکتی ہیں۔

دلکش ہر دو حصہ

مصنفہ مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔ اُن طالب علموں اور کالج کے اعلیٰ تعلیم یافتوں کے حالات کا نقشہ دلچسپ ناول کے پردہ میں کھینچا گیا ہے۔ جو اپنے والدین کی آنکھوں سے دور کالجوں اور سکولوں میں منچلا پن کر جاتے ہیں۔ اس ناول کے دو حصہ ہیں۔ اگر دو صفحوں کا مطالعہ کرکے سارا ناول ختم کرنے کا ولولہ پیدا نہ ہو۔ تو حلف پر واپسی کا اقرار کیا جاتا ہے۔ اردو ۱۴ر

دلچسپ کا پہلا حصہ

ہندوستان کے معزز خاندانوں کی حالت کا آئینہ۔ انگریزی بلیغ انشا پردازی کا نمونہ۔ حرفوں کے ذریعہ سے تصویر دکھا دینے کا آلہ۔ اردو کو ایک با عزت زبان بنانے کی کل۔ دلوں پر عمدہ اثر ڈالنے کی حکمی قوت یا اس نہایت عمدہ طبعی ناول کا پہلا حصہ "فرخ اور مہدی"۔ مصنفہ جناب مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔ اردو میں قیمت ۶ر

دلچسپ کا دوسرا حصہ

سچے عشق کی دلگداز تصویر۔ ہمارے دلی جذبات کی اصلی تصویر۔ ایک پاکباز عاشق کی بیتابانہ امنگیں۔ ایک پاکدامن معشوقہ کا عصمت تما ضبط۔ ہندوستانی مردوں کے جنون انگیز ولولوں کی انتہا۔ ہماری عورتوں کی بے بسی اور پاکدامنی یعنی دلچسپ کا دوسرا حصہ فرخ اور اس کا عشق نہایت موثر اور پُر جوش اردو میں بلکہ زبان میں نازک خیالیوں کے نئے نئے پیرائے۔ اس کے مصنف بھی وہی مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی ہیں۔ اردو میں۔ قیمت ۸ر

درگیش نندنی

یہ مشہور ناول ہے۔ جو تقریباً تمام دنیا کی زبانوں میں ترجمہ ہو کر چھپ چکی ہے۔ اس میں شہنشاہ اکبر اور قتلو خاں والئے بنگالہ کی لڑائی کے ضمن میں تلوتما کے حسن اور کنور جگت سنگھ کے عشق کی حیرتناک سرگذشت درج ہے۔ مترجمہ مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔ اردو میں۔ قیمت ۱۲ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا حصہ

بائبل کے دو متضاد مضامین

پُرانا عہد نامہ۔ تواریخ وغیرہ

لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا۔ کیونکہ جس دن تو اُسے کھائیگا تو ضرور مرے گا۔ پیدایش - ۲ - ۱۶ -

اور آدم کی ساری عمر نو سو تیس برس کی ہوئی تب وہ مرگیا۔ پیدایش - ۵ - ۵ -

اور خدا نے جنگلی جانوروں اور مواشیوں کو اُنکی جنس کے موافق اور زمین کے کیڑے مکوڑوں کو اُن کی جنس کے موافق بنایا اور خدا نے دیکھا کہ اچھا ہے۔ تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو

اور خدا نے کہا کہ اچھا نہیں کہ آدم اکیلا رہے میں اُس کے لیئے ایک ساتھی اُسکی مانند بناؤں گا۔ اور خداوند خدا نے میدان کے ہر ایک جانور اور آسمان کے پرندوں کو

اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں۔
پیدایش ۱-۲۵ و ۲۶۔ (انسان بعد [illegible] کے پیدا کیا گیا ہے)

جو مٹی سے بنا کر آدم کے پاس پہونچایا تا دیکھے
وہ اُن کا کیا نام رکھتا ہے سو جو آدم نے ہر ایک
جاندار کو کہا وہی اُس کا نام ٹھہرا اور آدم نے
سب چوپایوں اور ہوا کے پرندوں اور ہر ایک
جنگلی جانور کا نام رکھا پر آدم کو اُس کی
مانند کوئی مددگار نہ ملا پیدایش ۲-۱۸ تا ۲۰-
(انسان حیوانات سے پیچھے پیدا کیا گیا)

جب ارفکسد پینتیس برس کا ہوا اُس سے سلح
پیدا ہوا۔ پیدایش ۱۱-۱۲

سلح جو قینان کا بیٹا تھا وہ ارفکسد کا۔
لوقا ۳-۳۵ و ۳۶

سب پاک جانوروں میں سے سات سات نر
اور اُن کی مادہ۔
پیدایش ۷-۲

اور سب جانوروں میں سے ہر جنس کے دو دو
اپنے ساتھ کشتی میں لیجیو
پیدایش ۶-۱۹
اور پاک چارپایوں میں سے اور اُن چارپایوں
میں سے جو پاک نہیں اور پرندوں میں سے
دو دو نر و مادہ نوح کے پاس کشتی میں جیسا کہ
خدا نے نوح کو فرمایا تھا داخل ہوئے۔
پیدایش ۷-۸ و ۹ - و ۱۴ و ۱۵

اور ابرہام نے اُس مقام کا نام یہوواہ یری
رکھا چنانچہ یہ آج تک کہا جاتا ہے کہ خداوند
کے پہاڑ پر دیکھا جائیگا۔ پیدایش ۲۲-۱۴
(عہد عتیق میں خدا ہمیشہ اپنی نسبت لفظ
عبرانی یہوواہ [illegible] ہے۔ دیکھو باب
۴ وغیرہ)

پھر خدا نے موسیٰ کو فرمایا اور کہا میں خداوند
ہوں اور میں نے ابرہام اور اضحاق اور
یعقوب پر خدائے قادر مطلق کے نام سے
اپنے تئیں ظاہر کیا۔ اور یہوواہ کے نام
سے اُن پر ظاہر نہیں ہوا۔
خروج ۶-۲ و ۳

اور جب تارہ ستر برس کا تھا اُس سے ابرام
اور نحور اور حاران پیدا ہوئے۔
تارہ کی عمر دو سو پچاس برس کی ہوئی جب وہ
حاران میں مرگیا۔ پیدایش ۱۱-۲۶ و ۳۲

اور ابرام جب حران سے روانہ ہوا پچھتر
برس کا تھا۔
جبکہ اُس کا باپ مرگیا۔ اعمال ۷-۴
(۱۳۵ برس تارہ زندہ تھا پھر بھی ابرام صرف ۷۵ برس کا)

	کاتھا - !!!)
ابرام جب آزمایا گیا تو اُس نے ایمان سے اضحاق کو قربانی کے لیے چڑھایا - اور جس نے وعدوں کو پایا تھا - اور جس نے اکلوتے کو گذرانا - عبرانیون - ۱۱ - ۱۷	کہ یہ لکھا ہے کہ ابرام کے دو بیٹے تھے - ایک لونڈی سے - دوسرا آزاد سے - گلیتون ۴ - ۲۲ - (پیدائش ۲۶ - ۱۵)
اور ابرام نے ایک اور جورو کی جس کا نام قتورہ تھا - پیدائش ۲۵ - ۱	اور ابرام کی حرم قتورہ ...... ۱ - تواریخ ۱ - ۳۲
اور میں تجھ کو (ابرام) اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جس میں تو پردیسی ہے دیتا ہوں کہ ہمیشہ کے لیئے ملک ہو - پیدائش ۱۷ - ۸	اور اُسکو (ابرام کو) کچھ میراث بلکہ قدم رکھنے کی جگہ اُس زمین میں نہ دی - اعمال ۷ - ۵ - ایمان سے اُس نے وعدے کی سرزمین میں یوں قیام کیا ... یہ سب ایمان میں مر گئے اور وعدوں کو نہ پہنچے - عبرانیون - ۱۱ - ۹ و ۱۳
سب کے سب جو یعقوب کے ساتھ مصر میں آئے اور اُسکی صلب سے پیدا ہوئے تھے سوا جو یعقوب کے ساتھ مصر میں آئے اور اُسکی صلب سے پیدا ہوئے - اُن کے سوا جو یعقوب کے بیٹوں کی جوروان تھیں چھیاسٹھ شخص تھے - اور یوسف کے دو بیٹے تھے جو زمین مصر میں پیدا ہوئے - سو وے سب جو یعقوب کے گھرانے کے تھے اور مصر میں آئے ستر جانیں تھیں - پیدائش ۴۶ - ۲۶ و ۲۷ -	اور تب یوسف نے اپنے باپ یعقوب اور اُس کے کنبے کو جو پچھتر شخص تھے بلا بھیجا - اعمال ۷ - ۱۴ - اور ساری جانیں جو یعقوب کی صلب سے پیدا ہوئیں ستر تھیں - اور یوسف مصر میں تھا - خروج ۱ - ۵ -
اور اُس کے (یعقوب کے) بیٹوں نے جیسا کہ اُس نے اُنھیں حکم کیا تھا اُس کے ساتھ کیا اُس کے بیٹے اُسے کنعان کی	اور یعقوب مصر میں گیا وہاں وہ اور ہمارے باپ دادے مر گئے - اور وے اُن کو سِکم میں لے گئے - اور اُس مقبرہ میں

زمین میں لے گئے - اور اُسے کیفلہ کے کھیت کے غارے میں جسے ابرام نے گورستان کی ملکیت کے لئے عفرون حتی سے ممرے کے مقابل مول لیا تھا گاڑا -

پیدایش ۵۰ - ۱۳

جسکو ابرام نے بنی حمور سکم کے باپ سے روپیہ دے کے مول لیا تھا گاڑا -

اعمال ۷ - ۱۶ و ۱۷

اور بنی اسرائیل کی جو مصر کے باشندے تھے بود و باش چار سو تیس برس کی تھی

خروج ۱۲ - ۴۰

پس ابرام اور اُسکی نسل سے وے وعدہ کیئے گئے - اور میں یہ کہتا ہوں کہ اس عہد کو جو خدا نے مقرر کیا تھا .... شریعت جو چار سو تیس برس بعد آئی اس عہد کو باطل نہیں کر سکتی - گلیتون ۱۶ و ۱۷

اور خدا نے یوں فرمایا کہ تیری نسل بیگانہ ملک میں جا رہے گی اور وے اُن کو غلامی میں رکھیں گے اور چار سو برس تک دکھ دیا کریں گے - اعمال ۷ - ۶

(یعقوب و اُسکی اولاد ابرام کی شادی کے ۲۱۵ برس بعد مصر میں داخل ہوئے - یعنی ۲۱۵ برس بعد وفات ابرام) پس اس حساب سے بنی اسرائیل نے ۲۱۵ برس سے زیادہ اذیتیں نہیں اٹھائیں -)

وے جو اُس وبا میں مرے چوبیس ہزار تھے - گنتی ۲۵ - ۹

اور ہم حرامکاری نہ کریں جس طرح سے اُن میں سے کتنی ایک نے کی اور ایک دن میں تیئیس ہزار (۲۳۰۰۰) مارے پڑے -

۱ - قرنتیون ۱۰ - ۸

اور قادس سے چلکر کوہ حور میں جو زمین ادوم کی سرحد پر خیمہ گاہ کی یہاں ہارون کاہن خداوند کے حکم کے مطابق کوہ حور پر گیا اور وہاں اُس نے بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کے چالیسویں برس کے پانچویں مہینے کی پہلی تاریخ وہاں وفات پائی .... اور کوہ حور سے کوچ کر کے ضلمونہ میں ڈیرے کیئے - اور ضلمونہ سے کوچ کر کے فونون میں ڈیرے کیئے - گنتی ۳۳ - ۳۷ تا ۴۲ -

تب بنی اسرائیل نے بیرات بنی یعقان سے موسیرہ کو کوچ کیا وہاں ہارون کا انتقال ہوا اور وہیں گاڑا گیا - اور اُس کا بیٹا الیعزر کہانت کے منصب پر اُس کا قائم مقام ہوا وہاں سے اُنھوں نے جدجودہ کو کوچ کیا - اور جدجودہ سے یوطبات کو جو پانی کی نہروں کے سبب خاص سرزمین ہے -

استثنا ۱۰ - ۶ و ۷

پھر خدا یہہ سب باتیں بولا اور کہا ... لیکن
ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے
اُس میں کچھ کام نہ کر نہ تو نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ
تیرا غلام نہ تیری لونڈی نہ تیری مواشی اور
نہ تیرا مسافر جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔
کیونکہ خداوند نے چھہ دن میں آسمان اور زمین
دریا اور سب کچھ جو اُن میں ہے بنایا اور ساتویں
دن آرام کیا اس لیئے خداوند نے سبت کے
دن کو برکت دی اور اُسے مقدس ٹھہرایا

خروج ۲۰ - ۱ - ۱۰ و ۱۱

خُداوند نے تمہارے ساتھ روبرو پہاڑ کے اوپر
آگ میں سے کلام کیا تب اُس نے فرمایا۔
میں خداوند تیرا خدا ہوں جو تجھ کو مصر کی
زمین سے اور غلام خانے سے باہر لایا ...
یہہ بھی یاد کر تو کہ مصر کی زمین میں غلام تھا تیرا
خدا اپنے زور آور ہاتھ اور بڑھائے ہوئے
بازو سے تجھ کو نکال لایا۔ اس لیئے خُداوند
تیرے خدا نے تجھ کو حُکم دیا کہ تو سبت کے دن
کی محافظت کر۔

استثنا ۵ - ۴ و ۵ و ۱۴ و ۱۵

یہ قانون ابدی ہے۔ احبار ۲۳ - ۱۴ - ۲۱
۳۱ - ۴۱ -

اب ہم شریعت جس کی قید میں تھے چھوٹ
گئے۔ رومیوں ۷ - ۶

تو خون مت کر۔ خروج ۲۰ - ۱۳

اور اُس نے اُنہیں کہا کہ خداوند اسرائیل کے
خدا نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر مرد اپنی
کمر پر تلوار باندھے۔ اور ایک دروازے سے
دوسرے دروازے تک تمام لشکر گاہ میں
گذرتے پھرو۔ اور ہر مرد تم میں سے اپنے
بھائی کو اور ہر ایک آدمی اپنے دوست
کو اور ہر ایک آدمی اپنے قریب کو قتل
کرے۔ خروج ۳۲ - ۲۷

پر وہ مرد موسیٰ سارے لوگوں سے جو روئے
زمین پر تھے زیادہ حلیم تھا۔ گنتی ۱۲ - ۳

اور موسیٰ ... نہایت غصہ ہوا۔ اور اُن کو
کہا کیا تم نے سب عورتوں کو جیتا رکھا ...
سو تم اُن بچوں کو جتنے لڑکے ہیں سب کو
قتل کرو ... لیکن وے لڑکیاں جو
مرد کی صحبت سے واقف نہیں ہوئیں
اپنے واسطے زندہ رکھو۔

گنتی ۳۱ - ۱۴ - ۱۸

اور زمین مصر سے بنی اسرائیل کے نکلنے کے
بعد چار سو اسی برس گذرے تھے کہ سلیمان
کی سلطنت جو اسرائیل پر تھی اُس کے
چوتھے سال زیو کے مہینہ جو دوسرا مہینہ
سال کا ہے ایسا ہوا کہ اُس نے خداوند کا گھر
بنانا شروع کیا - ۱- سلاطین ۶-۱
(بموجب صاحب پولوس کے بموافقات ایکسوڈس
کے یہ پانسو پینسٹھواں برس ہونا چاہیئے - یعنی
۴ + ۴۵۰ + ۲۱ (سلطنت سموئیل)
+ ۴۰ (سلطنت ساؤل) + ۱ (سلطنت
داؤد) ۴ ۴۰ = ۵۶۵)

اور برس چالیس ایک بیابان میں انکو دائی
کی طرح لیئے پھرا ...... اور بعد اُسکے
ساڑھے چار سو برس کے قریب سموئیل
نبی تک اُن میں قاضی مقرر کیئے اُسوقت
سے انہوں نے بادشاہ چاہا تب خدا نے
ایک مرد بنیامین کے گھرانے سے قیس کے
بیٹے ساؤل کو چالیس برس تک اُن پر مقرر
کیا - پھر اُسے اُتار کے داؤد کو کھڑا کیا کہ
اُن کا بادشاہ ہو -
اعمال ۱۳ - ۱۸ تا ۲۲

پھر خداوند کی روح اُس پر نازل ہوئی اور وہ
اسقلون کو اُتر گیا - وہاں اُس نے اُن کے
تیس آدمی مارے - اور اُن کی پوشاک
لے لی - قاضیوں ۱۴ - ۱۹

پر روح کا پھل جو ہے سو محبت خوشی سلامتی
صبر خیر خواہی - نیکی ایمانداری - فروتنی
پرہیزگاری - ۵ - ۲۲ - و ۲۳

اور جب وقت ساؤل نے خداوند سے مشورت
پوچھی - خداوند نے اُسے کچھ جواب نہ دیا -
نہ تو خوابوں سے اور نہ اُریم سے اور نہ نبیوں
کی معرفت سے - ۱- سموئیل ۲۸ - ۶
اور بولا کہ خداوند اُسے بھی پسند نہیں
کرتا -
آخر کو یسی نے اپنے ساتوں بیٹوں کو سموئیل
کے سامنے حاضر کیا - سموئیل نے یسی کو
کہا کہ تیرے سب لڑکے یہی ہیں - وہ بولا کہ
سب سے چھوٹا اب تک باقی ہے کہ دیکھو
بھیڑ بکریاں چراتا ہے -
۱- سموئیل ۱۶ - ۱۰ و ۱۱

اور اُس نے (ساؤل) خداوند سے سوال نہ
کیا اس واسطے اُس نے اُسکو مار ڈالا اور
مملکت کے لوگوں کو یسی کے بیٹے داؤد
پر مائل کرایا - ۱- تواریخ ۱۰ - ۱۴
اور یسی سے اُس کا پلوٹھا الیاب پیدا ہوا
اور ابنداب دوسرا اور سمع تیسرا اور نتنئیل چوتھا
ردی پانچواں اوضم چھٹا داؤد ساتواں -
۱- تواریخ ۲ - ۱۳ تا ۱۵

سو ساؤل نے ہرکاروں سے یسی کو کہلا بھیجا

اور ساؤل نے جس وقت جالوت کو فلستی

کہ اپنے بیٹے داؤد کو جو بھیڑ بکریوں پر مقرر ہے مجھ پاس بھیج دے...... اور داؤد ساؤل پاس آیا اور اُس کے حضور کھڑا ہوا اُس نے اُسے بہت پیار کیا سو وہ اُس کا سلح بردار ہوا۔ اور ساؤل نے یسی کو کہلا بھیجا کہ داؤد کو میرے حضور رہنے دیجیے۔ کہ وہ میرا منظور نظر ہوا ہے۔

۱-سموئیل ۱۶ - ۱۹ و ۲۱

کے سامنے جاتے دیکھا تو اُس نے لشکر کے سردار ابنیر سے پوچھا یہ جوان کس کا بیٹا ہے۔ ابنیر بولا اے بادشاہ تیری جان کی قسم میں نہیں جانتا۔ تب بادشاہ نے کہا تو تحقیق کر کہ یہ جوان کس کا فرزند ہے۔

۱ سموئیل ۱۷ - ۵۵ و ۵۶

اُس وقت فلستیوں کے لشکر سے ایک مرد شور مانکلا جس کا نام جاتی جولیت تھا۔ اُس کا قد چھ ہاتھ ایک بالشت لمبا تھا.. اور اُس کے بھالے کی چھڑ ایسی تھی جیسے جولاہے کا شہتیر..... سو داؤد ایک فلاخن اور ایک پتھر سے اُس فلستی پر غالب ہوا اور اُس فلستی کو مارا اور قتل کیا۔

۱ سموئیل ۱۷ - ۴ و ۷ و ۵۰

الحانان بن یعری ارجیم نے جو بیت لحم کا تھا جاتی جولیت کو جس کا نیزہ ایسا تھا جیسا کہ جولاہوں کا شہتیر ہوتا ہے۔ مارا - ۲ سموئیل ۲۱ - ۱۹ - (ترجمہ نظر ثانی شدہ) جاتی جولیت لفظ "بھائی" اختلاف دور کرنے کے لیے بڑھایا گیا ہے آیت ۱۹ میں لفظ "بن" کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔

اور جب وے نکون کے کھلیان پر پہنچے تو عزہ نے ہاتھ بڑھا کے خدا کے صندوق کو پکڑ کے تھام لیا اس لیے کہ بیلوں نے اُسے ہلایا تھا۔ ۲ سموئیل ۶ - ۶

اور جب وے کیدون کے کھلیان پر پہنچے تو عزہ نے صندوق کے تھامنے کو اپنا ہاتھ بڑھایا۔ کیونکہ بیلوں نے ٹھوکر کھائی۔

۱۔ تواریخ - ۱۳ - ۹

اور داؤد نے اُس کے ایک ہزار رتھ اور سات سو سوار اور بیس ہزار پیادے پکڑ لیے۔ ۲ سموئیل ۸ - ۴

اور داؤد نے اُس سے ایک ہزار رتھ اور سات ہزار سوار اور بیس ہزار پیادے گرفتار کیے۔ ۱۔ تواریخ ۱۸ - ۴

اور ارامی اسرائیل کے سامنے سے نکل بھاگے اور داؤد نے ارامیوں کی سات سو گاڑیاں اور چالیس ہزار سوار کاٹ ڈالے اور اُن کے سردار سوبک کو بھی ایسا مارا جو وہیں

لیکن ارامی اسرائیل کے آگے سے بھاگے اور داؤد نے ارامیوں کے سات ہزار گاڑی کے سواروں کو اور چالیس ہزار پیادوں کو مار ڈالا اور لشکر کے سردار سوفک کو

مر گیا - ۲-سموئیل ۱۰-۱۸	قتل کر ڈالا - ۱-تواریخ ۱۹-۱۸
اور شیطان اسرائیل کے مقابلے میں اُٹھا اور داؤد کو اُبھارا کہ اسرائیل کو شمار کرے ۱-تواریخ ۲۱-۱	بعد اُس کے خداوند کا غصہ اسرائیل پر پھر بھڑکا کہ اُس نے داؤد کے دل میں ڈالا کہ جا اور اسرائیل اور یہوداہ کو گن - ۲-سموئیل ۲۴-۱
اور یواب نے لوگوں کے شمار کی فرد بادشاہ کو دی - سو اسرائیل کے آٹھ لاکھ بہادر مرد تلوار زن تھے اور یہوداہ کے مرد پانچ لاکھ - ۲-سموئیل - ۲۴-۹	تب یواب نے لوگوں کے شمار کی فرد داؤد کو دی اور سارے اسرائیل گیارہ لاکھ تلوار زن تھے اور یہوداہ چار لاکھ ستر ہزار تلوار زن تھے - لیکن اُس نے اُن میں اہل لاوی و بنی بنیمین کا شمار نہ کیا کیونکہ بادشاہ کا حکم یواب کے نزدیک مکروہ تھا - ۱-تواریخ ۲۱-۵و۶
تب بادشاہ نے ارونا سے کہا یوں نہیں بلکہ میں قیمت دے کے اُسکو تجھ سے مول لوں گا - اور میں ان چیزوں کو لے کے جن پر میرا کچھ خرچ نہ ہو خداوند اپنے خدا کو سوختنی قربانیاں نہ چڑھاؤنگا سو داؤد نے وہ کھلیان اور وے بیل پچاس مثقال چاندی دیکر مول لیئے - ۲-سموئیل ۲۴-۲۴	سو داؤد نے ارنان کو اُس جگہ کے لیئے چھ سو مثقال سونا تول کے دیا - ۱-تواریخ ۲۱-۲۵
سو جاد داؤد کے پاس آیا اور اُسکو خبر دی اور اُس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے کیا تجھپر تیرے مُلک میں سات برس کا کال پڑے یا تو تین مہینے تک اپنے دشمنوں سے بھاگتا پھرے اور وے تجھے رگیدیں یا تیرے مُلک میں تین دن کی وبا پھیلے - ۲-سموئیل ۲۴-۱۳	سو جاد داؤد کے پاس آیا اور اُسے کہا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ ان میں سے چُن لے کہ تین برس کا کال ہو یا تو اپنے بیریوں کے آگے تین مہینے تک ملک ہوتا جاوے اور تیرے دشمنوں کی تلوار تجھپر آپڑے یا تین دن خداوند کی تلوار چلے - ۱-تواریخ ۲۱-۱۱و۱۲

میں داؤد کی سچی نعمتیں تمہیں دوں گا۔
اعمال ۱۳-۳۴

اور اُس نے اُن لوگوں کو جو اُسمیں تھے باہر نکالا اور آروں سے اور لوہے کے ہلوں سے اور کلہاڑوں سے اُنھیں کاٹا اور داؤد نے بنی عمون کے سارے شہروں سے ایسا سلوک کیا۔ ۱-تواریخ ۲۰-۳-

اور اُس نے اُن لوگوں کو جو اُس میں تھے باہر نکال کے آروں اور لوہے کے داونے کی گاڑیوں اور لوہے کے کلہاڑوں کے نیچے کیا۔ اور اُنھیں اینٹوں کے جلتے پزاوہ کے درمیان سے چلایا اور اُس نے بنی عمون کے سارے شہروں سے یہ کچھ کیا۔
۲-سموئیل-۱۲-۳۱

کیونکہ میں نے خداوند کی راہوں کی محافظت کی اور میں نے اپنے خدا کی پیروی سے سرکشی نہ کی کہ اُسکی ساری عدالتیں میری زیرِ نظر رہیں اور اُس کے احکام جو ہیں سو میں نے انہیں اپنے سے دُور نہ کیا میں اُس کے حضور میں راست تھا اور میں نے اپنے تئیں اپنی بدکاری سے باز رکھا۔ سو خداوند نے میری راستی اور میری پاکی کے موافق جو اُسکی آنکھوں کے سامنے تھی مجھے صلہ دیا۔ ۲ سموئیل ۲۲-۲۰ تا ۲۴
زبور ۱۸-۲۱ تا ۲۴

میری جوانی کے گناہوں کو اور میرے قصوروں کو یاد نہ کر تو اپنی رحمت کے مطابق اپنی خوبی کے لیئے اے خداوند مجھے یاد فرما۔
زبور ۲۵-۷

داؤد نے خداوند کی نگاہ میں نیکوکاری کی اور جب تک جیتا رہا تھا خداوند کے کسی حکم سے مونھ نہ موڑا تھا۔ مگر اوریاہ حتی کے جورو کے مقدمہ میں۔
۱-سلاطین ۱۵-۵

بےشمار بُرائیوں نے مجھے گھیر لیا ہے۔
زبور ۴۰-۱۲ و ۳۸-۳ و ۴

سو ساؤل کی بیٹی میکل مرتے دم تک بے اولاد رہی ۔ ۲ سموئیل ۶ - ۲۳	اور ساؤل کی بیٹی میکل کے پانچ بیٹے جو برزلی محولاتی کے بیٹے عدرائیل کے لیئے جنی تھی ۲ سموئیل ۲۱ - ۸ (بموجب ترجمہ نظر ثانی شدہ) اختلاف چھپانے کے لیئے اصل ترجمہ میں بجائے لفظ "پیدا شدہ" کے لفظ "کے لیئے" استعمال ہوا ہے۔ نیز دیکھو آیت ہائے ۴ تا ۶ ۔
اور سلیمان کی گاڑیوں کے گھوڑوں کے لیئے چالیس ہزار تھان تھے اور بارہ ہزار سوار تھے۔ ۱۔ سلاطین ۴ - ۲۶	اور سلیمان کے چار ہزار تھان گھوڑوں کے اور بارہ ہزار سوار تھے۔
اُس نے پیتل ڈھال کے دو ستون بنائے ہر ایک ستون اٹھارہ ہاتھ اونچا اور ایک ایک کا گھیر بارہ ہاتھ کے سوت سے اندازہ کیا جاتا تھا۔...... سو اُس نے ہیکل کی دہلیز میں ستون کھڑے کیئے۔ ایک ستون گھر کے دہنے ہاتھ کھڑا کیا اور اُس کا نام یاکن رکھا اور دوسرا گھر کے بائیں اور اُس کا نام بوعز رکھا۔ ۱۔ سلاطین ۷ - ۱۵ و ۲۱	اور اُس نے گھر کے سامنے پینتیس ہاتھ لمبے دو ستون بنائے اور ایک ایک کا سرا تاج جو ایک ایک کے سرے کے اوپر تھا پانچ ہاتھ لمبا تھا...... اور اُس نے ہیکل کے آگے اُن ستونوں کو کھڑا کیا۔ ایک دہنے اور دوسرا بائیں طرف۔ اور دہنے کا نام یاکن اور بائیں کا نام بوعز رکھا۔ ۲۔ تواریخ ۳ - ۱۵ و ۱۷
پھر ڈھالا ہوا ایک بحر بنایا...... اور بحر میں دو ہزار بتھ کی گنجائش تھی۔ ۱۔ سلاطین ۷ - ۲۳ و ۲۶	پھر ایک ڈھالا ہوا بحر بنایا..... اُس کی گنجائش تین ہزار بتھ کی تھی۔ ۲۔ تواریخ ۴ - ۲ و ۵
دانائی اول چیز ہے۔ سو تو دانائی حاصل کر اور اپنے سب حاصلات کے ساتھ فہمید پیدا کر۔ امثال ۴ - ۷	کیونکہ لکھا ہے کہ میں حکیموں کی حکمت کو نیست اور سمجھنے والوں کی سمجھ کو ہیچ کروں گا۔ ۱۔ قرنتیون ۱ - ۱۹
کیا ہی مبارک ہے وہ انسان جس نے دانائی کو پایا ہے اور عقلمندی کو	کیونکہ بہت حکمت میں بہت دقت ہے اور جس کا عرفان فراوان ہوتا اُس کا

حاصل کیا - امثال ۳ - ۱۳	دُکھ زیادہ ہوتا - واعظ - ۱ - ۱۸
صادق کھجور کے درخت کی مانند لہلہائیگا زبور ۹۲ - ۱۲	راستباز ہلاک ہوتا ہے - اور کوئی اس بات کو اپنی خاطر میں نہیں لاتا - یسعیاہ - ۵۷ - ۱ سب کچھ جو ہوتا سبھوں پر ایکساں گذرتا ہے - صادق اور شریر پر - نیکوکار اور پاک اور ناپاک - واعظ - ۹ - ۲
صادق پر کوئی بُرا حادثہ نہ پڑے گا - امثال ۱۲ - ۲۱	خداوند جسے پیار کرتا ہے - اُسے تنبیہ کرتا ہے - اور ہر ایک بیٹے کو جسے وہ قبول کرتا ہے پیٹتا ہے - عبرانیوں - ۱۲ - ۶
شریروں کی زندگی گھٹائی جاتی ہے - امثال ۱۰ - ۲۷ خونی اور دغاباز لوگ اپنی آدھی عمر تک نہ پہونچیں گے - زبور ۵۵ - ۲۳	شریر کیونکر جیتے رہتے ہیں - بوڑھے بھی ہوتے اور زور میں بڑھتے جاتے ہیں - اُن کے دیکھتے ہوئے اُن کے فرزند اُن کے ساتھ موجود ہوتے ہیں اور اُن کی آنکھوں کے سامنے اُن کی نسل بڑھتی ہے - اُن کے گھر سلامت اور بے خوف ہیں - اور خدا کا ڈنڈا اُن پر نہیں ہوتا - ایوب - ۲۱ - ۷ و ۸ و ۹
روشنی اُسکی ڈیرے میں تاریکی ہو جائیگی اور اُس کا چراغ اُس کے ساتھ بجھایا جائے گا ...... دہشتیں ہر طرف سے اُسے گھبراویں گی ...... وہ اجالے سے اندھیرے میں ڈھکیلا جائے گا اور دنیا میں سے نکالا جائے گا - اُس کا نہ بیٹا اور نہ بھتیجا اُس کے لوگوں میں رہے گا - اور اُس کے مکانوں میں کوئی باقی نہ ہوویگا ایوب - ۱۸ - ۵ و ۱۱ و ۱۸ و ۱۹	میں نادان گھمنڈیوں پر حسد کرتا تھا جبکہ میں نے شریروں کی کامیابی دیکھی کہ اُن کے مرنے تک کوئی عقدہ نہیں اور اُن کی قوت کامل ہے - اَور آدمیوں کی طرح اُنپر بپت نہیں پڑتی اور نہ اَور لوگوں کی طرح اُن پر آفت آتی ...... دیکھو یہ شریر جو سدا اقبالمند رہتے ہیں وے اپنی دولت بڑھاتے جاتے ہیں - زبور ۷۳ - ۳ و ۴ و ۵ و ۱۲

اے خداوند کون تجھ سے نہ ڈرے گا اور
تیرے نام کا جلال ظاہر نہ کرے گا کیونکہ
تو ہی صرف قدوس ہے۔
مکاشفات۔ ۱۵-۴

میری جان کی حفاظت کر کیونکہ میں دیندار ہوں
زبور ۸۶-۲
(قدوس اور دیندار ایک ہی لفظ کا ترجمہ کیا
گیا ہے)

اس لیئے کہ زندے جانتے ہیں کہ ہم مرینگے
پر مردے کچھ بھی نہیں جانتے اور ان کے
لیئے اور کچھ اجر نہیں۔ واعظ ۹-۵

وے ہمیشہ کے عذاب میں جائیں گے
پر راستباز ہمیشہ کی زندگی میں۔
متی ۲۵-۴۶

جب مے لال لال ہووے اور اُس کا عکس
جام پر پڑے۔ اور جب وہ بہتے وقت
اپنی خوبی دکھلاوے تو اُس پر نظر مت
کر انجام کار وہ سانپ کے مانند کاٹتی
ہے اور بچھو کی طرح ڈنک مارتی ہے۔
امثال ۲۳-۳۱ و ۳۲
مے مسخرہ بناتی ہے اور مست کرنے والی
ہر ایک چیز غضب آلود کرتی ہے جو اُن کا
فریب کھاتا وہ دانشمند نہیں ہے۔
امثال ۲۰-۱

اور اُس نقدی سے جس چیز کو تیرا
جی چاہے مول لے خواہ گائے بیل
یا بھیڑ بکری یا مَے یا مسکر یا اور کچھ جس پر
تیرا جی راغب ہو۔ اور وہاں خداوند
اپنے خدا کے آگے کھانا کھا اور تو اور
تیرا گھرانا خوشی کرے۔
استثنا ۱۴-۲۶
اور اسی طرح اُس نے کھانے کے بعد پیالہ
بھی لیا اور کہا کہ یہ پیالہ وہ نیا عہد ہے
جو میرے لہو سے ہے۔ جب تم پیو میری
یادگاری کے لیئے یہہ کیا کرو۔
اقرنتیون ۱۱-۲۵

سو یہورام (بن اخاب) شاہ یہوداہ یہورام
بن یہوسفط کی سلطنت کے دوسرے
سال اُس کی جگہ بادشاہ ہوا۔
۲۔ سلاطین ۱-۱۷

اور شاہ اسرائیل یورام بن اخیاب کی
سلطنت کے پانچویں سال جس وقت
کہ یہوسفط شاہ یہوداہ تھا تب یہوسفط
کا بیٹا یہورام تخت پر بیٹھا۔
۲۔ سلاطین ۸-۱۶

اور رحبعام ابیسلوم کی بیٹی معکہ کو اپنی
ساری جورؤں اور حرموں سے زیادہ
پیار کرتا تھا ...... اور رحبعام نے ابیا

ابیجام بادشاہ کی سلطنت کے اٹھارہویں
برس میں ابیا یہوداہ میں تخت پر بیٹھا
اُس نے یروسلم میں تین برس بادشاہت

جن سے کہ کو رئیس کیا کہ اپنے بھائیوں میں سرفراز ہو۔ ۲۔ تواریخ ۱۱-۲۱ و ۲۲

کی اُس کی ماں کا نام میکایاہ تھا جو سموئیل جبعہ کی بیٹی تھی۔ ۲ تواریخ ۱۳-۲

اُس نے شہر میں سے ایک منصبدار کو جو سپاہ پر مقرر تھا اور پانچ شخص ان میں سے جو بادشاہ کا منہ دیکھتے تھے اور شہر میں موجود تھے .... پکڑے۔ ۲ سلاطین ۲۵-۱۹

اور ایک خوجے کو جو سپہ سالار تھا اور بادشاہ کے مصاحبوں میں سے سات شخص کو جو شہر میں پائے گئے ...... وہ شہر سے لے گیا۔ یرمیاہ - ۵۲ - ۲۵

یہویاکین آٹھ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور اُس نے تین مہینہ دس روز یروشلم میں سلطنت کی۔ ۲۔ تواریخ ۳۶-۹

اور یہویاکین جب تخت پر بیٹھا اٹھارہ (۱۸) برس کا تھا۔ اور یروشلم میں اُس نے تین مہینہ بادشاہت کی۔
۲ سلاطین۔ ۲۴ - ۸

غرض بعشا اپنے باپ دادوں میں شامل ہو کے سویا۔ اور ترضہ میں گاڑا گیا۔ اور ایلاہ اُس کا بیٹا اُس کی جگہ بادشاہ ہوا ...... اور شاہ یہوداہ آسا کی سلطنت کے چھبیسویں برس بعشا کا بیٹا ایلاہ ترضہ میں بنی اسرائیل کا بادشاہ ہوا۔
۱ سلاطین ۱۶ - ۶ و ۸

آسا کی سلطنت کے چھتیسویں (۳۶) برس میں اسرائیل کا بادشاہ بعشا یہوداہ پر چڑھ آیا اور رامہ کو بنایا۔ ۲۔ تواریخ ۱۶-۱
(اس حساب سے بعشا نے ایک شہر اپنے مرنے سے دس برس بعد بسایا!!!)

اخزیاہ بائیس (۲۲) برس کا تھا جب کہ بادشاہ ہوا۔
۲۔ سلاطین ۸ - ۲۶
وہ (یہورام اخزیاہ کا باپ) بڑی بیماری میں مبتلا ہو کے مر گیا ..... وہ بتیس (۳۲) برس کی عمر میں بادشاہ ہوا اور اُس نے ۸ برس یروشلم میں بادشاہت کی۔
۲ تواریخ ۲۱ - ۱۹ و ۲۰
اور یروشلم کے باشندوں نے اُس کے چھوٹے بیٹے اخزیاہ کو اُس کی جگہ بادشاہ کیا۔
۲۔ تواریخ ۲۲ - ۱

اخزیاہ بیالیس (۴۲) برس کی عمر میں بادشاہ ہوا۔
۲۔ تواریخ ۲۲ - ۲
(اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اخزیاہ اپنے باپ کے مرنے اور تخت نشین ہونے کے وقت ۴۲ برس کا تھا اور باپ ۴۰ برس کی عمر میں مرا ہے۔ اس حساب سے بیٹا اپنے باپ سے دو برس بڑا ہوا۔ !!!)

فصل دوم

عہد جدید تواریخ وغیرہ

خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو دنیا میں بھیجا - ۱ - یوحنا - ۴ - ۹

خداوند کے بیٹے (بنی الہ) آئے کہ خداوند کے حضور حاضر ہوں - اور شیطان بھی اُن کے درمیان آیا - ایوب - ۱ - ۶
خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وے خوبصورت ہیں -
پیدائش ۶ - ۲

یسوع . . . . . یوسف کا بیٹا تھا اور وہ ہیلی کا - لوقا ۳ - ۲۳

اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا جو شوہر تھا مریم کا جس سے یسوع جو مسیح کہلاتا ہے پیدا ہوا - متی - ۱ - ۱۶

خدا نے اُس سے (داؤد) قسم کھائی ہے کہ میں تیری نسل سے مسیح کو جسم کے رو سے ظاہر کروں گا کہ تیرے تخت پہ بیٹھے -
اعمال ۲ - ۳۱

اب یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ جب اُس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی - تو اُن کے اکٹھے آنے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی - متی - ۱ - ۱۸

اور جب وے خداوند کی شریعت کے مطابق سب کچھ کر چکے تو جلیل اپنے شہر ناصرت کو پھر گئے - لوقا - ۲ - ۳۹

تب وہ اُٹھ کے رات ہی کو لڑکے اور اُس کی ماں کو ساتھ لیکر مصر کو روانہ ہوا اور ہیرودیس کے مرنے تک وہاں رہا -
متی - ۲ - ۱۴ - ۱۵

پھر یوحنا کی گرفتاری کے بعد یسوع نے جلیل میں آکر خدا کی بادشاہت کی خوشخبری

بعد اُن باتوں کے یسوع اور اُس کے شاگرد یہودیہ کی سرزمین میں آئے اور وہاں اُن کے

کی مساوی کی۔ مرقس ۱۔ ۱۴
(اس کے بعد پطرس اور اندریاس مسیح پر ایمان لائے۔ دیکھو آیت ۱۶ و ۱۷)

ساتھ رہا کرتا اور بپتسمہ دیتا تھا اور یوحنا بھی بپتسمہ دیتا تھا...... یوحنا ہنوز قیدخانہ میں ڈالا نہ گیا تھا۔ یوحنا ۳۔ ۲۲ تا ۲۴۔
(پطرس اور اندریاس پہلے ہی سے ایمان لائے ہوئے تھے۔ دیکھو باب ۱۔ ۴۰ تا ۴۲)

اور اُن ہی دنوں میں ایسا ہوا کہ یسوع نے ناصرت جلیل سے آکر یردن میں یوحنا کے ہاتھ سے بپتسمہ پایا۔ اور جونہیں وہ پانی سے باہر آیا۔ اُس نے آسمان کو کھلا اور روح کو اپنے اوپر کبوتر کی مانند آتے دیکھا اور روح فی الفور اُسے بیابان میں لے گئی اور وہاں بیابان میں چالیس دن تک وہ شیطان سے آزمایا گیا۔
مرقس ۱۔ ۹۔ ۱۳

اور تیسرے دن (بعد یسوع کے بپتسمہ پانے اور روح کے بصورت کبوتر اترنے کے) قانا ئے جلیل میں کسی کا بیاہ ہوا... اور یسوع اور اس کے شاگردوں کی بھی اس بیاہ میں دعوت تھی۔
یوحنا ۲۔ ۱ و ۲

وہاں اُن (یہودیوں) کے عبادتخانے میں ایک شخص تھا جس میں ایک ناپاک روح تھی۔ وہ یوں کہہ کے چلایا۔ کہ اے یسوع ناصری چھوڑ دے۔ ہمیں تجھ سے کیا کام۔ تو بھی ہلاک کرنے آیا ہے۔ میں تجھے جانتا ہوں کہ تو کون ہے۔ خدا کا قدوس۔
مرقس ۱۔ ۲۳ و ۲۴

اے پیارو تم ہر ایک روح کو یقین نہ کرو بلکہ روحوں کو آزماؤ کہ وے خدا کی طرف سے ہیں کہ نہیں۔ کیونکہ بہت جھوٹے پیغمبر دنیا میں نکل آئے ہیں۔ اسی سے تم خدا کی روح کو پہچانو کہ ہر ایک روح جو اقرار کرتی ہے کہ یسوع مسیح جسم میں آیا وہ خدا کی طرف سے ہے۔
۱ یوحنا باب ۴۔ ۱ و ۲

اور وے دریا کے پار گدرینیوں کے ملک میں پہنچے۔ اور جوں وہ کشتی سے اُترا اُنہیں ایک آدمی جس میں ایک ناپاک روح تھی قبروں سے نکلتے ہوئے اُسے ملا...... اور وے ناپاک روحیں

جب وہ اُس پار گرگسینوں کے ملک میں پہنچا دو شخص جن پر دیو چڑھے تھے قبروں سے نکلکر اُسے ملے وے ایسے تند تھے کہ کوئی اُس راستے سے چل نہ سکتا تھا...... تب اُس نے انہیں کہا جاؤ۔ اور وے نکلکے

نکل کے سواروں میں پیٹھ گئیں اور وہ غول کڑاڑے پرسے دریا میں کودا - (یہ غول قریباً دو ہزار کا تھا) اور دریا میں ڈوب کے مرگئے - مرقس ٥ - ١ و ٢ و ١٣	اُن سواروں کے غول میں گئے - اور دیکھو سوروں کا سارا غول کڑاڑے پرسے دریا میں کودا اور پانی میں ڈوب مرا - متی ٨ - ٢١ و ٣١ جب وہ کنارے پر اُترا اُس شہر کا ایک مرد جس پر مدت سے دیو تھے - لوقا ٨ - ٢٧
پھر وے یریحو میں آئے اور جب وہ اور اُس کے شاگرد اور ایک بڑی بھیڑ یریحو سے نکلتی تھی طمئی کا بیٹا برطمئی جو اندھا تھا راہ کے کنارے بیٹھا ہوا بھیک مانگتا تھا اور یہ سنکر کہ وہ یسوع ناصری ہے چلانے اور کہنے لگا اے داؤد کے بیٹے یسوع مجھپر رحم کر - مرقس ١٠ - ٤٦	اور جب وے یریحو سے روانہ ہونے لگے بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ہولی - اور دیکھو دو اندھے جو راہ کے کنارے بیٹھے تھے جب سنا کہ یسوع چلا جاتا ہے پکارنے لگے کہ اے خداوند - ابن داؤد ہم پر رحم کر - متی ٢٠ - ٢٩ و ٣٠
اگر آدمی پانی اور روح سے پیدا نہووے تو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو نہیں سکتا - یوحنا ٣ - ٥	محبت خدا سے ہے اور ہر ایک جو محبت رکھتا ہے سو خدا سے پیدا ہوا ہے - ١ - یوحنا ٤ - ٧
اور کوئی آسمان پر نہیں گیا سوائے اُس شخص کے جو آسمان پر سے اُترا یعنی ابن آدم جو آسمان پر ہے - یوحنا ٣ - ١٣	اور ایلیا بگولے میں ہوکے آسمان پر جاتا رہا - ٢ - سلاطین ٢ - ١١ ایمان کے سبب حنوق اُٹھایا گیا - تاکہ موت نہ دیکھے - عبرانیون ١١ - ٥ (نیز دیکھو پیدائش ٥ - ٢٤)
اور تم نہیں چاہتے کہ مجھ پاس آؤ - تاکہ زندگی پاؤ - یوحنا ٥ - ٤٠	کوئی شخص مجھ پاس آ نہیں سکتا مگر جس حال میں کہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ لاوے اور میں اُسے آخری دن میں اُٹھاؤں گا - یوحنا ٦ - ٤٤

کیونکہ باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے۔ یوحنا ۵ - ۲۲

مَیں کسی پر حکم نہیں کرتا۔ یوحنا ۸ - ۱۵ - اگر کوئی شخص میری باتیں سنے اور ایمان نہ لاوے تو مَیں اس پر حکم نہیں کرتا کیونکہ مَیں اس لیئے نہیں آیا کہ جہان پر حکم کروں بلکہ اس لیئے کہ جہان کو بچاؤں۔

یوحنا ۱۲ - ۴۷ -

یہ مت سمجھو کہ مَیں زمین پر صلح کروانے آیا ہوں۔ صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے کو آیا ہوں۔ متی ۱۰ - ۳۴

مَیں زمین پر آگ لگانے آیا ہوں۔ اور میں کیا ہی چاہتا ہوں۔ کہ اب تک لگ چکی ہوتی ..... کیا تم گمان کرتے ہو کہ مَیں زمین پر میل کروانے آیا ہوں۔ نہیں میں تمہیں کہتا ہوں بلکہ جدائی۔ کیونکہ اب سے ایک گھر کے پانچ آدمی تین دو کے برخلاف ہوں گے اور دو تین کے۔ اور باپ بیٹے سے اور بیٹا باپ سے اور ماں بیٹی سے اور بیٹی ماں سے اور ساس بہو سے اور بہو ساس سے برخلاف ہوگی۔ لوقا - ۱۲ - ۴۹ تا ۵۳ -

یہ وہی کلام ہے جو اس نے بنی اسرائیل کے پاس بھیجا جب یسوع کی معرفت جو سبھوں کا خداوند ہے۔ جو صلح کی خوشخبری دیتا تھا

اعمال ۴ - ۳۶

اور زمین پر سلامتی اور آدمیوں سے رضامندی ہووے۔ لوقا ۲ - ۱۴

اگر کوئی میرے پاس آوے اور اپنے ماں باپ اور جورو لڑکے اور بھائی بہن بلکہ اپنی جان کی دشمنی نہ کرے میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ لوقا ۱۴ - ۲۶ -

ہر ایک جو اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا ہے خونی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ کوئی خونی حیات ابدی کو نہیں رکھتا کہ اس میں قائم ہے۔ ۱ یوحنا - ۳ - ۱۵

مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈھو کہ تم پاؤ گے۔ کھٹکھٹاؤ تو تمہارے واسطے کھولا جائے گا۔ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اسے ملتا اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہے سو پاتا ہے۔ اور جو کوئی کھٹکھٹاتا اسکے

جان سے کوشش کرو کہ تم تنگ دروازہ سے داخل ہو۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہتیرے چاہیں گے کہ اس سے داخل ہوں پر نہ سکیں گے۔

لوقا - ۱۳ - ۲۴

واسطے کھولا جائے گا ۔ متی ۷ ۔ ۷ و ۸

اُس نے اپنے دل سے آہ کھینچ کے کہا کہ اس
زمانہ کے لوگ کیوں نشان چاہتے ہیں ۔
میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانے کے
لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائے گا اور وہ
اُن سے خفا ہو کے پھر کشتی پر چڑھ گیا
مرقس ۸ ۔ ۱۲ و ۱۳

یسوع ناصری ایک مرد تھا جس کا خدا کی
طرف سے ہونا تم پر ثابت ہوا ۔ اُن معجزوں
اور اچنبھوں اور نشانیوں سے جو خدا
نے اُسکی معرفت تمہارے بیچ میں دکھائیں
جیسا تم آپ جانتے ہو ۔
اعمال ۲ ۔ ۲۲

تب بعضے فقیہوں اور فریسیوں نے جواب
میں کہا کہ اے استاد ہم تجھ سے ایک
نشان دیکھا چاہتے ہیں ۔ اُس نے انہیں
جواب دیا اور کہا کہ اس زمانے کے بد
اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں
پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان
انہیں دکھایا نہ جائے گا ۔ متی ۱۲ ۔ ۳۸ و ۳۹

اور بہت سے تو معجزے جو اس کتاب
میں لکھے نہیں گئے یسوع نے اپنے شاگردوں
کے سامنے دکھلائے ۔ یوحنا ۲۰ ۔ ۳۰
ہم جانتے ہیں تو خدا کی طرف سے اُستاد
ہو کے آیا کیونکہ کوئی یہ معجزے جو تو دکھاتا
ہے جب تک کہ خدا اُس کے ساتھ نہ ہو
نہیں دکھا سکتا ۔ یوحنا ۳ ۔ ۲

یسوع نے اُسے کہا راہ اور حق اور زندگی
میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس
نہیں آسکتا ۔ یوحنا ۱۴ ۔ ۶
اور کسی دوسرے سے نجات نہیں کیونکہ
آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا
نام نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات
پا سکیں ۔ اعمال ۴ ۔ ۱۲

بلکہ ہر قوم میں جو اُس سے ڈرتا اور راستبازی
کرتا ہے ۔ اُسے پسند آتا ہے ۔
اعمال ۱۰ ۔ ۳۵

جنہیں تو نے مجھے دیا ۔ میں نے ایک کو بھی
گم نہیں کیا ۔ یوحنا ۱۸ ۔ ۹
اور جیسا میرے لیئے میرے باپ نے
ایک بادشاہت مقرر کی میں بھی
تمہارے لیئے مقرر کرتا ہوں تاکہ میری
بادشاہت میں میری میز پر کھاؤ پیو

میں نے تیرے نام سے اُن کی حفاظت
کی بلکہ جنہیں مجھے دیا ہے میں نے اُنکی
نگہبانی کی ۔ اور کوئی اُن میں سے سوائے
ہلاکت کے فرزند کے ہلاک نہیں ہوا
یوحنا ۱۷ ۔ ۱۲
پھر اُس نے نوالہ کر کے شمعون کے

اور تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ گھرانوں کی عدالت کرو۔
لوقا ۲۲-۲۹ و ۳۰

بیٹے یہوواہ اسکریوطی کو دیا۔ بعد اُس نوالہ کے شیطان اُس میں سمایا۔
یوحنا ۱۳ - ۲۶ و ۲۷

اور خداوند خدا اُس کے باپ داؤد کا تخت اُسے دے گا اور وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کرے گا۔
لوقا ۱-۳۲ و ۳۳

یسوع نے جواب دیا میری بادشاہت اس جہان کی نہیں۔ یوحنا ۱۸-۳۱
وہ اپنوں پاس آیا اور اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا۔ یوحنا ۱ - ۱۱

اور میں اُنھیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وے کبھی ہلاک نہ ہونگے۔ اور کوئی اُنھیں میرے ہاتھ سے چھین نہیں لیگا۔ یوحنا ۱۰ - ۲۸ -

روح صاف فرماتی ہے کہ آخری زمانہ میں کتنے لوگ گمراہ کرنے والے روحوں اور دیوؤں کی تعلیموں سے جالپٹ کے ایمان سے برگشتہ ہوں گے ۔
۱- تمطاؤس - ۴ - ۱

اُس نے اُنہیں کہا کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا کہ داؤد نے جب وہ اور اُس کے ساتھی محتاج اور بھوکے تھے کیا کیا۔ وہ کیونکر سردار کاہن ابیاتر کے وقت میں خدا کے گھر گیا اور نذر کی روٹیاں جن کا کھانا کاہنوں کے سوائے کسی کو روا نہ تھا کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دیں۔ مرقس ۲-۲۵ و ۲۶

اور داؤد نوب میں اخیملک کاہن کے پاس آیا ...... سو کاہن نے مقدس روٹی اُس کو دی کہ وہاں نذر کی روٹی کے سوا سے جو خداوند کے سامنے سے اُٹھائی گئی تھی اور نہ تھی - ۱ سموئیل ۲۱ - ۱ و ۶ ......
...... اخیطوب کے بیٹے اخیملک کے بیٹوں میں سے ایک شخص جس کا نام ابیاتر تھا بچ نکلا اور داؤد کی طرف بھاگ گیا۔ ۱ سموئیل ۲۲ - ۲۰

اور حکم کیا کہ سفر کے لیئے سوائے لاٹھی کے کچھ نہ لو۔ مرقس ۶ - ۸

نہ سونا نہ روپا نہ تانبا اپنی کمر میں رکھو سفر کے لیئے نہ جھولی نہ دو کُرتے نہ جوتیاں نہ لاٹھی لو۔ متی ۱۰ - ۹ و ۱۰

پس کل کی فکر نہ کرو کیونکہ کل اپنی چیزوں کی آپ ہی فکر کرلے گا۔ متی ۶ - ۳۴ -

اگر کوئی اپنوں کی اور خاص کر اپنے ہی گھر کی خبرگیری نہ کرے تو ایمان سے

منکر اور بے ایمان سے بدتر ہے۔
۱۔ تمطاوس ۵۔ ۸

یسوع نے جواب دیا اور اُنہیں کہا اگرچہ میں اپنی بابت گواہی دیتا ہوں تو بھی میری گواہی سچ ہے۔ ایک تو میں ہوں جو اپنی بابت گواہی دیتا ہوں۔ یوحنا ۸۔ ۱۴۔ ۱۸

دوسرا ہے جو مجھپر گواہی دیتا ہے اور میں جانتا ہوں کہ وہ گواہی جو مجھپر دیتا ہے حق ہے۔ تم نے یوحنا کے پاس پیام بھیجا اور اُس نے حق پر گواہی دی۔ لیکن میں انسان کی گواہی نہیں چاہتا۔
یوحنا ۵۔ ۳۲ تا ۳۴

اگر میں اپنے پر گواہی دوں تو میری گواہی حق نہیں۔ یوحنا ۵۔ ۳۱
اور تم بھی گواہی دوگے۔ کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھ ہو۔ یوحنا ۱۵۔ ۲۷

یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا ہوں۔ نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جب تک کچھ پورا نہ ہو پس جو کوئی اِن حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویسا آدمیوں کو سکھاوے آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائیگا پر جو کہ عمل کرے اور سکھلاوے وُہی آسمان کی بادشاہت میں سب سے بڑا کہلائیگا۔
متی ۵۔ ۱۷ تا ۱۹

سو اے میرے بھائیو تم بھی مسیح کے بدن کے سبب شریعت کی نسبت مرگئے ہو۔
رومیوں ۷۔ ۴
چنانچہ اپنا جسم دیکے دشمنی کو یعنی شریعت کے حکموں اور رسموں کو کھو دیا۔
افسیوں ۲۔ ۱۵۔
سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور بٹمار ہیں۔ یوحنا ۱۰۔ ۸۔
(اس میں حضرت موسیٰ بھی آگئے جن پر توریت نازل ہوئی۔ جس کا ایک شوشہ ٹلنے والا نہ تھا۔ م

باپ بیٹے کو پیار کرتا ہے اور سب چیزیں اُس کے ہاتھ میں دی ہیں۔ یوحنا ۳۔ ۳۵

میرے دہنے اور بائیں بیٹھنا میرے اختیار میں نہیں کہ کسی کو دوں۔ مگر اُن کو جن کے لئے میرے باپ نے مقرر کیا۔ متی ۲۰۔ ۲۳

جب ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھو گے اور اسرائیل کے بارہ گرہوں کی عدالت کرو گے
متی ١٩ - ٢٨

یسوع نے اُنھیں جواب دیا کہ میں نے تم بارھوں میں سے نہیں چنا اور ایک تم میں سے شیطان ہے - یوحنا - ٦ - ٧٠
افسوس اُس شخص پر...... اُس آدمی کے لیئے بہتر تھا کہ پیدا نہوتا - مرقس ١٤ - ٢١

کوئی انسان نہیں جو خطا نہیں کرتا -
٢ - تواریخ - ٦ - ٣٦
کوئی انسان زمین پر ایسا صادق نہیں کہ نیکی کرے اور خطا نہ کرے - واعظ - ٧ - ٢٠

ہر ایک جو خدا سے پیدا ہوا ہے گناہ نہیں کرتا کیونکہ اُس کا تخم اُس میں رہتا ہے اور وہ گناہ کر نہیں سکتا کیونکہ خدا سے پیدا ہوا ہے - ١ - یوحنا - ٣ - ٩ - ٦

اُس نے خدا کی صورت میں ہو کے خدا کی برابر ہونا غنیمت نہ جانا - فلپیون ٢ - ٦ -
سب چیزیں جو باپ کی ہیں میری ہیں
یوحنا - ١٦ - ١٥

میرا باپ مجھ سے بڑا ہے - یوحنا ١٤ - ٢٨
مگر اُس دن اور اُس گھڑی کی بابت سوائے باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان پر ہیں اور نہ بیٹا کوئی نہیں جانتا - مرقس ١٣ - ٣٢

تب فطیر کا دن جس میں فسح ذبح کرنا فرض تھا آیا - یسوع نے پطرس اور یوحنا کو بھیجا کہ تم جاؤ ہمارے لیئے فسح تیار کرو کہ ہم کھائیں ...... اُنھوں نے جا کے جیسا اُس نے اُن سے کہا تھا پایا اور وہ فسح تیار کیا اور جب وہ وقت آیا وہ اپنے بارہ رسولوں کے ساتھ کھانے بیٹھا - اون سے کہا مجھے بڑی خواہش تھی کہ دکھ سہنے کے آگے یہ فسح تمہارے ساتھ کھاؤں -
لوقا ١٢ - ٧ تا ١٥

عید فسح سے پہلے جبکہ یسوع نے جانا کہ میرا وقت آ پہونچا ہے ...... اور جب شام کا کھانا چنا گیا (انگریزی میں "اُٹھایا گیا")
یوحنا ١٣ - ١ و ٢
فسح کی تیاری کا دن تھا اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا پھر اُس نے یہودیوں کو کہا - دیکھو اپنا بادشاہ - تب وے چلائے لیجا لیجا - اُسے صلیب دے -
یوحنا - ١٩ - ١٤ - ١٥

تب سب شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے -
متی ٢٦ - ٥٦

وہ کلام جو اُس نے کہا پورا ہو جنھیں تو نے مجھے دیا اُن میں سے ایک بھی گم نہ کیا -
یوحنا - ١٨ - ٩

اے پطرس مَیں تجھ سے کہتا ہوں کہ آج مرغ بانگ نہ دے گا جب تک تو تین مرتبہ میرا انکار نہ کرے کہ مَیں اُسے نہیں جانتا۔
لوقا ۲۲ - ۳۴

یسوع نے اُسے جواب دیا۔ کیا تو میرے لئے اپنی جان دے گا۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مرغ بانگ نہ دے گا جب تک کہ تو تین مرتبہ میرا انکار نہ کرے۔
یوحنا ۱۳ - ۳۸

او وہ باہر صحن میں گیا۔ اور مرغ نے بانگ دی پھر وہ لونڈی اسے دیکھکر اُن سے جو وہاں کھڑے تھے کہنے لگی یہ اُنہیں میں سے ایک ہے۔ اُس نے پھر انکار کیا۔ اور تھوڑی دیر پیچھے پھر اُنہوں نے جو وہاں کھڑے تھے پطرس کو کہا سچ تو اُنہیں میں سے ہے کیونکہ تو جلیلی ہے اور تیری بولی ویسی ہی ہے۔ پر وہ لعنت کرنے اور قسم کھانے لگا اور کہا مَیں اُس شخص کو جس کا تم ذکر کرتے ہو نہیں جانتا۔ دوسری بار مرغ نے بانگ دی۔ تب پطرس کو وہی بات جو یسوع نے اُسے کہی تھی یاد آئی۔ کہ پیشتر اُس سے کہ مرغ دوبارہ بانگ دے تو تین بار میرا انکار کرے گا۔ مرقس ۱۴ - ۶۸ تا ۷۲

اور تیسرا گھنٹہ تھا کہ اُنہوں نے اسکو صلیب دی۔ مرقس ۱۵ - ۲۵

اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا ..... تب وے چلائے۔ لیجا لیجا۔ اسے صلیب دے
یوحنا ۱۹ - ۱۴ و ۱۵

اور وہاں سے بہت سی عورتیں جو جلیل سے یسوع کے پیچھے پیچھے اُسکی خدمت کرتی آئی تھیں دور سے دیکھ رہی تھیں۔ اُن میں مریم مگدلینی اور یعقوب اور یوجیس کی ماں مریم اور زبدی کے بیٹوں کی ماں تھیں۔
متی ۲۷ - ۵۵ و ۵۶

تب یسوع کی صلیب کے پاس اُسکی ماں اور اُسکی ماں کی بہن مریم کلیوپس کی جورو اور مریم مگدلینی کھڑی تھیں۔ یوحنا ۱۹ - ۲۵

یسوع نے اُسے کہا مَیں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ بہشت میں ہو گا۔
لوقا ۲۳ - ۴۳

مجھ کو مت چھو۔ کیونکہ میں ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہیں گیا۔
یوحنا ۲۰ - ۱۷

اور نویں گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلا کے بولا...... اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑا۔ مرقس ۱۵-۳۴

میں اور باپ ایک ہیں۔ یوحنا ۱۰-۳۰
کیونکہ الوہیت کا سارا کمال اُس میں مجسم ہو رہا۔ قلسیون ۲-۹

پھر یہودیوں نے اس لحاظ سے کہ لاشیں سبت کے دن صلیبوں پر نہ رہ جائیں کیونکہ وہ دن تیاری کا تھا بلکہ بڑا ہی سبت تھا پلاطوس سے عرض کی کہ اُن کی ٹانگیں توڑی جائیں اور لاشیں اتاری جائیں۔ تب آ کے پہلے اور دوسرے کی ٹانگیں جو اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے توڑیں۔
یوحنا ۱۹- ۳۱ و ۳۲

اور جب کہ شام ہوئی اِس لیئے کہ تیاری کا دن تھا جو سبت سے پہلے ہوتا۔ یوسف ارمتیا جو نامور مشیر اور خود خدا کی بادشاہت کا منتظر تھا آیا اور دلیری سے پلاطس کے پاس جا کے یسوع کی لاش مانگی اور پلاطس نے متعجب ہو کر شبہ کیا کہ وہ ایسا جلد مر گیا۔ مرقس ۱۵-۴۲ تا ۴۴

کیونکہ جیسا یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔ متی ۱۲-۴۰

سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں...... وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا اُس نے کہا تھا۔ متی ۲۸-۱ و ۶۔ یوحنا ۲۰-۱
(داہنے حساب سے صرف ایک شب کامل اور دوسری شب کا کچھ حصہ اور ایک دن اور دوسرے دن کا کچھ حصہ صرف ہوا)

مسیح...... مردوں میں سے پہلا جی اُٹھنے کا
اعمال ۲۶-۲۳
جو پہلوٹھا مر کے جی اُٹھے۔ مکاشفات ۱-۵

اور یہ کہہ کے بلند آواز سے چلایا کہ اے لعزر باہر نکل آ۔ تب وہ جو مر گیا تھا کفن سے ہاتھ و پاؤں بندھے ہوئے نکل آیا۔
یوحنا ۱۱-۴۳ و ۴۴
نیز دیکھو ۲۔ سلاطین ۴-۳۲ تا ۳۵ اور لوقا ۷-۱۴ تا ۱۵

پھر اُسی دن (تو اور قبل از وقت معینہ برائے صلیب)...... یسوع نے...... پھونکا اور کہا کہ تم روح قدس لو۔ یوحنا ۲۰-۱۹ تا ۲۲

اپنے مرنے کے پیچھے آپ کو بہت سی قوی دلیلوں سے زندہ ثابت کیا کہ وہ چالیس دن تک اُنھیں نظر آتا رہا اور خدا کی بادشاہت کی

	باتیں کہتا رہا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (مسیح نے کہا) تم تھوڑے دنوں کے بعد روح قدس سے بپتسمہ پاؤ گے ۔ اعمال ۱ ۔ ۳ تا ۵ (نیز دیکھو اعمال ۲ ۔ ۱ تا ۴
اور جب وے تمکو عبادت خانوں میں اور حاکموں اور اختیار والوں کے پاس لیجائیں تو فکر نہ کرو کہ کیسا یا کیا جواب دوگے یا کیا کہو گے ۔ کیونکہ روح قدس اُسی گھڑی تمہیں سکھا دیگی کہ کیا کہنا چاہیئے ۔ لوقا ۱۲ ۔ ۱۱ و ۱۲	میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیئے میرا جانا ہی فائدہ ہے ۔ کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آوے گا پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیجدونگا یوحنا ۔ ۱۶ ۔ ۷
سو اُس (یہوداہ) نے اپنی بدی کی مزدوری سے ایک کھیت مول لیا ۔ اور اوندھے مُنہ گرا ۔ اور اُسکی تمام انتڑیاں نکل پڑیں ۔ اعمال ۔ ۱ ۔ ۱۸	تب وہ (یہوداہ) ہیکل میں پھینک کر چلا گیا ۔ اور جا کے آپکو پھانسی دی ۔ پر سردار کاہنوں نے ۔ ۔ ۔ ۔ اُن روپیوں سے کمہار کا کھیت ۔ ۔ ۔ ۔ خریدا ۔ متی ۔ ۲۷ ۔ ۵ تا ۷
یروشلم شہر میں ٹھہرو ۔ لوقا ۔ ۲۴ ۔ ۴۹ (یسوع نے) حکم دیا کہ یروشلم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے اُس وعدہ کی جس کا تم مجھ سے ذکر سُن چکے ہو راہ دیکھو ۔ اعمال ۱ ۔ ۴ (عجیب معاملہ ہے! یسوع بیتعنیات سے اُٹھائے گئے (دیکھو لوقا ۲۴ ۔ ۵۰ و ۵۱) کوہ زیتون سے اُٹھائے گئے (دیکھو اعمال ۱ ۔ ۹ تا ۱۲) یروشلم کے ایک گھر سے اُٹھائے گئے (مرقس ۱۶ ۔ ۱۴ و ۱۹) جلیل سے اُٹھائے گئے (دیکھو متی ۱۸ ۔ ۱۶ و ۲۰)	وہ تم سے آگے جلیل کو جاتا ہے اور جیسا اُس نے تمہیں کہا تھا تم اُسے وہاں دیکھو گے مرقس ۱۶ ۔ ۷ پھر وے گیارہ شاگرد جلیل کے اُس پہاڑ کو جہاں یسوع نے اُنھیں فرمایا تھا گئے ۔ متی ۲۸ ۔ ۱۷
اور وے جلد نکل کے قبر سے بھاگیں اور لرزش اور ہیبت نے اُنہیں لیا اور وے کسی کو کچھ نہ بولیں کیونکہ ڈرتی تھیں مرقس ۱۶ ۔ ۸	تب اُنکی باتیں اُنھیں یاد آئیں اور قبر سے پھر کے اُن گیارہوں اور سب باقی لوگوں کو ان سب باتوں کی خبر دی ۔ لوقا ۔ ۲۴ ۔ ۸ و ۹

تب دوسرا شاگرد بھی جو قبر پر پہلے آیا تھا اندر گیا اور دیکھ کے یقین کیا۔ کیونکہ وے ہنوز اُس نوشتے کو نہ جانتے تھے کہ مُردوں میں سے اُس کا جی اُٹھنا ضرور ہے۔ یوحنا ۲۰۔ ۸ و ۹

ہفتے کے پہلے روز وہ سویرے اُٹھ کے پہلے مریم مگدلینی کو جس میں سے اُس نے سات دیو نکالے تھے دکھائی دیا۔ اُس نے جا کے اُس کے ساتھیوں کو جو اُس کے لئے غمگین اور روتے تھے خبر دی۔ مرقس ۱۶۔ ۹ و ۱۰

یاد کرو کہ جب جلیل میں تھا تم سے کیا کہا تھا کہ ضرور ہے کہ ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالے کیا جاوے اور صلیب دیا جاوے اور تیسرے دن اُٹھے۔ تب اُسکی باتیں انہیں یاد آئیں۔ لوقا ۲۴۔ ۶ تا ۸
(نیز دیکھو متی ۲۰۔ ۱۹۔ اور متی ۲۷۔ ۶۲ و ۶۴ مرقس ۸۔ ۳۱۔ اور مرقس ۱۰۔ ۳۴۔ لوقا ۱۸۔ ۳۲ و ۳۳)

یسوع نے کہا مجھکو مت چھو کیونکہ میں ہنوز اوپر اپنے باپ کے پاس نہیں گیا۔
یوحنا ۲۰۔ ۱۷

سبت کے بعد جب ہفتہ کے پہلے دن پو پھٹنے لگی مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔ ..... اور جب وے اُس کے شاگردوں کو خبر دینے جاتی تھیں دیکھو یسوع اُنہیں ملا اور کہا سلام۔ اُنہوں نے پاس آ کر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔ متی ۲۸۔ ۱ و ۹

اور بعد اُس کے یسوع نے پھر اپنے تئیں دریائے تبریاس کے کنارے پر اپنے شاگردوں کو دکھایا۔ ..... یہ تیسرا مرتبہ تھا کہ یسوع نے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد اپنے تئیں شاگردوں کو دکھلایا۔ یوحنا ۲۱۔ ۱ و ۱۴

(مؤلف) یسوع پہلے ہی مفصلۂ ذیل لوگوں پر ظاہر ہو چکا تھا۔ (۱) مریم مگدلینی۔ (۲) اور مریم۔ (۳) دو شاگرد جو اماوس جاتے تھے۔
(لوقا ۲۴۔ ۱۳ و ۱۵)
(۴) شمعون (لوقا ۲۴۔ ۳۴) (۵) گیارہ رسولوں پر (لوقا ۲۴۔ ۳۳ و ۳۶) (۶) دس رسولوں پر (یوحنا ۲۰۔ ۲۴) اور پھر گیارھوں پر (یوحنا ۲۰۔ ۲۶) (۷) پانسو بھائیوں پر ۱ قرنتھیوں

(۸) اور نیز شاید پانسو بھائیوں کو ایک ہی دم سے ۔ (۹) کیفاس پر ۔ (۱۰) سب دنوں پر (اقرنتیون ۔ ۱۵ ۔ ۶ و ۷)

اور یسوع نے پاس آکر اُن سے کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا ہے ۔ متی ۲۸ ۔ ۱۸ ۔ زبور ۱۲۶ ۔ ۴

اُس کا آنا شیطان کے کیے کے موافق ساری اقتدار اور جھوٹے نشان اور اچنبھوں اور ہلاکت ہونیوالوں کے درمیان شرارت کی کمال دغابازی کے ساتھ ہوگا ۔
۲ ۔ تسلنیقیون ۔ ۹

اُن سب (شاگردوں) کے نام مل کے ایک سو بیس کے قریب تھے ۔ اعمال ۱ ۔ ۱۵
(یہ ذکر بعد اُٹھا لیئے جانے مسیح علیہ السلام کا ہے)

پانچسو بھائیوں سے زیادہ تھے جنہیں وہ ایک بار دکھائی دیا ۔
۱ ۔ قرنتیون ۔ ۱۵ ۔ ۶

اور وے مرد جو اُسکے ہمراہ تھے حیران کھڑے رہ گئے کہ آواز تو سُنتے ۔ پر کسی کو نہ دیکھتے تھے ۔ اعمال ۔ ۹ ۔ ۷

اُسکی آواز جو بولتا تھا نہ سُنی ۔ اعمال ۲۲ ۔ ۹
جب ہم سب زمین پر گر پڑے میں نے ایک آواز سُنی ۔ اعمال ۲۶ ۔ ۱۴

خدا ظاہر پرنظر نہیں کرتا ۔ اعمال ۱۰ ۔ ۱۴
کیونکہ خداوند کے حضور کسی کی طرفداری نہیں ہوتی ۔ رومیون ۔ ۲ ۔ ۱۱

اور جب ہنوز لڑکے پیدا نہ ہوئے اور نہ نیک و بد کے فاعل تھے ۔ . . . . تب ہی اُس سے کہا گیا کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا جیسا لکھا ہے کہ میں نے یعقوب سے محبت رکھی اور عیسو سے عداوت ۔ رومیون ۹ ۔ ۱۱ تا ۱۳
ملاکی ۱ ۔ ۲ و ۳ ۔ پیدائش ۲۴ ۔ ۵ و ۶

اور وے رات دن پھاٹکوں پر لگے رہے کہ اُسے مار ڈالیں ۔ تب شاگردوں نے رات کو اُسے لیکر اور ایک ٹوکرے میں بٹھا کر دیوار پر سے لٹکا دیا ۔ اور ساؤل نے یروشلم میں پہنچکر کوشش کی کہ شاگردوں میں مل جاوے

لیکن جب خدا کی مرضی ہوئی . . . کہ اپنے بیٹے کو [illegible] تاکہ میں [illegible] کی انجیل [illegible] سناؤں تب [illegible] میں نے گوشت اور لہو سے صلاح نہ لی اور نہ یروشلم کو اُن پاس جو مجھ سے پہلے رسول [illegible]

بسبب اُس سے ڈرتے تھے کیونکہ یقین نہ
کیا گیا کہ وہ شاگرد ہے مگر برناباس اُسے اپنے
ساتھ رسولوں کے پاس لے گیا اور اُس نے
بیان کیا کہ اُس نے کس طرح راہ میں خداوند
کو دیکھا - اور کہ اُس نے اُس سے باتیں کیں
اور کیونکر وہ دمشق میں بیدھڑک یسوع
کے نام پر کلام کرتا تھا - سو وہ یروشلم میں
اُن کے ساتھ آیا جایا کرتا تھا -

اعمال ۹ - ۲۶ تا ۲۸

تھے گیا - بلکہ عرب کو گیا - پھر وہاں سے
دمشق کو لوٹا - تب اُس کے تین برس بعد
پطرس کو ملاقات کرنے کو یروشلم گیا
اور اُس کے ساتھ پندرہ دن رہا - پر
رسولوں میں سے کسی کو نہ دیکھا سوا خداوند
کے بھائی یعقوب کو - اب جو باتیں میں تمکو
لکھتا ہوں دیکھو خدا کے آگے کہتا ہوں کہ
وے جھوٹی نہیں -

گلیتون - ۱ - ۱۵ - تا ۲۰

پر اُس کے لیئے جو کام نہیں کرتا بلکہ اُسپر جو
گنہگار کو راستباز ٹھہراتا ایمان لاتا ہے
اُسی کا ایمان راستبازی گنا جاتا - چنانچہ داؤد
بھی اُس آدمی کی نیک بختی کا ذکر کرتا ہے -
جسکو خدا بغیر اعمال کے راستباز ٹھہراتا ہے

رومیون ۴ - ۵ و ۶

کیونکہ تم فضل کے ساتھ ایمان لا کے بچ گئے ہو
اور یہ تم سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور
یہ اعمال کے سبب سے نہیں تا کہ کوئی فخر
کرے - افسیون ۲ - ۸ و ۹

اے میرے بھائیو اگر کوئی کہے کہ میں ایمان دار
ہوں اور عمل نہ کرتا ہو تو کیا فائدہ - کیا ایمان
اُسے بچا سکتا ہے ؟ . . . . . . اسیطرح
ایمان بھی اگر عمل کے ساتھ نہ ہو تو اکیلا ہوکے
مردہ ہے . . . . . پس تم دیکھتے ہو کہ آدمی
اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے اور
صرف ایمان سے نہیں . . . . پس جیسے بدن
بے روح مردہ ہے ویسا ہی ایمان بھی بے اعمال
مردہ ہے -

یعقوب ۲ - ۱۴ و ۱۷ - ۲۴ و ۲۶

جنہوں نے بغیر شریعت پائے گناہ کیئے وے
بغیر شریعت کے ہلاک ہونگے -

رومیون ۲ - ۱۲

جہاں شریعت نہیں وہاں نافرمانی نہیں

رومیون ۴ - ۱۵

کیونکہ وے جو بلائے گئے بہت ہیں پر برگزیدہ
تھوڑے - متی ۲۲ - ۱۴

چنانچہ یہ لکھا ہے کہ خداوند کہتا ہے کہ اپنی
حیات کی قسم ہر ایک گھٹنا میرے آگے
جھکے گا - اور ہر ایک زبان خدا کے سامنے
اقرار کرے گی - رومیون ۱۴ - ۱۱

تمہارا مخالف شیطان گرجنے والے ببر کی مانند

اور اُن فرشتوں کو جو اپنی اگلی حالت پر

ڈھونڈھتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھاؤں
۱۔ پطرس ۵ ۔ ۸

نہ ہے بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا۔ اُس نے سزا کی ابدی زنجیروں سے تاریکی کے اندر روز عظیم کی عدالت تک جکڑ کے رکھا۔ یہوداہ ۔ ۱ ۔ ۶

ہر ایک جو خدا سے پیدا ہوا ہے گناہ نہیں کرتا کیونکہ اُس کا تخم اُس میں رہتا ہے اور وہ گناہ کر نہیں سکتا۔ کیونکہ خدا سے پیدا ہوا ہے ۔ ۱۔ یوحنا ۔ ۳ ۔ ۹

اگر کہیں کہ ہم بے گناہ ہیں تو ہم اپنے تئیں فریب دیتے ہیں۔ اور سچائی ہم میں نہیں
۱۔ یوحنا ۔ ۸

راستباز کی دعا جب استعمال کی جاتی ہے بڑی تاثیر رکھتی ہے یعقوب ۵۔ ۱۶.

کوئی راستباز نہیں۔ ایک بھی نہیں۔
رومیون ۔ ۳ ۔ ۱۰

لیکن وہ جو روح قدس کے حق میں کفر بکے اُس کی معافی ہرگز نہیں ہوتی بلکہ وہ ہمیشہ کے عذاب کا سزاوار ہوگا ۔
مرقس ۔ ۳ ۔ ۲۹

اُسی کے وسیلے تمکو گناہوں کی معافی کی خبر دی جاتی ہے۔
اعمال ۱۳ ۔ ۳۹

اے میرے بھائیو جب تم طرح طرح کی آزمائشوں میں پڑو تو اُسے کمال خوشی سمجھو۔
یعقوب ۔ ۱ ۔ ۲

اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال۔ متی ۶ ۔ ۱۳

اور میرا ایمان کامل ہو۔ یہاں تک کہ میں پہاڑ کو چلاؤں پر محبت نہ رکھوں۔ تو کچھ بھی نہیں ۔ ۱۔ قرنتیون ۔ ۱۳ ۔ ۲

اگر کوئی تمہیں کسی دوسری انجیل کو سوا اُسکے جسے تم نے پایا سناوے وہ ملعون ہووے۔
گلیتون ۔ ۱ ۔ ۹

کیونکہ اگر مردے نہیں اُٹھتے تو مسیح بھی نہیں اُٹھا ...... قرنسنگا پھونکا جائیگا اور مردے اُٹھینگے ۱۔ قرنتیون ۱۵ ۔ ۱۶ و ۵۲
اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جس میں وے سب اُسکی آواز

جس طرح بدلی جاتی رہتی اور غایب ہو جاتی ہے اسی طرح جو گور میں اترا پھر اوپر نہ آئیگا۔ ایوب ۔ ۸ ۔ ۹
زندے جانتے ہیں کہ ہم مریں گے۔ پر مُردے کچھ بھی نہیں جانتے اور اُن کے لیئے اور کچھ

سُنکر نکلینگے - یوحنا ۵ - ۲۸ و ۲۹
پھر مَیں نے دیکھا کہ مُردے کیا چھوٹے کیا بڑے
خدا کے حضور کھڑے ہیں ..... اور
مُردوں کی عدالت اُن کے اعمال کے
مطابق کی گئی - مکاشفات ۲۰ - ۱۲ و ۱۳

اجر نہیں - واعظ ۹ - ۵ -
وغیرہ واعظ ۳ - ۱۹ تا ۲۲

ایک پشت جاتی اور دوسری پشت آتی
ہے - پر زمین ہمیشہ قایم رہتی ہے -
واعظ - ۱ - ۴
اُس نے زمین کو اُس کی بنیادوں پر بنایا
کہ اُسے کبھی ابدالاباد جنبش نہیں -
زبور ۱۰۴ - ۵

آسمان سناٹے کی طرح جاتے رہیں گے
اور اجرام فلک جل کر گداز ہو جائیں گے
اور زمین اُس کاریگریوں سمیت جو اُس میں
ہے بھسم ہو گی - ۲ - پطرس ۳ - ۱۰
اے خداوند تو نے ابتدا میں زمین کی بنیاد
ڈالی ..... وے نیست ہو جائیں گے
پر تُو باقی ہے - عبرانیوں - ۱ - ۱۰ و ۱۱

فصل سوم

صفات باری تعالیٰ

خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا - یوحنا ۱ - ۱۸
اور اُسے کسی انسان نے نہ دیکھا اور نہ دیکھ
سکتا ہے ۱ - تمطاؤس - ۶ - ۱۶
خدا روح ہے - یوحنا - ۴ - ۲۴
یہ نہیں ہے کہ کسی نے باپ کو دیکھا ہے -
یوحنا - ۶ - ۴۶

تب موسیٰ اور ہارون اور ندب اور ابیہو
اور ستر بزرگ اسرائیلی اوپر گئے اور اُنہوں
نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا - اور اُس کے
پاؤں کے تلے جیسے نیلم کے پتھر کی گچکاری
اور اُسکی شفافی بزرم آسمان کی مانند تھی -
خروج ۲۴ - ۹ و ۱۰
مَیں تجھ کو اُس چٹان کی دراڑ میں رکھوں گا
اور جب تک نہ گذروں تجھے اپنی ہتھیلی
سے ڈھانپوں گا - اور پھر اپنی ہتھیلی
اُٹھاؤں گا اور تو میرا پیچھا دیکھے گا لیکن میرا
چہرہ ہرگز نہ دیکھیگا - خروج ۳۳ - ۲۲ و ۲۳

	میں نے خداوند کو اُس مذبح کے پاس کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا - عاموس ۹ - ۱ اور خداوند نے اُس (اسحاق) پر ظاہر ہو کے کہا - پیدائش ۲۶ - ۲ یسوع نے اُسے کہا اے فیلبوس میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں اور تو نے مجھے نہ جانا - جس نے مجھے دیکھا ہے اُس نے باپ کو دیکھا ہے - اور تو کیونکر کہتا ہے کہ باپ کو ہمیں دکھلا - یوحنا - ۱۴ - ۹
تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا - اس لیے کہ کوئی انسان نہیں کہ مجھے دیکھے اور جیتا رہے خروج - ۳۳ - ۲۰	اور خداوند موسیٰ سے روبرو ہمکلام ہوا جس طرح کوئی اپنے دوست سے کلام کرتا ہے - خروج - ۳۳ - ۱۱ اور یعقوب نے اُس جگہ کا نام فنی ایل رکھا اور کہا کہ میں نے خدا کو روبرو دیکھا - اور میری جان بچ رہی ہے - پیدائش ۳۲ - ۳۰
کیونکہ خدا بے انتظامی کا بانی نہیں - ۱ - قرنتیون ۱۴ - ۳۳	میں ہی روشنی بناتا اور تاریکی پیدا کرتا ہوں میں سلامتی کو بناتا اور بلا کو پیدا کرتا ہوں میں ہی خداوند ان سبھوں کا بنانیوالا ہوں یسعیاہ - ۴۵ - ۷ نیز دیکھو قاضیون ۹ - ۲۳ - اور ۱ سموئیل ۱۶ - ۱۴ - اور ۲ تسلنیقیون ۲ - ۱۱
میں نے اپنی حیات کی قسم کھائی ہے . . . ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکیگا اور ہر ایک زبان میری قسم کھائیگی - یسعیاہ - ۴۵ - ۲۳	ہرگز قسم نہ کھانا - متی - ۵ - ۳۴
خدا کے نزدیک سب کچھ ہو سکتا ہے مرقس ۱۰ - ۲۷ - متی ۱۹ - ۲۶	اور خداوند یہوداہ کے ساتھ تھا اور اُس نے کوہستانیوں کو خارج کیا - پر نشیب کے

خداوند خدا قادر مطلق ۔ مکاشفات ۱۹-۶ میں خدائے قادر ہوں ۔ پیدائش ۱۷-۱	رہنے والوں کو خارج نہ کر سکا کیونکہ ان کے پاس لوہے کی رتھیں تھیں۔ قاضیوں ۱-۱۹
باپ بیٹے کو پیار کرتا ہے۔ اور سب چیزیں اس کے ہاتھ میں دی ہیں۔ یوحنا ۳-۳۵	اور وہ کوئی معجزہ وہاں نہ دکھلا سکا۔ مرقس ۶-۵
خداوند ... کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا ۲-پطرس ۳-۹	خداوند نے ہر ایک چیز اپنے لیئے بنائی ہاں شریروں کو بھی اس نے برے دن کے لیئے بنایا۔ امثال ۱۶-۴
وہ چاہتا ہے کہ سارے آدمی نجات پائیں۔ ۱-تمطاؤس ۲-۴	وہ جسپر چاہتا ہے رحم کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے سخت کرتا ہے۔ رومیون ۹-۱۸
اس کا غصہ صرف ایک دم کا ہے۔ زبور۔ ۳۰-۵	تب خداوند کا قہر اسرائیل پر بھڑکا اور اس نے انہیں بیابان میں چالیس برس تک آوارہ رکھا جب تک کہ وہ ساری پشت جس نے خداوند کے روبرو گناہ کیا تھا نابود نہ ہوئی۔ گنتی ۳۲-۱۳
جھوٹے لبوں سے خداوند کو نفرت ہے۔ امثال ۱۲-۲۲	سو دیکھ خداوند نے تیرے ان سب نبیوں کے موںھ میں جھوٹی روح ڈالی ہے اور خداوند ہی نے تیری بابت بری خبر دی ہے۔ ۱-سلاطین ۔ ۲۲-۲۳
خدا انسان نہیں جو جھوٹ بولے۔ نہ آدمی زاد ہے کہ پشیمان ہووے۔ گنتی ۲۳-۱۹ اسرائیل کا وفادار جھوٹ نہیں بولتا۔ اور پشیمان نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ انسان نہیں ہے کہ پچھتاوے۔ ۱-سموئیل ۱۵-۲۹	تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا اور نہایت دلگیر ہوا۔ پیدائش ۶-۶ (نیز دیکھو استثنا ۳۲-۳۶ - ۱۸- زبور ۱۳۵-۱۴ - وغیرہ وغیرہ) اور خداوند بھی پچھتایا کہ اس نے ساؤل کو

کیونکہ میں خداوند ہوں بدلتا نہیں۔ ملاکی ۳-۶ جس میں بدلنے اور پھر جانے کا سایہ بھی نہیں۔ یعقوب - ۱ - ۱۷	بنی اسرائیل کا بادشاہ کیا - ۱ سموئیل ۱۵ - [illegible] تب خداوند اُس بدی سے جو چاہا تھا کہ اپنے لوگوں سے کرے پچھتایا۔ خروج - ۳۲ - ۱۴ تب خداوند اُس بدی سے جو اُس نے کہی تھی کہ میں اُن سے کروں گا پچھتا کے باز آیا اور اُس نے اُن سے وہ بدی نہ کی۔ یوحنا ۳ - ۱۰
جب کوئی امتحان میں پھنسے تو وہ نہ کہے کہ میں خدا کی طرف سے امتحان میں پھنسا کیونکہ خدا بدیوں سے نہ آپ آزمایا جاتا اور نہ کسی کو آزماتا ...... ہے۔ یعقوب - ۱ - ۱۳ -	ان باتوں کے بعد یوں ہوا کہ خدا نے ابرہام کو آزمایا۔ خروج ۲۲-۱
تب اُس کے خداوند کا غصہ اسرائیل پر پھر بھڑکا اور اُس نے داؤد کے دل میں ڈالا کہ اُن کا مخالف ہو کے کہے کہ جا اور اسرائیل اور یہوداہ کو گن - ۲ - سموئیل ۲۴ - ۱	اور شیطان اسرائیل کے مقابلہ میں اُٹھا۔ اور داؤد کو اُبھارا کہ اسرائیل کو شمار کرے۔ ۱ - تواریخ - ۲۱ - ۱
اُس نے آسمان کو اُتر کی طرف خلا پر پھیلایا اور زمین کو بے علاقہ لٹکایا۔ ایوب ۲۶-۷	زمین کی تھونیاں خداوند کی ہیں اور اُس نے دنیا کی بنا اُن پر رکھی ہے۔ ۱ - سموئیل - ۲ - ۸ اُس نے زمین کو اُسکی بنیادوں پر بنایا۔ کہ اُسے کبھی ابدالآباد جنبش نہیں۔ زبور - ۱۰۴ - ۵
سن لے اے اسرائیل۔ خداوند ہمارا خدا اکیلا ہے۔ استثنا ۶-۴	تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں۔ ۱ یوحنا - ۵ - ۷ و ۱ - قرنتیون ۸ - ۶

خداوند اپنی ساری راہوں میں صادق ہے اور اپنے سب کاموں میں رحیم ہے۔ زبور ۱۴۵-۱۷ خداوند رحیم اور کریم ہے۔ غصے میں دھیما اور شفقت میں بڑھ کر ہے۔ زبور ۱۰۳-۸ خداوند بھلا ہے۔ اُسکی رحمت ابدی ہے۔ زبور ۱۰۰-۵	رب الافواج یوں کہتا ہے کہ مجھے کو یاد ہے جو کچھ کہ عمالیق نے اسرائیل سے کیا جب کہ وے مصر سے نکل آئے کہ وہ کیونکر اُن کی راہ پر گھات میں بیٹھا۔ سو اب تو جا اور عمالیق کو مار۔ اور سب جو کچھ کہ اُن کا ہے ایک لخت حرام کر اور اُن پر رحم مت کر بلکہ مرد اور عورت اور ننھے ننھے بچے اور شیرخوار اور بیل بھیڑ اور اونٹ اور گدھے تک سب کو قتل کر۔ ۱-سموئیل ۱۵-۳ نیز اس حساب سے جرم سے قریباً چار سو برس پہلے سزا دی گئی !!)
سب کی آنکھیں تجھ پر لگی ہیں۔ تو اُنھیں وقت پر اُن کی روزی دیتا ہے۔ اور اپنی مٹھی کھولتا ہے۔ اور ہر ایک جاندار کا پیٹ بھرتا ہے۔ زبور ۱۴۵-۱۵-۱۶	کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ساری خلقت مل کے اب تک چلّاتی اور درد سے پڑی تڑپتی ہیں۔ اور فقط وہ نہیں بلکہ ہم بھی جنہیں روح کے پہلے پھل ملے اپنے میں کراہتے ہیں۔ رومیون - ۸ - ۲۲-۲۳
اور ہم جانتے ہیں کہ ساری چیزیں اُن کی بھلائی کے لیئے جو خدا سے محبت رکھتی ہیں مل کے فائدہ بخشتی ہیں۔ رومیون - ۸ - ۲۸	خداوند جسے پیار کرتا ہے اُسے تنبیہ کرتا ہے اور ہر ایک بیٹے کو جسے وہ قبول کرتا ہے پیٹتا ہے۔ عبرانیون - ۱۲ - ۶
اب سلامتی کا خدا تم سب کے ساتھ ہو۔ آمین رومیون - ۱۵ - ۳۳	خداوند صاحب جنگ ہے۔
خدا محبت ہے۔ ۱-یوحنا - ۴ - ۸	یقیناً ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔ عبرانیون - ۱۲ - ۲۹
وہ چاہتا ہے کہ سارے آدمی نجات پائیں اور سچائی کی پہچان تک پہنچیں۔ ۱-تمطاؤس - ۲ - ۴	اُس نے اُن کی آنکھیں اندھی کیں اور اُن کے دل سخت کیے ہیں۔ تا نہ ہو کہ وے آنکھوں سے دیکھیں اور دل سے سمجھیں اور رجوع لاویں۔ یوحنا ۱۲-۴۰

خدا ہر ایک بات میں پاک ہے۔ [illegible] ۹۹-۹

یا اپنی بیٹیوں کا عورت [illegible] اپنے بیٹے لے - پیدائش ۱۹-۳۶ و [illegible] ۳

اور خدا نے سب پر جو اس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے - پیدائش ۱-۳۱

دیکھ وہ اپنے قدسیوں کا اعتبار نہیں کرتا اسکی نگاہوں میں آسمان بھی پاک نہیں -
ایوب - ۱۵-۱۵

تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وہ ہرگز معاف نہ کرے گا بلکہ باپ دادوں کے گناہ کا ان کے فرزندوں سے اور فرزندوں کے فرزندوں سے تیسری اور چوتھی پشت تک بدلہ لے گا۔
خروج ۳۴ - ۷

اس کے فرزندوں کے لیئے قتل کے سامان ان کے باپ دادوں کے گناہوں کے سبب تیار کرو - یسعیاہ - ۱۴ - ۲۱

وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہیں اٹھاوے گا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اٹھاویگا صادق کی صداقت اسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت اسی پر پڑے گی۔
حزقیل - ۱۸ - ۲۰

اولاد کے بدلے باپ دادے مارے نہ جائیں نہ باپ دادوں کے بدلے اولاد قتل کی جائیں ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائیگا۔
استثناء - ۲۴ - ۱۶

تو اپنے پڑوسی سے دغابازی نہ کرنا اس سے کچھ چھین لے - احبار - ۱۹ - ۱۳

بلکہ ہر ایک عورت اپنی پڑوسن سے اور اس سے جو اس کے گھر میں رہتی ہے زیور اور سونے کے برتن اور لباس مانگ لے گی اور تم اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو پہناؤ گے اور مصریوں کو غارت کرو گے -
خروج - ۳ - ۲۲

تو اپنے لیئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا -
خروج - ۲۰ - ۴

اور تو سونے کے دو کروبی بنائیو انہیں گھڑ کر [illegible] سرپوش کی دونوں طرف [illegible] بنائیو
خروج ۲۵ - ۱۸

اور وے ہمیشہ کے عذاب میں جائیں گے
متی - ۲۵ - ۴۶

وہ اپنا غصہ ہمیشہ کے لیئے نہیں رکھ چھوڑتا ہے - کیونکہ وہ رحم کرنے سے بہت خوش ہے - میکاہ ۷ - ۱۸

زمین اور اُسکی معموری خداوند کی ہے -
۱ - قرنتھیوں - ۱۰ - ۲۶
زمین خداوند کی ہے اور اُسکی معموری بھی جہان اور اُس کے سارے باشندے بھی اُسکے ہیں - زبور - ۲۴ - ۱
یسوع مسیح جو ...... دنیا کے بادشاہوں کا سلطان ہے - مکاشفات - ۱ - ۵

پھر شیطان اُسے ایک بہت اونچے پہاڑ پر لے گیا - اور دنیا کی ساری بادشاہتیں اور اُن کی شان و شوکت اُسے دکھائیں اور اُس سے کہا کہ اگر تو گر کے مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ میں تجھے دوں گا - متی ۴ - ۸
اب اس دنیا کا سردار (شیطان) نکال دیا جائے گا - یوحنا - ۱۲ - ۳۱

وہ اُس نور میں رہتا ہے جس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا - ۱ - تمطاؤس ۶ - ۱۶

اُس نے تاریکی کو اپنا پردہ کیا - اور اُس کے گرداگرد پانیوں کا اندھیرا اور بادلوں کا گھٹا اُس کا خیمہ تھا - زبور - ۱۸ - ۱۱
تب سلیمان نے کہا کہ خداوند نے فرمایا تھا کہ میں گھٹا کی تاریکی میں رہوں گا -
۱ - سلاطین - ۸ - ۱۲

خداوند مہربان اور رحیم ہے - غصہ کرنے میں دھیما اور شفقت میں بڑھکر ہے - خداوند سب سے بھلا ہے اور اُسکی رحمتیں اُسکی ساری صنعتوں پر ہیں - زبور - ۱۴۵ - ۸ و ۹
پورا وزن اور ٹھیک ترازو خداوند کی ہیں
امثال - ۱۶ - ۱۱

اور اُس نے بیت شمس کے لوگوں کو مارا اس لیئے کہ اُنھوں نے خداوند کے صندوق کے بھیتر دیکھا - سو اُس نے پچاس ہزار اور ستر آدمی اُن میں سے مار ڈالے - اور وہاں کے لوگوں نے اس سبب سے کہ خداوند نے لوگوں میں سے بہتوں کو مار ڈالا نہایت افسوس کیا - ۱ - سموئیل ۶ - ۱۹

وہ مہربان اور شفیق ہے - قہر کرنے میں دھیما اور نہایت رحیم ہے اور سزا دینے سے رجوع کرتا ہے - یوئیل ۲ - ۱۳

خداوند غیور اور انتقام لینے والا خدا ہے خداوند انتقام لینے والا اور قاہر ہے خداوند اپنے مخالفوں سے انتقام لیتا ہے اور اپنے دشمنوں کے لیئے قہر کو رکھ چھوڑتا ہے - ناحوم ۱ - ۲

کیونکہ وہ خوشی سے دُکھ نہیں دیتا - اور نہ
بنی آدم پر مصیبت بھیجتا ہے -
یرمیاہ کا نوحہ - ۳ - ۳۳

اُس کا جو آسمانوں کا خدا ہے شکر کرو کہ اُسکی
رحمت ابدتک ہے - زبور - ۱۳۶ - ۲۶

خداوند اُس کے آگے سے گزرا اور پکارا خداوند
خداوند خدا رحیم اور مہربان - قہر میں دھیما
اور ... - خروج ۳۴ - ۶

خداوند کہتا ہے میں شفقت نہ کروں گا اور
ہرگز رعایت نہ کروں گا اور رحم نہ کھاؤں گا
بلکہ اُنھیں ہلاک کروں گا - یرمیاہ - ۱۳ - ۱۴

اور جب خداوند خدا تیرا خدا اُنہیں تیرے
حوالہ کرے تو تو اُنھیں ماریو اور حرم کیجیو - نہ
تو اُن سے کوئی عہد کیجیو ... اور تو اُن سب
گروہوں کو جنہیں خداوند تیرا خدا تیرے
حوالہ کرے گا نگل جائیگا - اُن پر مطلق
تیری شفقت کی نظر نہ ہوگی -
استثنا - ۷ - ۲ و ۱۶

کسی چیز کو جو سانس لیتی ہے جیتا نہ چھوڑیو
استثنا - ۲۰ - ۱۶

پر ڈرنے والوں اور بے ایمانوں ... کا حصہ
اُسی جھیل میں ہوگا جو آگ اور گندھک سے
جلتی ہے - مکاشفات - ۲۱ - ۸

تیری آنکھیں ایسی پاک ہیں کہ تو بدی کو نہیں
دیکھ سکتا - اور تو شرارت پر نگاہ نہیں
کر سکتا ہے - حبقوق - ۱ - ۱۳

سو میں نے اُنہیں وہ سنتیں دیں جو بھلی نہ
تھیں اور وے عدالتیں جن سے وہ جیتے
نہ رہیں - حزقیل - ۲۰ - ۲۵

کیا کوئی برا شہر میں ہوا ہے اور خدا نے اُسے
نہ بھیجا ہو - عاموس ۳ - ۶

وہ صداقت اور عدالت کو دوست رکھتا ہے
زمین خداوند کی رحمت سے معمور ہے -
زبور - ۳۳ - ۵

وہ جسپر چاہتا ہے رحم کرتا ہے جسپر چاہتا
ہے سختی کرتا ہے - رومیوں ۹ - ۱۸

وہ چٹان ہے اُس کا کام کامل ہے کہ اُسکی
سب راہیں راست ہیں - خدا سچا ہے اور
بدی سے مبرا ہے - وہ صادق اور برحق
ہے - استثنا ۳۲ - ۴

میں نے یعقوب سے محبت رکھی - اور عیسو
سے عداوت - رومیوں ۹ - ۱۳
اُن کے عذاب کا دھواں ابد تک اُٹھتا
رہتا ہے - مکاشفات ۱۴ - ۱۱

اور جو ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم کیا جائیگا -
مرقس ۱۶ - ۱۶

خداوند کی آنکھیں سب مکانوں میں ہیں بُرے اور بھلے کی دیکھنے والیاں ہیں - امثال ۱۵-۳

کوئی اپنے آپ کو پوشیدہ کرسکتا ہے کہ میں اسکو نہ دیکھوں - خداوند نے کہا کیا مجھ سے زمین اور آسمان معمور نہیں ہیں -
یرمیاہ - ۲۳-۲۴

کیونکہ میری آنکھیں اُن کی ساری راہوں پر ہیں وے میرے چہرہ سے پوشیدہ نہیں ہیں - اور اُن کی شرارت میری آنکھوں سے چھپی نہیں ہے - یرمیاہ - ۱۶ - ۱۷

اور خداوند اُس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اترا - پیدائش ۱۱-۵

پھر خداوند نے کہا اس لیے کہ سدوم اور عمورہ کا چلانا بلند ہوا اور اُن کا جرم نہایت سنگین ہو گیا ہے میں اب اُتر کے دیکھونگا کہ اُنہوں نے سراسر اُس چلانے کے مطابق کیا ہے یا نہیں - اور اگر نہیں تو میں دریافت کروں گا -
پیدائش ۱۸ - ۲۰ و ۲۱

لیکن خدا تعالےٰ اُن ہیکلوں میں جو ہاتھ سے بنی ہیں نہیں رہتا - چنانچہ نبی کہتا ہے -
اعمال ۷ - ۴۸

میں نے فی الحقیقت ایک گھر تیری سکونت کے واسطے بنایا ایک مکان ابد تک تیرے جلوس کے لیے -
۱- سلاطین - ۸ - ۱۳

خداوند اُن سب سے جو اُسے پکارتے ہیں نزدیک ہے - اُن سب سے جو اُسے سچائی سے پکارتے ہیں -
زبور - ۱۴۵ - ۱۸

اے خداوند تو دور کیوں کھڑا رہتا ہے - دکھ کے ایام میں تو آپ کو کیوں چھپاتا ہے - زبور - ۱۰ - ۱

خدا ہماری پناہ اور ہمارا زور ہے - تنگیوں میں مدد کے لیے نہایت مستعد ہے -
زبور - ۴۶ - ۱

اے میرے خدا - اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑا ہے - تو میری رہائی سے اور میرے کراہنے کی باتوں سے کیوں دور رہا -
زبور - ۲۲ - ۱

تتمہ

متفرقات

اور خدا نے کہا کہ پانیوں سے رینگنیوالے جاندار کثرت سے موجود ہوویں۔ اور پرندے زمین پر آسمان کی فضا میں اڑیں۔ پیدایش ۱-۲۰	اور خداوند خدا نے میدان کے ہر ایک جانور اور آسمان کے پرندوں کو زمین سے بنا کر آدم کے پاس بھیجا۔ پیدایش ۲-۱۹
شریعت پر عمل کرنے والے راستباز ٹھہرائے گئے۔ رومیوں ۲-۱۳	پس کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے راستباز نہ ٹھہرے گا۔ رومیوں ۳-۲۰
اور اُس وقت سردار کاہن اور بزرگ اُسپر فریاد کر رہے تھے۔ پر وہ کچھ جواب دیتا تھا متی ۲۷-۱۲	سردار کاہن نے یسوع سے اُس کے شاگردوں اور اُسکی تعلیم کی بابت سوال کیا یسوع نے اُسے جواب دیا کہ میں نے آشکارا عالم سے باتیں کیں میں نے ہمیشہ عبادتخانوں اور ہیکل میں جہاں سب یہودی جمع ہوتے ہیں تعلیم دی اور پوشیدہ کچھ نہیں کہا۔ یوحنا ۱۸-۱۹ و ۲۰
تب پلاطس نے اُس سے کہا کیا تو نہیں سنتا کہ یہ تجھ پر کتنی گواہیاں دیتے ہیں۔ پر اُس نے اُس کی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا۔ چنانچہ حاکم نے بہت تعجب کیا۔ متی ۲۷-۱۳ و ۱۴	تب پلاطس پھر دیوانخانہ میں داخل ہوا اور یسوع کو بلا کے کہا کیا تو یہودیوں کا بادشاہ ہے یسوع نے اُسے جواب دیا تو یہ بات آپ سے کہتا ہے یا کہ اوروں نے میرے حق میں تجھ سے کہا ہے۔ یوحنا ۱۸-۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶
وے تم میں سے بعضوں کو قتل کریں گے۔ لوقا ۲۱-۱۶	لیکن تمہارے سر کا ایک بال بھی گرایا نہ جائیگا۔ لوقا ۲۱-۱۸

پس ہر ایک حکومت کے جو انسان کی طرف سے ہے خدا کے لیئے تابع رہو۔ ۱ پطرس ۲۔ ۱۳ و رومیون ۱۳۔ ۱ و ۲

تب پطرس اور رسولوں نے جواب میں کہا کہ ہمکو خدا کا حکم آدمیوں کے حکم سے زیادہ ماننا فرض ہے۔ اعمال ۵۔ ۲۹

اُس نے اپنے بارہ شاگردوں کو اکٹھا کر کے اُنہیں سب شیطانوں پر اور بیماریوں کو دفع کرنے کے لیئے قدرت و اختیار بخشا
لوقا ۹۔ ۱۔ متی ۱۰۔ ۱ و ۸

تب یسوع نے دیو کو دھمکایا۔ وہ اُس سے نکل گیا۔ اور وہ چھوکرا اُسی گھڑی چنگا ہو گیا تب شاگردوں نے الگ یسوع پاس آکر کہا ہم کیوں اُس کو نکال نہ سکے۔ یسوع نے اُنہیں کہا۔ اپنی بے ایمانی کے سبب۔
متی ۱۷۔ ۱۸ و ۲۰

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا ..... کوئی بات تمہارے لیئے ناممکن نہ ہوتی۔ متی ۱۷۔ ۲۰

اور جب وہ گھر میں آیا اُس کے شاگردوں نے خلوت میں اُس سے پوچھا کہ ہم اُسے کیوں نہ نکال سکے۔ اُس نے اُن سے کہا کہ یہ جنس سوائے دعا اور روزہ کے کسی اور طرح سے نہیں نکل سکتی۔ مرقس ۹۔ ۲۸ و ۲۹

تب یسوع کفرناحوم میں داخل ہوا ایک صوبہ دار اُسکے پاس آیا اور اُس سے منت کر کے کہا۔۔۔
متی ۸۔ ۵

اُس نے یسوع کی خبر سُن کے یہودیوں کے کئی ایک بزرگوں کو اُس پاس بھیجکر اُس کی منت کی کہ آکر اُس کے غلام کو چنگا کرے۔ لوقا ۷۔ ۳

اور اُنھوں نے بھی جو اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے اُسے ملامت کی۔ مرقس ۱۵۔ ۳۲ اسی طرح وے چور بھی جو اُس کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے اُسے طعنہ مارتے تھے۔
متی ۲۷۔ ۴۴

اور ایک اُن بدکاروں میں سے جو صلیب پر لٹکائے گئے تھے اُسے طعنہ مار کے کہتا تھا .... دوسرے نے اُسے ملامت کر کے جواب دیا۔
لوقا ۲۳۔ ۳۹ و ۴۰

تمام شد حصہ اول

دوسرا حصہ

بائبل کی جھوٹی پیشین گوئیاں اور غلط وعدہ و وعید

آدم نے جس وقت درخت ممنوعہ کا پھل کھایا اسی وقت مرجائے گا

اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیکر کہا کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل کھایا کر لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا کیونکہ جس دن تو اس سے کھائے گا تو ضرور مرے گا۔ پیدائش۔ ۲ - ۱۶ و ۱۷

(آدم اور حوا اسی دن ہرگز نہیں مرے۔ بلکہ حوا کئی بچے ہونے تک زندہ رہی اور آدم ۹۳۰ برس زندہ رہا۔ دیکھو پیدائش ۵-۵)

اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا کہ اس واسطے کہ تو نے یہ کیا ہے ...... عمر بھر خاک کھائے گا۔ پیدائش ۳ - ۱۴

نیز دیکھو پیشینگوئی یشعیاہ - ۶۵ - ۲۵

(سانپ ہرگز مٹی نہیں کھاتا ہے)

قاین کی زندگی تکلیف میں گذرے گی

تب خدا نے قاین سے کہا...... زمین پر تو آوارہ اور پریشان ہوگا پیدایش ۴ - ۹ تا ۱۲

(۱۶ و ۱۷ - آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ قاین بہت آرام سے رہا بلکہ اُس سے ایک سلسلہ نسب چلا اور زمین پر کبھی وہ پریشان اور آوارہ نہیں پھرا - چنانچہ اُن آیتوں کا خلاصہ یہ ہے ”وہ نود کی سرزمین میں جا رہا...... اُس نے ایک شہر بسایا جس کا نام اُس نے اپنے بیٹے کے نام پر حنوک رکھا“)

فصلات ہمیشہ ہوتی رہینگی

بلکہ جب تک زمین بونا - اور لونا - سردی اور گرمی - ربیع اور خریف - دن رات موقوف نہ ہوں گے - پیدایش - ۸ - ۲۲ -

(پیدایش ۴۱ - ۵۶ و ۵۴ - ۶ - دیکھئے - چند سال (اور سات سال علی الترتیب) اور تمام دنیا پر فصلیں نہیں ہوئیں)

ابرام کنعان کی ساری زمین لیگا اور اُسکی اولاد (یہودی) اُس پر قابض رہے گی

ابرام مُنہ کے بَل گرا اور خدا اُس سے ہمکلام ہو کر بولا ...... اور میں تجھکو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جس میں تو پردیسی ہے دیتا ہوں - پیدایش ۱۷ - سو نعایت ۸ یہ تمام ملک جو تو اب دیکھتا ہے میں تجھ کو اور تیری نسل کو ہمیشہ کے لیئے دوں گا - پیدایش ۱۳ - ۱۵

تو ابرام اور اضحاق اور اسرائیل اپنے بندوں کو یاد کر جن سے تو نے اپنی ہی قسم کھائی اور اُن سے کہا کہ میں تمہاری نسل کو آسمان کے تاروں کی مانند بڑھاؤں گا - اور یہ سارا ملک جس کے حق میں میں نے کہا سو میں تمہاری نسل کو بخشوں گا کہ ابد تک اُس کے وارث ہوں -

(خود بائبل ہی شاہد ہے کہ ابرام کو کبھی زمین ہو عود نہیں ملی - چنانچہ اعمال ۷ - ۵ سے ظاہر ہے (اُسکو کچھ میراث بلکہ قدم رکھنے کی جگہ اُس میں نہ دی) تواریخ سے معلوم ہوگا - کہ یہودیوں کو کبھی زمین ہو عود پر ابدی قبضہ نہیں ملا - رومنس نے یہودیوں کو نکال دیا اور پھر وہ کبھی اس حصہ زمین پر قابض نہ ہو سکے - چنانچہ آجکل یہ حصہ خدا کے فضل و کرم سے ترکوں کے قبضہ میں ہے)

بنی اسرائیل چار سو برس تک مصر میں غلام رہیں گے اور

مصیبتوں میں پھنسیں گے

اُس نے ابرام سے کہا کہ یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک میں جو اُن کا نہیں پردیسی ہوں گے اور وہاں کے لوگوں کے غلام بنیں گے۔ اور وے چارسو برس تک اُنھیں دُکھ دیں گے۔ پیدائش ۱۵-۱۳

(بائبلی تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بنی اسرائیل صرف ۲۱۵ برس ہی مصر میں رہے ہیں یعقوب ۱۷۰۰ سال قبل از مسیح مصر میں جاکر رہے۔ اور ۱۴۹۱ سال قبل از مسیح خروج موسیٰ کا اتفاق ہوا۔ منجملہ ان ۲۱۵ برس کے جو حصہ زیر حکومت حضرت یوسف ہوئے وہ گذرا وہ اُن کی سرسبزی اور آرام کی گویا معراج تھی۔ ڈاکٹر مینک زمانہ ابتلا بنی اسرائیل صرف ۸۰ سال اپنی تحقیق سے ثابت کرتے ہیں۔ خروج ۱۲-۴۰ کے حساب سے ۴۳۰ سال معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن گلیتون ۳-۱۶ و ۱۷ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زمانہ منادی ابرام سے شروع ہوتا ہے۔ ولیکن یہ زمانہ کسی طرح بنی اسرائیل پر ابتلا کا زمانہ تھا۔ جوزفس کے قول کے بموجب یہود صرف ۲۱۵ برس مصر میں رہے ہیں۔)

ابرہام کے چار پشت بعد یہود مصر سے واپس آجائینگے

اور تو (ابرام) صحیح سلامت اپنے باپ دادوں میں جا ملے گا اور خوب سا بوڑھا ہو کے گاڑا جائے گا مگر وے چوتھی پشت میں یہاں پھر آویں گے۔ پیدائش ۱۵-۱۵ و ۱۶

(یہود مصری غلامی کی چوتھی پشت واپس نہیں آئے۔ بلکہ بہتیرے مدید وہاں سے چوتھی پشت تو یوسف اور اُن کے بھائیوں کی تھی۔)

یہود دریائے نیل سے دریائے فرات تک پھیل جائینگے

اُسی دن خداوند نے ابرام سے عہد کرکے کہا کہ میں تیری اولاد کو یہ ملک دوں گا مصر کی ندی سے لیکے بڑی ندی تک جو فرات کی ندی ہے۔ پیدائش ۱۵-۱۸ و احبار ۱-۷

(یہود کی حدود سلطنت کبھی نیل تک نہیں پہونچی۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کبھی فرات تک بھی پہنچی تھی یا کبھی نہیں۔)

سارہ ایک بڑی قوم کی ماں ہوگی

اور خدا نے ابرہام سے کہا کہ تیری جورو سری جو ہے ۔ ۔ ۔ ۔ میں اُسے برکت دونگا ۔ ۔ ۔ اور وہ قوموں کی ما ہوگی ۔ پیدائش ۱۷ - ۱۵ و ۱۶ ۔
(سارہ سے صرف یہودیوں کی نسل چلی ہے ۔ خدا نے ابرہام سے یہ بھی وعدہ فرمایا تھا کہ وہ بہت سی قوموں کا مورث اعلےٰ ہوگا ۔ (پیدائش ۱۷ - ۴ و ۵) ولیکن جہاں تک تحقیق اور تصدیق ہوا ہے ۔ یہود کی صرف چار قومیں تھیں ۔ جن کا وہ مورث ہوا)

خطۂ کنعان یعقوب کو دینے کا وعدہ کیا گیا

اور دیکھو خداوند اُس کے اوپر کھڑا ہے اور اُس نے کہا کہ میں خداوند تیرے باپ ابرہام کا خدا اضحاق کا خدا ہوں ۔ یہ زمین جس پر تو لیٹا ہے تجھے اور تیری نسل کو دوں گا ۔ پیدائش ۲۸ - ۱۳ ۔
(یعقوب کو کبھی زمین موعودہ نہیں ملی ۔ اور نہ اُس کی اولاد کو وہ زمین ملی "جس پر وہ لیٹا ہوا تھا")

ابرہام ۔ یعقوب اور کُل یہود بنی نوع انسان کے لیئے رحمت ہوں گے

اور تو (ابرہام) ایک برکت ہوگا ۔ پیدائش ۱۲ - ۲ ۔
اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پائیں گی ۔ پیدائش ۱۲ - ۲۸ و پیدائش ۲۶ - ۴ ۔
(دنیا کی تمام اقوام کے لیئے ابرہام یعقوب یا اُسکی اولاد کبھی رحمت نہیں ہوئی اور ان سے کبھی برکت نہیں پائی ۔ مسیحی دعوے کرتے ہیں ۔ یہ پیشین گوئی مسیح کے دنیا پر آنے سے پوری ہوئی ۔ (اعمال ۳ - ۲۵ و ۲۶ و گلیتون ۳ - ۸ و ۹) ولیکن تواریخ بتاتی ہے کہ دین مسیحی دنیا کے لیئے بجائے رحمت کے زحمت تھا اور ہے ۔ یہ فرض بھی کر لیجئے کہ یہ رحمت ہی تھا ۔ مگر پھر بھی یہ پیشین گوئی اب تک پوری نہیں ہوئی کیونکہ چینی ہندو ۔ مسلمان وغیرہ وغیرہ (جن) سے دنیا کا بڑا حصہ آباد ہے اب تک مسیحی نہیں ہے ۔ پس یہ کہ زمین کی ساری اقوام رحمت اور برکت پائینگی ؟ کہاں سے صادق آئی ۔ کیا مسیحی خانہ جنگیاں اور آپس کی مذہبی لڑائیاں زمین کی تمام اقوام کے لیئے رحمت ہے ؟ غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ ساری زمین تو ایک طرف دین مسیحی تو اپنے ہی ہم مذہبوں کے لیئے [illegible] مگر لعنت [illegible] دنیا کا بڑا حصہ دوزخ میں جائے گا [illegible] ہے کہ مذہب مسیحی نے تمام دنیا پر رحمت ہونے کی پیشینگوئی پوری کر دی ۔ ع

ممالک کہ میسر شود آں مقام) ۔

یعقوب مصر سے واپس اُتر آئینگے

اُس نے کہا میں خدا تیرے باپ کا خدا ہوں ..... میں تیرے ساتھ مصر کو جاؤں گا ۔ اور تجھے پھر بیشک لے آؤں گا ۔ پیدایش ۴۶ - ۳ و ۴ ۔
(خدا یعقوب کو مصر سے کبھی واپس نہیں لایا ۔ بلکہ وہ مصر ہی میں مرے ۔ دیکھو پیدائش ۴۷ - ۲۸ و ۲۹)

یہوداہ مسیح (!) کے آنے تک بادشاہ بنا رہے گا

یہوداہ سے ریاست کا عصا جُدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اُس کے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہے گا جب تک کہ سیلا نہ آوے ۔ اور قومیں اُس کے پاس اکٹھی ہونگی
پیدائش ۴۹ - ۱۰ ۔
(قبل اس کے کہ داؤد یروسلم کو فتح کریں ۔ سیلا ایک مقام تھا کہ جہاں اُس زمانہ کا قومی میلہ ہوا کرتا تھا ۔ اصل فقرہ یوں ہے کہ "جب تک کہ وہ سیلا میں نہ آجائے" (دیکھو نظر ثانی شدہ نسخہ کا حاشیہ) مگر حضرات مسیحی کہتے ہیں کہ سیلا حضرت مسیح سے مراد ہے ۔ بہرکیف یہ پیشینگوئی صادق نہیں ہوئی ۔ یہوداہ اور بڑے بڑے معتقد یہودیوں کو بادشاہ بابل گرفتار کر کے لے گیا ۔ اور یروسلم میں آگ لگا دی گئی ۔ یہ واقعہ ۵۸۸ سال قبل از پیدائش مسیح (ادعائے سیلاہ) کے ہوا تھا ۔ کیا سچی پیشین گوئی ہو سکیا اچھے معنی تراشنے والے معتقدین ہیں ۔ !)

زمین موعودہ کو نہایت وسعت اور سرسبزی عطا کی جائے گی

اور خداوند نے کہا میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف جو مصر میں ہیں یقیناً دیکھی ..... اور میں نازل ہوا ہوں کہ اُنہیں مصریوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں اور اُس زمین سے نکال کے اچھی وسیع زمین میں جہاں دودھ اور شہد موج مارتا ہے ..... لاؤں ۔ خروج ۳ - ۷ و ۸
(زمین فلسطین کچھ ایسی وسیع یا عمدہ نہ تھی ۔ اگر "دودھ اور شہد کا موج مارنا" ایک شاعرانہ مبالغہ بھی مان لیا جائے تب بھی تو یہ سخت جھوٹ ہے جو کتاب مقدس دیتا

سفید جھوٹ !!!) بلکہ یہ زمین جہاں تک تاریخ کو تعلق ہے ہمیشہ سے اور اب تک ایک ویران
اور بنجر زمین معلوم ہوتی ہے۔ رقبہ میں موجودہ ریاست گوالیار سے بھی چھوٹی ہوگی۔ اس
زمانہ میں امیر المومنین سلطان روم کے سلطنت کے ایک صوبہ کا حصہ ہے۔ یہ بیشک
ٹھیک ہے کہ یہود اپنی مقبوضہ زمین کے گھمنڈ میں گویا دیوانے تھے۔ ولیکن کوئی
وجہ نہیں ہے کہ نخوسہ باتوں کو سچ مانا جائے۔ دراں حالیکہ کسی تاریخ سے اس کا سچ
نہ معلوم ہو جائے۔

مسیح (؟) موآب کو مارینگے

یعقوب سے ایک ستارہ نکلیگا۔ اور اسرائیل سے ایک عصا اُٹھے گا اور موآب کی نواح
کو مار دیگا۔ اور سب ہنگامہ کرنیوالوں کو ہلاک کرے گا۔ گنتی ۲۴۔ ۱۷۔
(یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ ایک بڑی بھاری پیشین گوئی حضرت مسیح کے واسطے ہے۔ کوئی بتلائے
تو سہی کہ حضرت مسیح کے پاس کون سا عصا تھا۔ انہوں نے موآب کو کب "مارا"۔ بعض کہتے
ہیں کہ پیشین گوئی حضرت داؤد کی معرفت پوری ہوئی جو حضرت مسیح کے مورث اعلے
تھے۔ بجا ارشاد ہوا۔ "اگر پدر نتواند پسر تمام کند" تو سنا تھا۔ اب یہ نرالی بات ہے کہ "اگر
پسر نتواند پدر تمام کند"۔)

فنیحاس اور اُسکی نسل میں ہمیشہ کے لیئے کہانت رہیگی

پھر خداوند نے موسےٰ کو خطاب کرکے فرمایا کہ فنیحاس نے جو ہارون کاہن کے بیٹے الیعزر کا
بیٹا ہے میرے قہر کو بنی اسرائیل پر سے پھیرا ...... سو تو کہہ دیکھ میں نے اُس سے
اپنا صلح کا عہد باندھا۔ سو وہ اُس کے بیٹے ہوگا اور اُس کے بعد اس کی نسل کے لیئے
کہانت کا عہد ابدی ہوگا۔ گنتی ۲۵۔ ۱۰ تا ۱۳۔
(یہ "ابدی" کہانت آخر میں ہارون کے دوسرے بیٹے کی اولاد میں منتقل ہوگئی۔ جدید میں
یہ کہانت سلیمان نے فنیحاس کی اولاد میں سے ایک شخص کو عطا کی (۱۔ تواریخ ۶۔ ۴ تا ۸)
اور اس کی اولاد میں چلی آئی۔ یہاں تک وہ "ابدی" کہانت نیست و نابود ہوگئی۔)

زمین نیست و نابود ہو جائیگی اور ہمیشہ قائم رہیگی!

ایک پشت جاتی ہے اور دوسری پشت آتی ہے پر زمین ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ واعظ ۱۔ ۴۔
نیز دیکھو استثنا ۴۔ ۴۰۔ زبور ۱۰۴۔ ۵۔

اور زمین اور اُس کا کام جو اُس میں ہیں جل جائیں گے ...... یہ سب چیزیں
گمان ہونے والی ہیں۔ ۲۔ پطرس ۳: ۱۰ و ۱۱۔
(ظاہر ہے کہ ان دونوں متضاد اقوال میں سے ایک جھوٹا ہوگا)

یہود قرضدار بنیں گے نہ قرض خواہ

وہ تجھے قرض دے گا اور تو اُسے قرض نہ دے گا ...... بلکہ یہ ساری لعنتیں تجھ پر
اُتریں گی ...... اور یہ لعنتیں تجھ پر اور تیری نسل پر نشانی اور حیرت کے لئے ابد تک
ہوں گی۔ استثنا ۲۸: ۴۴ تا ۴۶۔
(اگر یہود ہمیشہ مقروض رہتے تو عیسائی اسے بڑی پیشین گوئی سمجھتے حالانکہ مشاہدہ تو
رہا ہے کہ یہود جو ظالم عیسائیوں کے ہاتھ سے بچے ہوئے ہیں بڑے سوداگر اور امیر ہیں۔
اور شاید کوئی عیسائی سلطنت بھی اُن کی مقروض ہوگی۔ چہ جائیکہ وہ مقروض ہوں۔)

نفتالی کے مقبوضات کی بابت غلط پیشین گوئی

نفتالی کے حق میں کہا۔ اے نفتالی ...... تو پچھم اور دکھن کا مالک ہو۔ استثنا
۳۳: ۲۳۔
(نفتالی کو فلسطین کے شمال میں صرف تھوڑی سی زمین کا حصہ ملا تھا۔ نہ پچھم اور
دکھن میں)

خدا نے جو وعدہ عیلی سے کیا تھا اُس کو پورا نہ کیا اور ایسا ہی سموئیل کے ساتھ

تب ایک مردِ خدا عیلی کے پاس آیا اور اُسے کہا ...... خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا ہے
کہ میں نے تو کہا تھا کہ تیرا گھرانا اور تیرے باپ کا گھرانا ہمیشہ میرے حضور میں چلے۔ پر
اب خداوند فرماتا ہے کہ یہ مجھ سے دُور ہووے ...... اور میں اپنے لئے ایک دیندار
کاہن برپا کروں گا جو سب کچھ میرے دلخواہ اور میرے خاطر خواہ کرے گا۔ اور میں
اُس کے لئے ایک استوار گھر بناؤں گا۔ ۱۔ سموئیل ۲: ۲۷ و ۳۰ و ۳۵۔
(کیا معقول بات ہے کہ خداوند جب چاہے پکا اور سچا وعدہ کر لے اور جب چاہے اُس کو
کسی شرط پر مشروط کر کے منسوخ کر دے۔ یا اُس سے پھر جائے۔ سموئیل دیندار کاہن

تھا جیسی کہ پہلے ذکر کیا گیا۔ ولیکن اُسکو کوئی گھر نہیں ملا۔ پھر اُس کے بیٹے بھی تو عیلی کے بیٹے تھے۔ اور سموئیل کی راہ پر نہ چلے (دیکھو ۱۔ سموئیل ۸-۳) نہ وہ نہ اُس کی اولاد ہمیشہ خداوند کی حضور میں نہیں چلے۔ ہاں اگر ہمیشہ کے معنی ایک خاص محدود زمانہ لیا جائے تو اِس پیشین گوئی کا ایک حصّہ اور صرف ایک حصّہ بیشک ٹھیک ہوگا)

داؤد کی سلطنت ابدی ہوگی اور اُس کی اولاد ہمیشہ بادشاہ رہے گی

مَیں نے اپنے برگزیدہ سے ایک عہد کیا ہے۔ مَیں نے اپنے بندے داؤد سے قسم کھائی ہے۔ مَیں تیری نسل کو ابد تک قایم رکھوں گا۔ اور تیرے تخت کو پُشت در پُشت قرار بخشوں گا۔ زبور ۸۹-۳ و ۴

مَیں نے ایک بار اپنی قدوسی کی قسم کھائی۔ مَیں داؤد سے جھوٹ نہ بولوں گا۔ اُس کی نسل ابد تک قایم رہے گی۔ اور اُس کا تخت میرے آگے سورج کی مانند۔ وہ چاند کی طرح اور آسمان کے سچے گواہ کی مانند ابد تک قایم رہے گا۔ زبور ۸۹-۳۵ تا ۳۷-

بلکہ تیرا گھرانا اور تیری سلطنت ہمیشہ تک تیرے آگے قایم رہیگی تیرا تخت ہمیشہ ثابت رہیگا۔ ۲ سموئیل ۷-۱۶-

خداوند یوں کہتا ہے کہ ایسا نہ ہوگا کہ اسرائیل کے گھرانے کے تخت پر بیٹھنے کے لیے داؤد پاس آدمیوں کی کمتی ہوگی۔ یرمیاہ ۳۳-۱۷-

(مسیحی کہتے ہیں کہ اِس سے روحانی سلطنت مراد ہے۔ جس کے بادشاہ حضرت مسیح ہیں جن کی بادشاہت ابد تک قایم رہے گی۔ ولیکن کلام خدا سے تو یہ مترشح نہیں ہوتا یہ تو صریح دنیاوی سلطنت کا جو خود ایک بڑی نعمت ہے وعدہ تھا۔ وہ بھی ظاہر ہے۔ کہ پورا نہیں ہوا۔ ہنوز چشمش نگران است کہ ملکش باد گران است)

سلیمان کا تخت ہمیشہ قایم رہے گا

مَیں اُسکی کرسی ابد تک پایدار رکھوں گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مَیں اُسکو اپنے گھر میں اور اپنی مملکت میں ابد تک قایم رکھوں گا اور اُس کا تخت ابد تک ثابت رہے گا ۔ ۱۔ تواریخ ۱۷-۱۲ تا ۱۴- و ۱- سلاطین ۲-۳۳-

مَیں اُس کی سلطنت کا تخت ابد تک قایم رکھوں گا - ۲ سموئیل ۷-۱۳-

(یہاں بھی ابد کے معنی تقریباً چار سو برس سمجھنے چاہئیں۔ اِس عرصہ کے بعد سلطنت اُن کے

ہاتھ سے جاتی رہی۔ اور پھر کبھی نہ ملی۔ علاوہ ازیں عظمت سلطنت بہت تباہ حستہ تو بیٹے ہی کے وقت میں نکل گیا تھا۔ اور جو نکلا سو گیا۔ اور ایسا گیا کہ پھر نہ آیا۔ غرض اُن کی سلطنت کا یہ حال ہوا۔)

بنی اسرائیل ہمیشہ اپنی ہی زمین میں رہیں گے

اس لیئے کہ تیرا خدا اسرائیل کو پیار کرتا ہے اور اُنہیں ابدتک قائم رکھنے چاہتا ہے ۲۔سلاطین۔ ۹۔ ۹۔

سوائے اس کے تیں اپنے گروہ اسرائیل کے لیئے ایک مکان مقرر کروں گا اور وہاں اُنہیں لگاؤں گا تا کہ وے اپنے خاص مکان میں بسیں اور پھر آوارہ نہوں اور شرارت کے فرزند آگے کی طرح اُن کو پھر دُکھ نہ دیں گے۔ ۲۔سموئیل ۷۔ ۱۰۔

(یہ وعدہ اب تک پورا نہوا۔ یہودی روئے زمین پر خراب خستہ مارے مارے پھرتے ہیں اور اُن کا کوئی ملک نہیں۔ حضرت مسیحی یوں اپنے آنسو پونچھتے ہیں کہ ابھی وہ زمانہ آئے گا کہ یہ پیشین گوئی پوری ہونے والی ہے۔)

یوسیاہ کا انجام اچھا ہوگا

تو (یوسیاہ) اپنی گور میں سلامتی سے اُتار دیا جائے گا۔ ۲۔سلاطین ۲۲۔ ۲۰

(یوسیاہ بیچارے کا اچھا انجام ہوا کہ وہ لڑائی میں مارا گیا اور گور و کفن بھی نہ پایا ۲۔سلاطین ۲۳۔ ۲۹ و ۳۰ کیا یہی پیشین گوئی ہے)

آخز کو اطمینان دلایا گیا تھا کہ تیرے مدمقابل شامیوں کو شکست ہوگی

تب خداوند نے یشعیاہ کو حکم کیا کہ تو اپنے بیٹے شیار سے جا مل اور اُسے کہہ خبردار ہو اور برقرار مست ہو۔ ان لکڑیوں کے دو دھواں والے ٹکڑوں سے ارامی رضین اور رملیاہ کے بیٹے کے غصہ کے بھڑکنے سے مت ڈر اور تیرا دل نہ گھبراوے ازبسکہ آرام اور افرائیم اور رملیاہ کا بیٹا تیرے برخلاف مشورت کر کے کہتے ہیں کہ آؤ ہم یہوداہ پر چڑھیں اور اُسے اُلٹا دیویں اور اپنے لیئے اُسے توڑ تاڑ کریں اور طابئیل کے بیٹے کو اُس کے درمیان تخت نشین کریں۔ اس لیئے خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے کہ اُس منصوبہ کو

پیدا ہی نہیں ہے۔ الخ...... یسعیاہ ۔ ۷-۳ تا ۸ ۔
(اگر شاہ آخز خداوند کے کہنے پر عمل کرتا تو بڑا ہی دھوکا کھاتا کیونکہ وہ ۲۔ تواریخ ۲۸-۵
۶ میں پڑھ چکا ہے کہ تب خداوند خدا نے اُس کو شاہ ارام کے ہاتھ میں کر دیا سو انہوں نے
اُسے مارا اور اُن میں سے بہت لوگوں کو اسیر کر کے لے گئے۔ اور انہیں دمشق میں
پہنچایا اور وہ شاہ اسرائیل کے ہاتھ میں بھی حوالہ کیا گیا جس نے بڑی خونریزی کر کے
اُسے زیر کیا۔ فقح بن رملیاہ نے یہودہ سے ایک لاکھ بیس ہزار بہادر لوگوں کو ایک
ہی دن میں قتل کیا۔ آخز نے ایک بادشاہ سے مدد مانگی مگر اُس نے بجائے مدد کے
دھکے دیئے۔ دیکھو ۲۔ تواریخ ۲۸-۲۰-۲۱)

دنیا بھر میں امن رہے گا

ہم اُس کے رستوں پر چلیں گے کیونکہ صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشلم سے نکلیگا اور وہ امت کے درمیان عدالت کرے گا اور بہت سے لوگوں کو ڈانٹے گا۔ اور وے اپنی تلواروں کو توڑ کے پھالیں اور اپنے بھالوں کو ہنسوے بنا ڈالیں گے۔ اور قوم قوم پہ تلوار نہ چلائے گی۔ اور وے پھر کبھی جنگ نہ سیکھیں گے۔ یسعیاہ ۔ ۲-۳ و ۴
(ابتک نہ لفظاً اور نہ معناً یہ پیشین گوئی صادق ہوئی ہے۔ حضرات مسیحی کہتے ہیں کہ یہ ہماری زبانی محبت اور صلح جو خیال اس پیشینگوئی کا مصدق ہے۔ ولیکن وہ یہ تو بتائیں کہ حضرت مسیح کا ارشاد کہ میں دنیا میں صلح کرانے نہیں آیا بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں وہ جھوٹا ہوا جاتا ہے اُسکی کیا تعبیر ہے یا یہ پیشگوئی جھوٹی ہوگی۔ دنیا پر مذہب مسیحی نے جیسے تلوار بازی کی ہے وہ تواریخ اور بہت سوں کے مشاہدہ سے ثابت ہے)

مسیح کی حکومت اور اُن کے القاب

ہمارے لیئے ایک لڑکا تولد ہوتا اور ہمکو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اُس کے کاندھے پہ ہوگی اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ۔ یسعیاہ ۔ ۹-۶
(عیسائی کہتے ہیں کہ یہ پیشینگوئی حضرت مسیح کی بابت ہے جس کے کاندھے پر کبھی سلطنت نہیں ہوئی جس کو کوئی بھی عجیب مشیر کے لقب سے ملقب نہیں کرتا نہ وہ خدائے قادر کہلاتا ہے۔ اُسے ابدیت کا باپ کون کہتا ہے۔ بلکہ وہ تو ابدی بیٹا کہا جاتا ہے جیسی عیسائی شاید یہ کہنا ہرگز گوارا نہ کریں گے کہ روح القدس نے ایسی ہی یہ وہ جھوٹ بیانی کی ہے۔ عیسائی خواہ مسیح کو خدا کہیں یا صلح دا انگریزی کا اصل لفظ جس کا ترجمہ

کیا گیا ہے۔ صلح کا مرادف ہے) کا شہزادہ کہیں۔ سو لیکن اگر خود مسیح کے الفاظ کو دیکھا جائے تو وہ تو خود تسلیم کرتے ہیں کہ میں صلح کرانے نہیں آیا ہوں بلکہ تلوار چلانے (متی ۱۰-۳۴) یہ ہم بھی مان لیتے ہیں کہ مسیح کا یہ قول بالکل سچا ہے۔ صلح کا شہزادہ جس کے دم سے امن نہیں پھیلتا بلکہ تلوار چلتی ہے یسعیاہ کی پیشین گوئی کی خوب تصدیق کرتے ہیں)

مسیح شریروں کو نکالے گا۔ اور صلح و امن پھیلائے گا

پریسی کے تنے سے ایک کونپل نکلے گی اور اُس کی جڑوں سے ایک پھلدار شاخ پیدا ہوگی..... وہ اپنے مونہہ کی لاٹھی سے زمین کو مارے گا۔ اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو فنا کر ڈالے گا..... اُس وقت بھیڑیا برّے کے ساتھ رہے گا اور چیتا حلوان کے ساتھ بیٹھے گا اور بچھیا اور شیر ببر اور پالا ہوا بیل مل جل رہیں گے اور ننہا بچہ اُن کی پیش روی کرے گا۔ گائے اور ریچھنی مل کے چریں گے اُن کے بچے مل جل بیٹھیں گے اور شیر ببر بیل کی طرح گھانس کھائے گا۔ یسعیاہ ۱۱-۱و۴-و۶و۷۔

(عیسی کہتے ہیں کہ یہ پیشین گوئی حضرت مسیح کے لیئے ہے۔ مگر بیچارہ حلیم برّہ جو صلیب پر چڑھایا گیا اپنے دم سے شریروں کو کیونکر فنا کرے گا۔ اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ دین عیسوی سے کبھی امن نہیں پھیلا۔ چہ جائے کہ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پئیں پرانے زمانہ کی طرح اب تک قومیں کی قومیں لڑی کٹی مرتی ہیں)

بعثت مسیح کے متعلق حالات

اور اُس دن ایسا ہوگا کہ یسی کی اُس جڑ کی جو قوموں کے لیئے جھنڈے کی طرح کھڑی ہوگی قومیں طالب ہوں گی اور اُس کی آرامگاہ جلال بنیں گی..... اور وہ قوموں کے لیئے ایک جھنڈا کھڑا کرے گا۔ اور اُن اسرائیلیوں کو جو خارج کیئے گئے ہیں جمع کرے گا اور سارے بنی یہوداہ کو جو پراگندہ ہو دیں گے زمین کے چاروں کونوں سے فراہم کرے گا تب بنی افرائیم میں حسد نہ رہے گا اور بنی یہوداہ بنی افرائیم سے کینہ نہ رکھیں گے..... اور وے مل کے پورب والوں کو لوٹیں گے۔ اور ادوم اور موآب پر ہاتھ ڈالیں گے اور بنی عمون اُن کے تابعدار ہوں گے۔ تب خداوند دریائے مصر کے

لسان کو بالکل میسٹ ڈالے گا اور اپنی زور آور آندھی سے ندی پر اپنا ہاتھ ہلا دے گا اور اُسکو سات نالے کر دے گا اور ایسا کرے گا کہ جوتے پہنے ہوئے لوگ پار چلے جائیں گے۔ یسعیاہ ۱۱-۱۰ تا ۱۵۔

(مندرجہ بالا پیشینگوئی کے سلسلہ میں ہی یہ بھی پیشینگوئی ہے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یسی کی جڑ سے حضرت مسیح مراد ہیں۔ جو قومیں کہ جاتی رہیں وہ ہمیشہ کے لیے گئی آئی ہوئیں۔ شاید کٹے عیسائیوں کے خیال میں ابھی باقی ہوں گی۔ خارج شدہ لوگ زمین کے چاروں کونوں سے آج تک تو فراہم نہیں ہوئے اور یہ خیال گذرتا ہے کہ آئندہ کبھی ہوں گے۔ اب ایک اور خرابی پڑتی ہے کہ تمام زمانہ کی صلح و سلامتی جس کی بابت پانچویں سے نویں آیت تک ذکر کیا گیا ہے۔ اور پورب والوں کو لوٹنے اور لوگوں کو پراگندہ ہونے کے تضاد کو کیونکر دور کیا جائے گا۔ دریائے نیل کا پایاب ہونا آج تک تو تواریخ نہیں بتلاتی۔ آئندہ اُنیسویں صدی کے عیسائی مورخین کی عنایت سے بول پڑے تو بڑی بات بھی نہیں ہے)۔

دمشق ویران ہو جائے گا

دمشق کی بابت الہامی کلام دیکھو۔ دمشق یوں خراب ہو جائے گا کہ شہر نہ رہے گا اور وہ ایسا ٹوٹ جائے گا کہ ڈھیر ڈھیر بنے گا۔ یسعیاہ - ۱۷-۱

(جی الہامی کلام دیکھا۔ دمشق کبھی ویران نہیں ہوا۔ وہی ایک خوش نصیب شہر ہے کہ جب سے آباد ہوا ہے روز افزوں ہوتا جاتا ہے۔ اور اب تک زیر حکومت خلیفۃ المومنین نہایت اچھی حالت میں ہے۔

مصر کی تکلیفات۔ دریائے نیل سوکھ جائیگا وغیرہ وغیرہ

مصر کی بابت الہامی کلام دیکھو...... دریا سے بھی پانی سوکھ جائینگے اور ندی خشک اور خالی ہو جائے گی...... اور مصر کا کوئی کام نہ ہوگا جو سر یا دُم۔ شاخ یا نے کرے تب یہوواہ کی سرزمین مصر کے لیے دہشت والی چیز ہوگی۔ ہر ایک جس کے آگے اُس کا ذکر ہووے اپنے دل میں ہول کھائے گا۔ یسعیاہ - ۱۹-۱-۱۵-۷

(یہ تواریخ میں مسیحی حضرات دکھلائیں۔ آج تک تو ایسا نہیں ہوا۔ کوئی اور نئی الہامی کتاب پیدا کیجئے جو پہلی غلط پیشین گوئیوں کی ناسخ ہو۔)

یروسلم ہمیشہ امن میں رہے گا

تیری آنکھیں یروسلم کو دیکھیں گی کہ سلامتی کا مقام ہے بلکہ ایک ایسا خیمہ جو ہلایا نہ جائیگا۔ جس کی میخوں میں سے ایک بھی اکھاڑی نہ جائیگی۔ اور اُسکی ڈوریوں میں سے ایک بھی توڑی نہ جائے گی۔ یسعیاہ ۳۳-۲۰-

(اگر یہ پیشین گوئی سچی ہو جاتی تو واقعی بڑی سچی اور عمدہ پیشین گوئی تھی سو لیکن آج تک تو پوری نہیں ہوئی۔ شاید اس پیشین گوئی کا زمانہ پہلی اور آخری یروسلم کی لڑائی سے شروع ہوتا ہے (نہ یسعیاہ کے زمانہ سے) آؤ قیامت تک انتظار کریں شاید پوری ہو جاوے۔)

بڑے آدمیوں اور بڑی جگہوں کا مدوجزر۔ تمام بنی آدم خدا کی شان دیکھینگے

ہر ایک نشیب اونچا کیا جائے اور ہر ایک کوہ اور ٹیلا پست کیا جائے ...... اور خداوند کا جلال آشکارا ہوگا۔ اور سب بشر ایک ساتھ اُسے دیکھیں گے کہ خداوند کے موہنہ نے یہ فرمایا ہے۔ یسعیاہ ۴۰-۴-۵

(عیسائی لوگ اس پیشین گوئی کو حضرت مسیح سے منسوب کرتے ہیں۔ ولیکن سب بشر نے اُن کے جلال کو (گویا) نہیں دیکھا۔ اگرچہ اس پیشین گوئی کو صادق ہوتے قریباً دو ہزار برس گذر گئے۔)

مسیح گلیوں میں زور سے بولیں گے یا زبردستی نہ کرینگے یا گھبرا نہ جائیں گے

وہ نہ چلائے گا اور اپنی صدا بلند نہ کرے گا اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سناوے گا۔ وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑے گا اور دھکتی ہوئی بتی کو نہ بجھائے گا۔ وہ عدالت کو جاری کرائے گا ...... اُس کا زوال نہ ہوگا اور نہ مسلا جائے گا جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے۔ یسعیاہ ۴۲-۲ تا ۴-

(مسیحی کہتے ہیں کہ یہ پیشین گوئی حضرت مسیح کے حق میں نسبت دیتی ہے لیکن حضرت

بار ہا بازاروں میں پہنچے ہیں اور شارع عام پر چلائے ہیں۔ سوداگروں کو مارنا اور ان کے بساط خانہ کو الٹا کر دینا حلیم الطبعی پر دلالت نہیں کرتا ہے۔ وہ ناکامیاب ہوئے اور صلیب دیئے گئے۔ یہاں تک تو سب جانتے ہیں۔ یہ ہمیں نہیں معلوم کہ عیسائی اس پیشین گوئی پر اب کیا حاشیہ چڑھاتے ہیں۔ حضرت مسیح کا یہ چیخنا کہ "اے میرے خدا اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ وہ صلیب دیئے گئے)

غیر مختون اور ناپاک لوگ یروسلم میں داخل نہونگے

جاگ جاگ اے صیہون اپنی شوکت پہن لے۔ اے یروسلم مقدس شہر اپنا جمیلا لباس اوڑھ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون یا ناپاک تجھ میں کبھی داخل نہ ہوگا۔ یسعیاہ ۵۲-۱

(چونکہ یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی لہذا ٹھہرائے ہوئے عیسائی یہ کہتے ہیں کہ اس پیشین گوئی میں اصلی یروسلم مراد نہیں ہے بلکہ روحانی (روحانی یروسلم کی بھی ایک ہی ہوئی) کیا معقول پیشین گوئی ہے اور کیا اچھے بھولے بھالے معتقدین ہیں الہامی کتاب اور یہ ۔۔۔۔۔ ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تابکجا)

نجات کو تمام دنیا دیکھے گی

خداوند نے اپنا پاک بازو ساری قوموں کی آنکھوں کے سامنے ننگا کیا ہے اور زمین سرتاسر ہمارے خدا کی نجات کو دیکھے گی۔ یسعیاہ ۵۲-۱۰

(مسیحیوں کی اس طرز نجات کو شاید انسانوں کے ایک لاکھویں حصہ نے بھی نہ دیکھا ہوگا تو ابھی کانفرنس میں اسکے معنی سمجھے اور تجویز کیئے جائیں۔)

مسیح (؟) کی بہت کچھ تعریف کی جائے گی مگر اُن کی شکل وصورت بُری طرح خراب کیجائیگی

دیکھو میرا بندہ اقبالمند ہوگا۔ وہ بالا اور ستودہ ہوگا اور نہایت بلند ہوگا۔ جس طرح بہتیرے تجھے دیکھکے دنگ ہو گئے کہ اُس کا چہرہ ہر ایک بشر سے زیادہ اور اُسکی ہیکل بنی آدم سے زیادہ بگڑ گئی۔ یسعیاہ ۵۲-۱۳ و ۱۴

(مسیحی کہتے ہیں کہ یہ پیشین گوئی حضرت مسیح کے حق میں بالمعنی طور پر پوری ہو گئی۔ بات تو معقول ہے۔ من چہ می سرایم و طنبورہ من چہ می سراید۔ حضرات! ذرا الفاظ پر بھی نگاہ رکھنا شرط ہے)

مسیح (؟) دُبلے پتلے ہوں گے اور خوبصورت نہ ہونگے

وہ اُس کے آگے کونپل کی طرح پھوٹ نکلا ہے اور اُس جڑ کی مانند جو خشک زمین سے پنپتی ہو۔ اُسکے ڈیل ڈول کی کچھ خوبی نہ تھی۔ اور نہ کچھ رونق کہ ہم اُسپر نگاہ کریں۔ یسعیاہ ۵۳-۲-

(دیکھیے لوقا ۲-۴۰ کہ "اور لڑکا (مسیح) بڑھتا اور حکمت سے بھر کے روح میں قوت پاتا رہا۔ اور خداوند کا فضل اُسپر تھا" نیز لوقا ۲-۵۲ کہ "یسوع حکمت اور قد اور خدا کے اور انسان کے نزدیک مقبولیت میں ترقی کرتا گیا" یہ نہیں پایا جاتا کہ مسیح اُس "کونپل کی مانند ہیں جو خشک زمین سے پنپتی ہو" یا "اُن کی ڈیل ڈول کی کچھ خوبی نہ تھی" یا وہ بدصورت تھے۔ مرقس ۱۲-۳۷- دیکھیے کہ "عوام اُسے خوشی سے سنتے تھے" اور لوقا ۴-۱۵- "اور سب اُسکی تعریف کرتے تھے" اُسپر نہ نگاہ کرنا۔ اور بدصورت ہونا قطعی باطل ہو جاتا ہے۔)

مسیح (؟) ہماری بیماریاں اور رنج و اَلم اپنے اوپر لے لیں گے

یقیناً اُس نے ہماری مشقتیں اُٹھالیں۔ اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھایا.... تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں گے...... ہم سبھوں کی بدکاری اُسپر لادی۔ یسعیاہ ۵۳-۴-۵ و ۶-

(مسیحی کہتے ہیں کہ یہ پیشین گوئی مسیح کے مصلوب ہونے پر صادق ہو گئی۔ ولیکن وہ اس کا ثبوت نہیں دے سکتے کہ مسیح کے مصلوب ہونے سے اُن کے گناہ کیونکر اُتر گئے یہ تو ایک بیّن بات ہے بلکہ ہر ایک شخص کا مشاہدہ ہے کہ ہم اب تک اپنی بداعمالیوں سے مصیبتوں اور آفتوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ ذرا اُن معزز عیسائیوں کی طرف نظر فرمائیے جو شراب پی پی کر موریوں میں گرتے پھرتے ہیں۔ اور بھیک مانگتے ہیں۔ کبھی اُن کو فراغت نصیب نہیں ہوتی۔ آرام نہیں ملتا۔ چین نہیں آتا۔ اُن کے لیئے مسیح کا مصلوب ہونا کیوں نہیں کام آتا۔ بیچارے بھولے بھالے مسیحی چاہتے ہیں کہ

جو کچھ وہ کہیں اُسکو ہم سچ مان لیں۔ ولیک باران چشیدہ می گیرند۔ جس لفظ کا ترجمہ غم کیا گیا ہے وہ انگریزی میں "بیماری" کا مرادف ہے۔ دیکھئے حاشیۂ نسخۂ نظرثانی شدہ)

مسیح (؟) حاکموں کے سامنے خاموش رہے گا

وہ جیسے برّہ جسے ذبح کرنے لیجاتے اور جیسے بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے آگے بے زبان ہے اُسی طرح اُس نے موہنہ نہ کھولا۔ یسعیاہ ۵۳-۷۔

(اگرچہ بظاہر متی ۲۷-۱۴ سے اس پشین گوئی کی تائید ہوتی ہے ویلکن یوحنا ۱۸-۳۳ تا ۳۷ و ۲۱ تا ۲۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح سردار کاہن اور حاکم کے سامنے بہت کچھ بولے اب کس کس کو سچ مانا جائے۔ ع شد پریشاں خواب من از کثرتِ تعبیرہا)

مسیح (؟) کے جرم کی تحقیقات امیر لوگوں کے ساتھ ہوگی اور مدفن شریروں کے ساتھ

اُسکی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی تھی پر اپنے مرنے کے بعد وہ دولتمندوں کے ساتھ وہ ہوا۔ یسعیاہ ۵۳-۹۔

(دوسری اناجیل کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پشین گوئی بالکل غلط نکلی۔ اور مفصلہ بالا کے بالکل برعکس واقع ہوا۔ وہ یوسف (ایک متمول شخص) کے قبرستان میں دفن ہوا۔ اور چوروں کے ساتھ (یہ یاد رکھئے کہ وہ متمول نہ تھے) مصلوب ہوا۔ شاید اس سے کوئی باطنی بات مراد ہوگی۔ !!!)

مسیح (؟) کبھی زبردستی نہ کرینگے اور دھوکہ دینگے

کیونکہ اُس نے کسی طرح کا ظلم نہ کیا اور اُس کے موہنہ میں ہرگز چھل نہ تھا۔ یسعیاہ ۵۳-۹۔

(اگر عہد جدید سچا ہے تو مسیح نے بے شک زبردستی کی۔ اُنہوں نے مار مار کے ایک ہیکل میں نہایت سخت بلوہ کرادیا۔ آپ نے متبرک چیزوں کے سوداگروں کو نکال دیا۔ اور ساہوکار صرّافوں کی دکان کا خرابہ کیا۔ (یوحنا ۲-۱۵۔ مرقس ۱۱-۱۵) مسیحیوں کا یہ کہنا کہ مسیح نے کبھی دھوکہ نہیں دیا۔ بالکل سفید جھوٹ ہے۔ بجز کچھ اُنہوں نے کہا اُسکو مشتے نمونہ از خروارے انجیل سے نکال کر بتلاتے ہیں۔ کیا یہ دھوکا نہیں ہے کہ اُنہوں نے

یہودیوں سے کہا کہ میں تین روز میں ایک ہیکل تیار کر دوں گا سو وہ مکر گئے۔ اور کہا کہ ہیکل سے مراد میرا اپنا جسد تھا۔ کسی بادشاہ نے اپنے کپڑوں کے نیچے کبوتر رکھکر اور جان کی قسم کھا کر عہد لیا تھا۔ باہر نکلکر اُس نے کبوتر مار ڈالا اور عہد شکنی کی۔ وہ جھوٹا اور دھوکہ باز ہوا۔ نہ بھولے بھالے حضرات مسیحیوں کے نزدیک حضرت مسیح۔ نقل کفر کفر نباشد۔ یہی کافی ہے۔ موجودہ اناجیل کی یہ حالت ہے کہ اپنے ہی نبی کو نعوذ باللہ جھوٹا۔ دغاباز وغیرہ وغیرہ ثابت کرتی ہے۔ کجا جناب مسیح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات عالی اور کہاں اُن کی نسبت یہ باتیں۔ نعوذ باللہ من شرور انفسنا و سیٔات اعمالنا۔)

مسیح کی روح مصلوب ہوگی۔ تاہم وہ اپنی اولاد کے دیکھنے کو باقی رہے گا

جب اُس کی جان گناہ کے لیئے گذرانی جاوے تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔ یسعیاہ۔ ۵۳ – ۱۰ ء

(ذرا سنبھلی ہوئے۔ یا اجی حضرت روح مصلوب ہوئی تھی یا جسم؟ مصلوب ہونے کے بعد ایک غیر منکوح شخص ضرور اپنی اولاد (یا جیسا کہ مسیحی کہتے ہیں) اُمت کو ضرور دیکھ سکتا ہے۔ حافظہ نباشد)

جو قومیں کہ یہودیوں کو بادشاہ تسلیم نہ کرینگی برباد ہو جائینگی اور ہلاک کی جائیں گی

وہ قوم اور وہ مملکت جو تیری خدمتگزاری نہ کریگی۔ برباد ہو جائیگی۔ ہاں وے قومیں بالکل نہایت ہلاک کیجائیں گی۔ یسعیاہ۔ ۶۰ – ۱۲

(باوجود اس پیشین گوئی کے جو اقوام کہ یہودیوں سے مغلوب نہیں ہوئیں اب تک آسائش اور اطمینان کے ساتھ باقی ہیں۔ اگر اس سے مذہب مسیحی کو نہ قبول کرنیوالے مراد ہے۔ تو آج دنیا میں بہت عیسائیوں کی سرشکن تو ہیں موجود ہیں۔ چنانچہ چین جہاں چینی کو بھی عیسائی نہیں ملتے۔ کہدیجئے کہ قیامت تک یہ ہو رہے گا۔ بجا ہے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ تاک لگائے بیٹھے ہیں۔ وہ الہام ہے اور ہم دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا نہ ہوگا کہ تمام غیر مسیحی دنیا برباد ہو جائے)

آیندہ کبھی ظلم نہ ہوگا۔ خدا کی روشنی کافی ہوگی۔ مسیح کے لوگ راستباز ہوں گے

آگے کو کبھی تیری سرزمین میں ظلم کی آواز نہ سنی جائے گی اور تیری سرحدوں میں خرابی یا بربادی کی۔ تو اپنی دیواروں کا نام نجات اور اپنے دروازوں کا نام ستودگی رکھے گی۔ آگے تیرے لیے روشنی دن کو سورج سے اور رات کو چاندنی چاندنے نہ ہوگی۔ بلکہ خداوند تیرا ابدی نور اور تیرا خدا تیرا جلال ہوگا۔ ...... اور تیرے لوگ سب کے سب راستباز ہوں گے۔ یسعیاہ ۶۰ - ۱۸ - ۱۹ و ۲۱

(سلطنت روس کے (جو عیسائی ہے) قصے سنئیے۔ پولینڈ ابھی تک برباد نہیں ہوا۔ ٹکڑیوں جائیے۔ یہودیوں پہ کل ہی کی بات ہے کیا کیا احسان ہوئے۔ ایسی جلال کی روشنی سے باز آئے کہ دونوں پٹ کرے۔ دغا بازی۔ بے ایمانی۔ ناانصافی۔ شراب خواری۔ زناکاری کے معنی ہیں راستبازی! یہ مسیحیوں کے روحانی لغت میں ملے گا۔)

نئے زمین و آسمان پیدا کیئے جائینگے جسمیں عمر طبعی سو برس کی ہوگی اور گوشت خوری اُٹھ جائیگی

دیکھو میں نئے آسمان اور نئی زمین پیدا کرتا ہوں۔ جو آگے تھے اُن کا پھر ذکر نہ ہوگا۔ اور وے خاطر میں پھر نہ آویں گے ...... آگے کو وہاں ایسا کوئی لڑکا نہ ہوگا جو کم عمر ہے اور نہ کوئی ایسا بوڑھا جو اپنی عمر پوری نہ کرے۔ کیونکہ وہ لڑکا بھی ہوگا جو سو برس کا ہوکے مرے ...... بھیڑیا اور بھیڑ کا بچہ ایک ساتھ چریں گے۔ اور شیر ببر بیل کی مانند گھاس کھائے گا۔ لیکن سانپ جو ہے سو خاک پھانکے گا۔ یسعیاہ ۶۵ - ۱۷ و ۲۰ و ۲۵۔

(ان تمام پیشین گوئیوں کے مطلب حضرات عیسائی اپنے مفید مطلب جو چاہیں سو گھڑ لیں۔ ہم دخل نہیں دیں گے۔ مگر اتنا ضرور پوچھتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہو چکا یا آگے ہوگا۔ یا کیا؟)

خداوند ہمیشہ غصہ نہ رہے گا

کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ میں رحیم ہوں۔ میں سدا تک اپنا غضب نہ رکھ چھوڑوں گا۔ یرمیاہ ۳-۱۲-

تم نے جو میرے قہر کی آگ بھڑکائی سو ہمیشہ تک جلتی رہے گی۔ یرمیاہ ۱۷-۴
(ان دونوں میں سے ایک نہ ایک وعدہ جھوٹا ہونا چاہیئے)

یروسلم اعلےٰ ترین جگہہ ہو جائے گا۔ اور گم گشتہ قومیں پھر آملیں گی

اُس وقت یروسلم خداوند کا تخت کہلایا جائے گا۔ اور اُس میں یروسلم ہی میں ساری قومیں خداوند کے نام سے جمع ہوں گی۔ اور پھر اپنے بُرے دل کی گمراہی کی پیروی نہ کریں گی۔ اُن ہی دنوں میں یہوداہ کا گھرانا اسرائیل کے گھرانے کے ساتھ چلیگا۔ وے مل کے اوتر کی زمین میں سے اس زمین پر جسے میں نے تمہارے باپ دادوں کو میراث میں دیا آویں گے۔ یرمیاہ ۳-۱۷ و ۱۸-

(چونکہ اب تک اُن گم شدہ بنی اسرائیل کی قوموں کا پتہ نہیں لگا۔ اس واسطے یہ کہنا آسان نہیں ہے کہ کیونکر یہوداہ کا گھرانا اپنی موروثی زمین میں آگیا۔

مسیح (؟) ہماری راستبازی ہونگے۔ یہودیوں کو جمع کریں گے اور اُن پر ایک کامران بادشاہ کی طرح حکومت کریں گے

(۳) میں اُن کو جو میرے گلے سے بچ رہے ہیں ساری سرزمینوں سے جہاں جہاں میں نے انھیں ہانک دیا تھا جمع کروں گا۔ اور انھیں اُن کے بھیڑخانے میں پھیر لاؤں گا۔

(۴) اور میں اُن پر ایسے چوپان مقرر کروں گا جو انھیں چراوینگے اور وہ پھر نہ ڈریں گے نہ گھبرائیں گے اور نہ گم ہو جائیں گے۔ خداوند کہتا ہے۔

(۵) دیکھ وے دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ میں داؤد کے لیے صداقت کی ایک شاخ نکالوں گا

اور ایک بادشاہ بادشاہی اور اقبالمند ہوگا۔ اور عدالت و صداقت زمین پر کرے گا۔
(۶) اُس کے دنوں میں یہوداہ نجات پائے گا اور اسرائیل سلامتی سے سکونت کرے گا۔ اور اُس کا نام یہہ رکھا جائیگا۔ خداوند ہماری صداقت۔
(۷) اسی لیے دیکھ وُے دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے کہ وے پھر نہ کہیں گے خداوند زندہ ہے جو بنی اسرائیل کو ملک مصر سے نکال لایا۔
(۸) بلکہ خداوند زندہ ہے جو بنی اسرائیل کے گھرانے کی اولاد کو اوتر کی مملکت سے اور سارے مُلک سے جہاں میں نے انک دیا تھا چڑھا لایا اور انہیں داخل کرایا کہ وُے اپنی زمین میں بسیں۔ یرمیاہ - ۲۳ - ۵ تا ۸ -
(یہ ایک مشہور پیشین گوئی ہے - آیت ۵ و ۶ - اب تک سچی نہیں ہوئی - اس وقت تک یہود نے واپس آکر سلامتی سے سکونت نہیں کی - اگر یہ مان لیا جائے کہ حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے نہیں تھے تو وہ حضرت داؤد کی اولاد نہیں بن سکتے - وہ بادشاہ نہ تھے - اُنہوں نے کبھی سلطنت نہیں کی - اُنہوں نے کوئی فیصلہ صادر نہیں فرمایا - یا کم از کم کوئی انصاف دنیا میں نہیں پھیلایا - گویا انہیں کے سامنے یہوداہ کو سخت ذلت کے ساتھ جنٹائیل نے مغلوب کیا تھا اور بنی اسرائیل کو قید اور ذلت کے ساتھ اپنے وطن کو خیر باد کہنا پڑا تھا - عام طور پر اُن کا نام یسوع مشہور تھا - اس کا کہیں پتہ نہیں ملتا کہ وہ کبھی بھی خداوند ہماری صداقت کے نام سے پکارے گئے ہوں -)

مسیح (۹) حکومت کریں گے - اور یہوواہ ہماری صداقت ہونگے

اُن دنوں میں اور اُس وقت میں میں داؤد کے لیئے صداقت کی شاخ جماؤں گا اور وہ سرزمین میں عدالت و صداقت سے عمل کرے گی - اُن دنوں میں یہوداہ نجات پائے گا اور یروسلم سلامتی سے سکونت کرے گا - اور اُس کا یہ نام کہلایا جائے گا - خداوند ہماری صداقت یرمیاہ - ۳۳ - ۱۵ و ۱۶
(یہ گویا مندرجہ بالا آیت ۵ و ۶ کا اعادہ کیا گیا ہے - ویکن صرف اتنا فرق ہے یہاں یروسلم یا یہوداہ کو خداوند ہماری صداقت کے نام سے ملقب کیا گیا ہے - ہر ایک ترجمہ تسلیم کیا جائے - ولیکن من اللہ اندر قدرت رامی شناسم - ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کبھی (مسیح تو برکنار) یروسلم یا یہوداہ خداوند ہماری صداقت کے نام سے پکارے گئے ہیں؟)

مصر اور دیگر اقوام میں سخت بے رحمی سے قتل عام ہوگا

اور وہ پھر کبھی نہ پھلے پھولینگے

تب میں نے خداوند کے ہاتھ سے وہ پیالہ لیا اور اُن سارے گروہوں کو جن کے پاس خداوند نے مجھے بھیجا تھا پلایا یعنی یروشلم اور یہوداہ کے شہروں کو اور اُن کے بادشاہوں اور اُس کے امیروں کو کہ وے برباد ہوویں اور جائے حیرانی اور سیٹی کے سبب ٹھہریں۔ جیسا آج کے دن ہے مصر کے بادشاہ فرعون کو اور اُس کے ملازموں اور اُس کے امیروں اور اُس کی ساری قوم کو ...... اور دنیا کے سارے بادشاہوں کو ...... تو انہیں کہیگا کہ اسرائیل کا خدا رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ تم پیو اور مست ہو اور قے کرو اور گر پڑو اور پھر نہ اُٹھو ...... خداوند بلندی پر سے گرجے گا اور اپنے مقدس مکان سے آواز سنائیگا ...... ایک بڑی آندھی زمین کی سرحدوں سے اُٹھائی جائے گی۔ اور خداوند کے مقتول اُس روز زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پڑے ہوں گے۔ اُن پر کوئی نوحہ نہ کرے گا۔ وے نہ سمیٹے جائیں گے۔ نہ گاڑے جائیں گے۔ کھاد کی طرح روئے زمین پر پڑے رہیں گے۔ یرمیاہ ۲۵-۱۷ تا ۱۹-۲۶-۲۷-۳۰-۳۲-۳۳۔

(مصر اور تمام دنیا کی سلطنتیں اب تک بدستور موجود ہیں۔ خداوند کا بلندی پر سے گرجنا اور دنیا بھر میں قتل عام ہونا۔ اب تک تو تواریخ کے اوراق میں نہیں پایا جاتا۔)

یہود اپنی اصلی حالت پر آجائینگے

میں یہوداہ کی اسیری کی اور اسرائیل کی اسیری کی حالت کو بدل کروں گا اور اُس طرح انہیں بنایا کروں گا جیسے کہ وہ پہلے تھے۔ یرمیاہ ۳۳-۷

(بنی اسرائیل کی دس گم شدہ قومیں اب تک نہیں ملیں۔ یہوداہ کے فرقہ کے لوگوں کا بے شک پتہ لگ گیا۔ ولیکن اُن کو اپنی اصلی حالت قوت و شوکت و آزادی اب تک نصیب نہیں ہوئی۔)

صدقیاہ امن کی حالت میں مرے گا

اے یہوداہ کے بادشاہ صدقیاہ خداوند کا کلام سن خداوند نے تیری بابت یوں کہا

ہے کہ تو تلوار سے نہ مرے گا۔ امن کی حالت میں مرے گا۔ یرمیاہ ۳۴-۴-۵
(یرمیاہ کی یہ پیشین گوئی (بلکہ الہام بھی) اس لیئے پایۂ اعتبار سے ساقط ہوتی ہے کہ آگے
چلکر وہ فرماتے ہیں کہ" اور بابل کے بادشاہ نے صدقیاہ کے بیٹوں کو اُسکی آنکھوں
کے سامنے قتل کیا یہوداہ کے سارے سرداروں کو بھی ربلہ میں قتل کیا اور اُس نے
صدقیاہ کی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور بابل کے بادشاہ نے اُسکو پیتل کی زنجیروں سے
جکڑا اور اُسے بابل لے گیا اور اُسے مرنے کے دن تک قید خانے میں رکھا۔ یرمیاہ
۵۲-۱۰-۱۱- اس موت کو تو کوئی بیوقوف سے بے وقوف بھی امن کی موت نہ
کہے گا۔ اگر یہی امن کی موت ہے تو خدا کسی دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔)

داؤد کے تخت پر بیٹھنے کے لیئے یہویقیم کی کوئی اولاد نہیں باقی رہیگی

اس لیئے یہوداہ کے بادشاہ یہویقیم کی بابت خداوند یوں کہتا ہے کہ اُس کی نسل میں
سے کوئی نہ رہے گا جو داؤد کے تخت پر بیٹھے۔ یرمیاہ ۳۶-۳۰
(یہویکین اُس کا (یہویقیم) بیٹا اُس کی جگہ بادشاہ ہوا (۲- سلاطین ۲۴-۶) یہویکین
کا دوسرا نام یکونیاہ تھا۔ (۱- تواریخ ۳-۱۶) متی اسی یہویکین سے حضرت مسیح کا
سلسلہ ملاتا ہے۔ مقابلہ کرو متی ۱-۱۲ کا ۱- تواریخ ۳-۱۷ و ۱۹ سے۔ مسیح
بھی اس پیشین گوئی میں شامل کیئے جاتے ہیں۔ اگر مسیحی اس موقع پر یہ کہیں کہ
مسیح داؤد کے تخت پر نہیں بیٹھے تو سینکڑوں پیشین گوئیاں جن میں بیان کیا گیا
ہے کہ مسیح داؤد کے وارث جھوٹی ٹھہرتی ہیں۔ ان بہت سی متضاد پیشین گوئیوں
کا شاید مسیحی یوں علاج کریں کہ وہ کہتے ہیں کہ مسیح داؤد کے تخت پر بیٹھا بھی اور نہیں
بھی۔ وہ اسرائیل کا بادشاہ تھا بھی اور نہیں بھی تھا۔ کیوں نہ کہو گے۔ کیا اچھی
فلاسفی ہے!!!)

یہویقیم کی لاش کے ساتھ بڑا شرمناک برتاؤ کیا جائے گا

اسی لیئے خداوند یہوداہ کے بادشاہ یوسیاہ کے بیٹے یہویقیم کی بابت یوں کہتا ہے
"۔۔۔ وہ گدھے کا سا دفن ہوگا اور یروشلم کے پھاٹکوں کے باہر گھسیٹا جائیگا

پھینک دیا جائے گا۔ یرمیاہ ۲۲۔ ۱۸ و ۱۹۔
اُس کی لاش پھینکی جائے گی کہ دن کو گرمی اور رات کو پالے میں رہے۔
یرمیاہ ۳۶۔ ۳۰۔

(۲۔ سلاطین ۲۴۔ ۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہویقیم اپنے باپ دادوں میں شامل ہو کے سو رہا۔ اگر یہ پیشین گوئی پوری ہو جاتی تو یہ ممکن نہ تھا کہ یرمیاہ یا سلاطین کے مؤلف یا کم سے کم مترجم ان دونوں متضاد پیشین گوئیوں کا کوئی ضمیمہ نہ کر دیتے۔ مگر پوری نہیں ہوئی اور یہ "حافظہ نباشد" کی کافی دلیل ہے۔)

بنوکدنضر صور کو فتح کرے گا۔ اور وہ ہمیشہ ویران رہے گا

اس لیئے خداوند یہوواہ فرماتا ہے دیکھ اے صور میں تیرا مخالف ہوں اور بہت سی قوموں کو چڑھا لاؤں گا۔ جس طرح سے سمندر اپنی موجوں کو چڑھا لاتا ہے۔ اور وے صور کی شہر پناہ کو توڑ ڈالیں گے اور اُس کے برجوں کو ڈھا ڈالیں گے .... وہ سمندر کے درمیان جال بچھانے کی جگہ ہوگی کیونکہ میں ہی نے کہا خداوند یہوواہ فرماتا ہے اور وہ قوموں کے لیئے غنیمت ہوگی...... کیونکہ خداوند یہوواہ یوں فرماتا ہے دیکھ میں بابل کے بادشاہ بنوکدنضر کو جو شہنشاہ ہے گھوڑوں اور رتھوں اور گھڑچڑھوں اور فوجوں اور بہت سے لوگوں کے انبوہ کے ساتھ شمال سے چڑھا لاؤں گا.... اس کے گھڑچڑھوں اور گاڑیوں اور ان کے پہیوں کی گھڑگھڑاہٹ کی آواز سے تیری دیواریں کانپ جائیں گی جب وہ تیرے پھاٹکوں میں گھس جائے گا جس طرح کسی شہر میں گھس جاتے ہیں جس میں رخنہ ہو گیا۔ وہ اپنے گھوڑوں کے سموں کے تلے تیری ساری سڑکوں کو کچل ڈالے گا...... اور تیرے بربطوں کی صدا پھر نہ سنی جائے گی۔ اور میں تجھے دھوپ کی جلی ہوئی چٹان کروں گا۔ تو جال پھیلانے کی جگہ ہوگی تو پھر بنائی نہ جائے گی۔ کیونکہ خداوند نے یہ کہا ہے خداوند یہوواہ فرماتا ہے۔ حزقیئل ۲۶۔ ۳ تا ۱۴۔

تو جائے عبرت ہوگی۔ اور پھر کبھی نہ ہوگی۔ حزقیئل ۲۷۔ ۳۶۔

(باوجود اس پیشین گوئی کے بنوکدنضر نے نہ شہر صور کو فتح کیا نہ غارت۔ اس کی فتح کا قرعہ سکندر اعظم کے نام پر پڑا تھا اور اس نے فساد مذکورہ پیشین گوئی کے ۲۴۲ برس بعد اسکو پیچ کر دکھایا۔ قطع نظر اس کے اگر عہد جدید سچا ہے تو صور از سر نو بنایا گیا۔ دیکھو اعمال ۲۱۔ ۳۔ لوقا ۱۰۔ ۱۳) جو کہ شہر صور کا ۱۳ برس تک

محاصرہ کئے رہا ۔ قریب وجوار کے قصبات اُس نے بے شک فتح کر لیے تھے ولیکن صور چونکہ بطور ایک جزیرہ کے تھا وہ فتح نہ ہو سکا ۔ صور کا موجود اور ویران ہونا تو ایک طرف رہا اب اُس شہر میں تین ہزار آدمیوں کی بستی موجود ہے)

بنوکدنضر صور کی دولت پر قبضہ کرے گا

اور وے تیری دولت لوٹ لینگے ۔ حزقیئل ۲۶-۱۲

(حزقیئل شاید بھول گئے ۔ اس پیشین گوئی کو وہ اپنے بیان سے یوں جھوٹا کرتے ہیں ۔ (دیکھو حزقیئل ۲۹-۱۸) کہ بادشاہ بنوکدنضر نے اپنی فوج سے صور کی مخالفت میں سخت خدمت کروائی ہے ہر ایک سر بے بال ہوگا اور ہر ایک کا کندھا چھِل گیا پر نہ اُس نے اُس کے لشکر نے صور سے اُس خدمت کے واسطے جو اُس نے اُسکی مخالفت میں کی تھی کچھ درماہہ پایا " صور کے باشندہ اور اُس کی دولت صور ہی کی وہیں رہی) ۔

مصر چالیس برس تک ویران پڑا رہیگا

تو مصر کے بادشاہ فرعون کے برخلاف اپنا رخ کر اور اُسکی اور سارے ملک مصر کی مخالفت میں نبوت کی باتیں کر ۔ . . . . مصر کی سرزمین اجاڑ اور ویران ہو جائے گی . . . . . . مصر کی سرزمین مجدال سے سوئینہ تک بلکہ کوش کی سرحد تک محض ویران اور اجاڑ کروں گا کسی انسان کا پاؤں اُدھر نہ پڑے گا ۔ اور نہ کسی گذرتے ہوئے حیوان کے پاؤں کا نشان اُس میں ہوگا ۔ کیونکہ وہ چالیس برس تک آباد نہ ہوگی ۔ اور ویران ملکوں کے درمیان مصر کی سرزمین کو ویران کروں گا اور اُجاڑے ہوئے شہروں کے درمیان اُس کے شہر چالیس برس تک اُجاڑ رہیں گے ۔ اور میں مصریوں کو قوموں میں پراگندہ کروں گا ۔ اور اُنہیں ملکوں کے بیچ تتر بتر کروں گا ۔ لیکن خداوند یہوواہ یوں فرماتا ہے کہ چالیس برس کے آخر میں مصریوں کو اُن قوموں کے درمیان سے جہاں وے پراگندہ ہو گئے سمیٹ کے اکٹھے اور میں مصر کے اسیروں کو پھیر لاؤں گا ۔ حزقیئل ۲۹-۲ و ۹-۱۰ تا ۱۴

(چالیس برس تک تو ایک طرف ایک دن بھی مصر اِس حالت میں نہیں رہا جیسا کہ پیشین گوئی کی گئی ہے ۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ترمیم کر دی جائے یا نہیں ۔)

یہوواہ اور دس گم گشتہ اقوام پھر آملینگے ایک بادشاہ کے زیرفرمان رہینگے

اور تو انہیں کہہ کہ خداوند یہوواہ یوں کہتا ہے کہ دیکھ میں اہل اسرائیل کو غیر قوموں کے درمیان سے جہاں جہاں وے گئے لوں گا اور ہر طرف سے انہیں فراہم کروں گا اور انہیں اُن کی مملکت میں لاؤں گا اور میں اُنھیں اُس مملکت میں اسرائیل کے پہاڑوں پر ایک قوم کروں گا اور ایک بادشاہ اُن سبھوں کا بادشاہ ہوگا۔ اور وے آگے کو دو قومیں نہ ہوں گی اور پھر کبھی الگ کی جا کے دو مملکتیں نہ ہوں گی ..... اور وے اُس سرزمین میں جسے اپنے بندے یعقوب کو جہاں تمہارے باپ دادے بستے تھے بسیں گے اور وے۔ ہاں وے اور اُن کی اولاد اور اُن کی اولاد کی اولاد ہمیشہ کو اُس میں سکونت کریں گی اور میرا بندہ داؤد ہمیشہ کے لیے اُن کا سردار ہوگا۔ حزقیل ۳۷-۲۱-۲۲-۲۵؛

(جو پیشین گوئیاں کہ یہوداہ اور اسرائیل کی مملکتوں کے بارہ میں کی گئی ہیں وہ ابھی تک تو وقوع میں آئی نہیں۔ شاید اب سے دور قیامت کے دو ایک روز پہلے واقع ہوں۔ یا سمجھ لے بجائے عیسائیوں کے نزدیک اس میں کوئی باطنی پردہ ہوگا۔)

تاریخ ہائے مندرجہ کتاب دانئیل کی پڑتال

(۲۴) ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لیے مقرر کیے گئے ہیں تاکہ اُس مدت میں شرارت ختم ہو اور خطا کاریاں آخر ہو جائیں اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جاوے اور ابدی راست بازی پیش کی جائے اور اُس رویت پر اور نبوت پہ مہر ہووے اور اس پر جو سب سے زیادہ قدوس ہے مسح کیا جاوے۔

(۲۵) سو تو بوجھ اور سمجھ کہ جس وقت سے یروسلم کی دوبارہ تعمیر کا حکم نکلے مسیح بادشاہزادہ تک سات ہفتے ہیں اور باسٹھ ہفتے۔ اُس وقت بازار پھر تعمیر کیے جائیں گے اور دیوار بنائی جائیگی۔ مگر تنگی کے دنوں میں۔

(۲۶) اور باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائے گا۔ پر نہ اپنے لیے

دانئیل ۹-۲۴ تا ۲۶

(عیسائی کہتے ہیں کہ یہ پیشین گوئی مسیح کے حق میں تعجب خیز ہے۔ اور اس کا

لفظ لفظ ٹھیک ہوا۔ ستر ہفتے جو اس میں بیان کیے گئے ہیں [illegible]
کہ یہ "پرافٹکل ویکس" ہیں جن کا حساب عجیب قطع سے لگایا [illegible]
ہفتہ مساوی ہیں ۷۰ × ۷ = ۴۹۰ سال کے (یہ ہفتہ [illegible]
۴۳۵ سال قبل از مسیح بتلاتے ہیں۔ اگر مسیح کی پیدایش [illegible]
داخل ہے تو پیشین گوئی میں ۴۴ برس کا فرق پڑتا ہے۔ بلکہ اگر [illegible]
تک کا زمانہ شامل کیا جائے تو ۷۷ برس کا فرق ہے (بہرحال مصلوب [illegible]
شامل کرنا چاہیے۔) چھبیسویں آیت کا اگر حساب لگایا جاوے تو [illegible]
واپسی یروسلم سے (جو بادشاہ سائرس نے ۵۳۶ برس [illegible]
۴۸۴ برس آتے ہیں۔ اس حساب سے بھی ۳۰ برس کا فرق [illegible]
آیت میں یہ کہنا کہ مسیح ۴۳۴ سال بعد پیدایش کے قتل ہوں گے [illegible]
بیان ہے (بہرحال یہ باسٹھ ہفتے بھی "پرافٹکل ویکس" ہی ہیں) [illegible]
برس زندہ رہے۔ (ملاحظہ ہو اخبار فری تھنکرس۔ مورخہ [illegible]
جس میں اس پیشین گوئی پر نہایت وضاحت کے ساتھ بحث کی گئی ہے) جو تبدیلیاں
کہ نظرثانی شدہ نسخوں میں کی گئی ہیں وہ قابل الذکر ہیں۔ اس نظرثانی میں لفظ "مسیح"
بالکل اڑ گیا اور بجائے اس کے اور الفاظ رکھے گئے ہیں۔ تاریخ وہاں اور مسیح کی
پیدائش جو چھبیسویں آیت میں درج ہے اسکو یوں تبدیل کیا گیا ہے (بجائے انہتر
ہفتوں کے سات ہفتے رکھے گئے ہیں۔ چھبیسویں آیت میں لفظ "نہ اپنے لیے"
کو "اُسے کچھ نہ ملے گا" میں تبدیل کیا گیا ہے۔ مگر باوجود اس تمام تغلیط و تحریف کے
انجیل مقدس ویسی کی ویسی ہی منزل من اللہ کتاب باقی ہے۔ اور بھولے بھالے
عیسائی علما اُسکو ویسا ہی مانتے ہیں۔ ایسی منزل من اللہ کتاب کا کہاں تک اعتبار
کیا جائے جس میں جب چاہا اور جو کچھ چاہا گھٹا بڑھا لیا۔)

تمام دنیا کو الہام ہوگا

اور میرے لوگ کبھی شرمندہ نہ ہونگے۔ اور اس کے بعد ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح
سارے بشر پر ڈھالوں گا۔ اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کریں گی اور تمہارے
بوڑھے خواب دیکھیں گے اور تمہارے جوان رویتیں دیکھیں اپنی روح کو غلاموں
اور لونڈیوں پر ڈالوں گا۔ یوئیل ۲-۲۷-۲۹

(عیسائی کہتے ہیں کہ یہ پیشین گوئی نزول روح القدس کے دن پوری ہو گئی۔ لیکن
بہرکیف خداوند نے اپنی روح سارے بشر پر نہیں ڈھالی۔ ایسا بھی کبھی نہیں
ہوا کہ یہودی اپنی افلاس اور پریشانی سے کبھی شرمندہ نہ ہوئے ہوں۔)

(یعنی کہتے ہیں کہ اس میں حضرت مسیح کا ذکر ہے جو ناصرہ جلیلی میں رہتے تھے لیکن
جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ بیت اللحم واقع ممالک یہوداہ میں پیدا ہوئے۔
بیت اللحم پسر افراتاہ ۱-تواریخ ۲-۴ میں اولاد یہوداہ میں بیان کیا گیا
ہے۔ متی اس پیشین گوئی پر بحث کرکے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں
کہ مسیح نے بیت اللحم میں پیدا ہو کر یہ پیشین گوئی سچی کر دی ہے۔ ولیکن وہاں
یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ بیت اللحم یہوداہ کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ داؤد کا نسب بھی
اسی بیت اللحم میں افراتاہ سے ملتا ہے۔ (۱-سموئیل ۱۷-۱۲-۵۸- اور لوقا
۲-۴) پس ظاہر ہے پیشین گوئی کا تمام نتیجہ جز حصہ فضول ہو گیا۔ اور بیت اللحم
ایک شخص کا نام نکلا جس کا شجرہ نسب داؤد تک آتا ہے۔ اور یہ داؤد وہ ہیں جنکی
نسبت امید تھی کہ یہ بنی اسرائیل کو بڑی بڑی آفات سے پناہ دیں گے۔ غالباً
ایک یہ ہے اور ایک جو نوحہ زبور ۲۲-۱-۱۶ تا ۱۸ میں پیشین گوئیاں کی ہیں۔ ان
کو عیسائی اپنے مطلب کے موافق روائیں بنا لیتے ہیں۔ عیسائیوں سے
سخت تعجب آتا ہے کہ وہ الفاظ "اس کا نکلنا قدیم سے۔ ایام الازل سے ہے"۔
سے مسیح کے گویا خدا ہونے کا نتیجہ نکالتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ ولیکن مسٹر ایم۔ آرنلڈ
کہتے ہیں کہ اس پیشین گوئی میں یہوواہ کی طرف اشارہ ہے۔ پس یقیناً ترجمہ یوں
ہوگا "مجھ میں سے یہ شخص نکل کے میرے پاس آوے گا اور وہ (یہوواہ) اسرائیل
میں حاکم ہوگا۔ اور اس کا (یہوواہ) نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے" جو
پیشین گوئی کہ یہوواہ کے واسطے تھی وہ بھولے بھالے عیسائیوں نے اس بادشاہ
کے بیٹے (اگر وہ بادشاہ بھی ہو) جڑ لی جسکو وہ اپنے زعم میں داؤد کا جانشین جانتے
ہیں۔ غرض پیشین گوئیوں کی یوں قطع و برید کی جاتی ہے۔ بہرحال نتیجہ یہ نکلتا ہے
کہ یہ پیشین گوئی حضرت مسیح کے حق میں نہیں ہے۔ وہ کبھی یہودیوں میں بادشاہ
نہیں رہے۔ اور نہ انھوں نے ان کو اسور کے ہاتھ سے رہائی دلوائی۔)

یہوواہ اپنے دشمنوں کو تباہ کر دینگے۔ جیسے کہ شیر بھیڑوں کو

اور یعقوب کے باقی لوگ غیر قوموں کے درمیان بہتیرے گروہوں کے بیچ ایسے ہونگے
جیسا شیر ببر جنگل کے جانوروں کے بیچ ہے اور جیسا جوان شیر بھیڑوں کے گلے
میں ہوتا ہے کہ جب وہ ان کے درمیان گذرتا ہے وہ لتاڑتا بھی اور پھاڑتا
اور کوئی چھڑانے والا نہیں۔ تیرا ہاتھ تیرے دشمنوں پر بلند کیا جائیگا۔ اور تیرے

سارے مخالف نیست و نابود ہو جائینگے۔ یسعیاہ ۵-۹۹

(یہ نبوت بالا پیشین گوئی کے سلسلہ میں ہے۔ بیت اللحم میں مسیح کی پیدائش کے بعد یہ واقعات ہرگز نہیں گذرے۔ یعقوب کے باقی لوگوں نے کبھی اپنے دشمنوں کے ساتھ ایسا نہیں کیا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے۔ یا کبھی انھوں نے اپنا غصہ ایسا نہیں دکھایا جیسا کہ شیر بھیڑ بکریوں کے گلے میں۔)

یہودی دغاباز نہ ہوں گے

اسرائیل کے باقی لوگ بدکاریاں نہیں کریں گے اور جھوٹھ نہیں بولیں گے اور اُن کے منھ میں دغا دینے والی زبان نہیں پائی جائیگی۔ صفنیاہ ۳-۱۳

یہ بالکل غلط ادعا ہے۔ یہودی کبھی سچ بولنے میں مشہور نہیں ہوئے۔

مسیح کے آنے سے پہلے دنیا بھر میں ایک شدید زلزلہ آئے گا۔ پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے زیادہ ہوگا

کیونکہ رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ ہنوز ایک مرتبہ اور تھوڑی سی مدت بعد مَیں آسمان اور زمین اور تری اور خشکی کو ہلا دوں گا۔ بلکہ مَیں ساری قوموں کو ہلا دونگا اور ساری قوموں کی مرغوب چیزیں ہاتھ آئیں گی۔ اور مَیں اس گھر کو جلال سے بھر دوں گا۔ رب الافواج فرماتا ہے ...... اس پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر کے جلال سے زیادہ ہوگا۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ حجی ۲-۸-۹۶-

(وہ شدید زلزلہ جو مسیح کی پیدائش سے پہلے آنے والا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آیا مگر کسی کو بالکل خبر تک نہیں ہوئی۔ حضرت مسیح جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں ہرگز تمام اقوام کی مرغوب چیز نہ تھے۔ نظرثانی شدہ نسخہ میں اسکو یوں بدلا گیا ہے "تمام اقوام کی قابل محبت چیز ہاتھ آئیگی"۔ پچھلے گھر کی عظمت پہلے سے نہیں بڑھی۔ اگرچہ عیسائی کہتے ہیں کہ ایسا ہوا کیونکہ حضرت مسیح اس میں داخل ہوئے۔ کہا گیا ہے کہ "تھوڑی سی مدت بعد" یہ واقعہ ہوگا۔ لیکن یہ تھوڑی ہی مدت "پانچ سو برس" میں ختم ہوئی۔ ہلا۔ اسی باب کی ۲۱ و ۲۲ آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ زروبابل کا

یروسلم کو خداوند منظور کرے گا۔ اور زمین کی طرح بھرے گا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ بھی کی پیشین گوئی یہودیوں کے واسطے تھی۔ نہ کہ مسیح کے واسطے جو پانچسو برس بعد ظہور میں آنے والا تھا)

جو قوم یروسلم میں سجدہ نہ کرے اور عید نہ کرے اُس پر مینہ نہ برسے گا

یوں ہوگا کہ زمین کے سارے گھرانوں میں سے جو بادشاہ رب الافواج کے آگے سجدہ کرنے کو یروسلم میں نہ آوے اُن پر مینہ نہ برسے گا۔ اور اگر مصر کا گھرانا نہ چڑھ جاوے اور نہ آوے تو اُن پر بھی نہیں پڑے گا۔ بلکہ اُن پر وہ مری ہوگی جس سے خداوند اُن غیر قوموں کو جو نہیں جاتی ہیں کہ خیموں کی عید مانیں مار یگا۔ یہی مصر کی سزا ہوگی۔ اور ساری قوموں کی سزا جو نہیں جاتی ہیں کہ خیموں کی عید مانیں۔ اُسی دن گھوڑوں کی گھنٹیوں پہ یہ رقم ہوگا۔ قدس یہوواہ کو۔ ذکریاہ ۱۴۔ ۱۷ تا ۲۰۔

(اس پیشین گوئی کے سچے ہونے کا اب تک نام و نشان اور ظن و گمان بھی نہیں۔)

الیاہ نبی زمین پر واپس آئیں گے کہ زمین کو مسیح کے آنے کے لیئے تیار کر سکے

دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں الیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔ اور وہ باپ دادوں کے دلوں کو بیٹوں کی طرف اور بیٹوں کے دلوں کو اُن کے باپ دادوں کی طرف مائل کرے گا تا کہ ایسا نہ ہو کہ میں آؤں اور سرزمین کو لعنت سے ماروں۔ ملاکی ۴۔ ۵ و ۶۔

(چونکہ الیاہ نہیں آئے۔ لہذا مسیح پیشین گوئی یوحنا کو الیاہ بنا کر سچا کرتے ہیں (دیکھو متی ۱۱۔ ۱۳ و ۱۴) ہر سب نبی اور توریت نے یوحنا کے وقت تک آگے کی خبر دی۔ الیاس جو آنے والا تھا یہی ہے) خداوند کا بزرگ اور ہولناک دن جس سے پہلے الیاہ کو آنا تھا معلوم ہوتا ہے کہ اب تک نہیں آیا۔ یوحنا اور مسیح نے آ کے یہود میں ملک بہشتی نہیں پیدا کی بلکہ نفاق اور فساد۔ مسیح کہتے ہیں کہ الیاس یا یوحنا پہلے آتا ہے

اور سب کچھ بحال کرتا ہے (مرقس ۹-۱۱ تا ۱۳) یہ بادی النظر میں ہی ایک عجیب بیہودہ پیشین گوئی معلوم ہوتی ہے۔)

عہد جدید

مسیح بطور بادشاہ یہود تخت پر بیٹھینگے

خداوند خدا اُسکے باپ داؤد کا تخت اُسے دے گا۔ اور وہ سدا یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کرے گا۔ لوقا۔ ۱-۳۲ و ۳۳-

(چونکہ مسیح کبھی داؤد کے تخت پر نہیں بیٹھے اور نہ یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کی (بلکہ سچ پوچھئے تو یعقوب کے گھرانے کی بادشاہت کو نامنظور کر دیا) لہذا اس کو اور رنگ میں رنگ کر کہا جاتا ہے کہ روحانی طور پر یہ پیشین گوئی سچی ہو گئی ہے اس روحانیت کو فرض کرکے بھی یہ پیشین گوئی ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہود اب تک انجیل کو نہیں مانتے۔ پھر وہ کیونکر یہود پر بادشاہت کرتے ہیں۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اپنی الوہیت کی حیثیت سے تمام دنیا پر بادشاہت کررہے ہوں۔

مسیح یہود کو اُن کے دشمنوں سے نجات دینگے

ہمکو ہمارے دشمنوں کے ہاتھ سے جو ہم سے کینہ رکھتے ہیں نجات بخشی تاکہ وہ رحم جس کا ہمارے باپ داروں کے ساتھ اقرار کیا کرے اور اپنے پاک عہد کو یاد رکھے اسی قسم کو جو اُس نے ہمارے باپ ابرہام سے کی کہ وہ ہمیں یہ دے گا کہ اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے چھٹکارا پاکے عمر بھر اُس کے آگے پاکیزگی اور سچائی سے بے خوف اُسکی بندگی کریں۔ لوقا۔ ۱۔ ۷۱ تا ۷۵۔

(نہ یوحنا اور نہ مسیح نے اس پیشین گوئی کو پورا کیا۔ اور نہ اُس عہد کا ایفاد کیا جو ابراہام سے کیا گیا تھا۔ یہودیوں کو دشمنوں کے ہاتھ سے نجات نہیں ملی بلکہ یہود تیا اکبر کے لوگوں نے اُن کو سخت تنگ کیا۔ اور آخر کار جناب ومحاصر قیصر وسلم میں اُن پر سخت مصیبت آئی اور ملک بدر کردیئے گئے۔ اور ابتک ہی عیسائیوں اسے حضرت مسیح کی روحانیت کچھ نہیں چلی۔ وہ مسیح کو جھٹلانے کے لیئے یہود کے دشمن بن گئے۔ اور اُن کو نکال دیا۔)

حلیم زمین کے مالک ہونگے

مبارک وے حلیم ہیں کیونکہ وُے زمین کے وارث ہوں گے۔ متی ۵-۵-
(اِس وعدہ کا آج تک تو ایفا نہیں ہوا۔ قوی اور بڑی سلطنتیں اَب تک غریب اور حلیم پر فتح پاتی ہیں۔ نصف زمین انگلستان ہاؤس آف لارڈس والوں کی ملکیت ہے۔ اور وہ بیچارے بالکل ہی غریب اور حلیم ہیں! شاید کسی زمانہ میں حلیم لوگ وارث زمین ہو جائیں۔ ولیکن آج تک تو انہوں نے کسی ورثہ کا قبضہ لینا نہیں شروع کیا۔)

مسیح نبیوں کی شریعت کو توڑنے یا منسوخ کرنے کو نہیں آئے

یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتاب منسوخ کرنے کو آیا منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان زمین ٹل نہ جائیں ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت کا ہرگز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پورا نہ ہو لیں جو کوئی ان حکموں میں سے سب سے چھوٹے کو ٹال دیوے اور ویسا ہی آدمیوں کو سکھا وے آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائے گا۔ پر جو کہ عمل کرے اور سکھلاوے وُہی آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائے گا۔ متی ۵-۵-۱۷ تا ۱۹
پر آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطہ کے مٹ جانے سے بہت آسان ہے۔ لوقا۔ ۱۶-۱۷-
(ولیکن پولوس کہتا ہے کہ اُس نے "شریعت کے حکموں اور رسموں کو کھو دیا"۔ (افسیون ۲-۱۵) شریعت جسکی قید میں ہم تھے چھوٹ گئے (رومیون ۷-۶) کیونکہ تم (عیسائی) شریعت کے اختیار میں نہیں۔ (رومیون ۶-۱۴ اور ۲-۲۸) مسیح نے ہمیں..... شریعت کی لعنت سے بچا دیا (گلتیون ۳-۱۳)
مسیح کہتے ہیں کہ سب جتنے مجھ سے پہلے آئے۔ بہرحال اس میں موسیٰ بھی شامل ہیں۔ چور اور بٹ مار ہیں۔ (یوحنا ۱۰-۸)
عیسائی کہتے ہیں کہ جبتک سب کچھ پورا ہووے کی پیشین گوئی مسیح کے مصلوب ہونے سے تمام ہو گئی اور اس طرح سے گویا اُس نے شریعت کو پورا

اور تو ابھی نہیں۔ اگر مسیح کا یہی مطلب ہے تو سخت افسوس ہے کہ اُنھوں نے ذومعنی اور پیچیدہ بات کہکر لوگوں کو دھوکے میں ڈالا۔ واثق عہد۔ اور بڑی باتیں بناکر اُنھوں نے کوشش کی کہ یہودیوں سے بھلے بنے رہیں۔ اور دل میں بالکل اُس کے خلاف رکھا۔ حیرت ہے کہ جب دل میں صرف تین برس کا خیال تھا تو "یہاں تک کہ زمین آسمان ٹل جائیں" کے الفاظ کیوں استعمال کیئے گئے؟ اس کے صاف یہ معنی ہیں کہ ان کو یہ معلوم تھا کہ مسیحی شریعتِ موسوی پر نہ عمل کریں گے اور نہ اُن کو اُس پر عمل کرنا چاہیئے۔ ولیکن صرف یہود کو دھوکا دینے کے لیئے ایسا سخت وعدہ کیا گیا۔ کیا یہ نبی کی شان ہوسکتی ہے؟ افسوس کہ یوں ایک اُولوالعزم نبی کو بدنام کیا جاتا ہے نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔)

آیندہ کی فکر کی ضرورت نہیں ہے

پس کل کی فکر نہ کرو کیونکہ کل اپنی چیزوں کی آپ ہی فکر کرلے گا۔ متی ۶-۳۴ نیز دیکھو لوقا ۱۲-۲۲ و ۳۱-

(اگر بنی نوع انسان اس حکم کی پیروی کرتے تو دُنیا میں آج سوائے فاقہ اور تہیدستی کے اور کچھ نہ ہوتا۔)

سوال پورے کیئے جائیں

مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا ڈھونڈھو کہ تم پاؤ گے کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے اُسے ملتا ہے اور جو کوئی ڈھونڈھتا ہے سو پاتا ہے۔ اور جو کوئی کھٹکھٹاتا اُس کے واسطے کھولا جائے گا۔ متی ۷-۷ و ۸-

(لاکھوں نے مانگا اور نہ ملا۔ کہہ دینے اور کر دینے میں بڑا فرق ہے۔)

قادرِ کُل ہونے کا اعتقاد

میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو مجھپر ایمان لاتا ہے یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا اور ان سے بھی بڑھکر کام کرے گا۔ یوحنا ۱۴-۱۲-

یسوع نے اُس سے کہا اگر تو ایمان لاسکے تو ایماندار کے لیئے سب کچھ ہوسکتا ہے مرقس ۹-۲۳-

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اس

پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا۔ اور کوئی بات ناممکن نہ ہوتی۔ متی ۵۔ ۱۷۔ ۲۰
یسوع نے جواب میں اُنھیں کہا کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم یقین کرو اور شک نہ لاؤ تو صرف یہی نہ کرسکو گے۔ جو انجیر کے درخت پہ ہوا۔ بلکہ اگر اس پہاڑ سے کہو گے تو اُٹھ کر دریا میں جا گر تو ویسا ہی ہوگا۔ متی ۲۱۔ ۲۱۔
میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ کو کہے اُٹھ اور دریا میں گر پڑ اور اپنے دل میں شک نہ لاوے بلکہ یقین کرے کہ یہ باتیں جو وہ کہتا ہے ہو جائیں گی۔ تو جو کچھ وہ کہے گا سو ہوگا۔ مرقس ۱۱۔ ۲۳۔
خداوند نے کہا کہ اگر تم میں خردل کے دانہ کے برابر ایمان ہو تو جب تم اس توت کے درخت کو کہو کہ جڑ سے اُکھڑ کے دریا میں لگ جا تو تمہاری مانے گا۔ لوقا ۱۷۔ ۶۔
(مسیح کے یہ عہد بُری طرح سے ٹوٹتے گئے۔ بہت سوں کا انجیل ہی میں ذکر ہے۔ رسول دیو دن کو نہ نکال سکے اور آخر مسیح کو اقرار کرنا پڑا کہ یہ جنس سوائے دعا اور روزہ کے کسی اور طرح سے نکل نہیں سکتی۔ مرقس ۹۔ ۲۹۔ حتے کہ مسیح کے بارہ میں بھی صاف لکھا ہے کہ "وہ کوئی معجزہ وہاں نہ دکھلا سکا۔ مرقس ۶۔ ۵۔")

دعا اور ایمان مل کر قدرت کاملہ کا کام دینگے

اور جو کچھ دعا میں ایمان سے مانگو گے سو پاؤ گے۔ متی ۲۱۔ ۲۲
اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ دعا میں جو کچھ تم مانگتے ہو یقین لاؤ کہ ملے گا اور تم پاؤ گے۔ مرقس ۱۱۔ ۲۴۔
جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے میں وہی کروں گا تا کہ باپ بیٹے میں جلال پاوے اگر تم میرے نام سے کچھ مانگو گے تو میں وہی کروں گا۔ یوحنا ۱۴۔ ۱۳۔ و ۱۴۔
نیز یوحنا ۱۵۔ ۷ و ۱۶
(یہ وعدہ بھی ویسا ہی بے اثر ہے جیسا کہ اوپر والا۔ بہتر ہو کہ کچھ ترمیم کیجائے۔)

دُعا سے بیمار اچھے ہو جائیں گے

اگر کوئی تم میں بیمار پڑے تو کلیسیا کے بزرگوں کو پاس بلاوے اور وے خداوند کے نام سے اُس پر تیل ڈال کر اُس کے لئے دعا مانگیں اور دعا جو ایمان کے ساتھ ہو اس بیمار کو بچاوے گی۔ اور خداوند اُسکو اُٹھا کر کھڑا کریگا۔ یعقوب ۵۔ ۱۵۔
(شاگرد کا وعدہ بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ اُستاد کا۔)

بارہ رسول بارہ تختوں پر بیٹھیں گے اور اسرائیل کے بارہ فرقوں کا انصاف کرینگے

ابن آدم اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔ تم بھی بارہ تختوں پر بیٹھو گے اور اسرائیل کے بارہ گروہوں کی عدالت کرو گے۔ متی ۱۹-۲۸

اور جیسا میرے باپ نے میرے لئے ایک بادشاہت مقرر کی میں بھی تمہارے لئے مقرر کرتا ہوں تاکہ میری بادشاہت میں میری میز پر کھاؤ پیو اور تختوں پر بیٹھکر اسرائیل کے بارہ گھرانوں کی عدالت کرو۔ لوقا ۲۲-۲۹-۳۰۔

(یہ پیشین گوئی پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ کیا یہوداہ بھی ان ہی تختوں میں سے ایک پر بیٹھکر انصاف کرے گا۔ جس نے کہ مسیح گرفتار کرایا۔ ذلیل کرایا۔ مصلوب کرایا۔؟)

مسیح پر ایمان لانے والے کبھی بھوکے پیاسے نہ رہینگے

یسوع نے انہیں کہا میں زندگی کی روٹی ہوں۔ جو مجھ پاس آتا ہے ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ متی ۶-۳۵۔

(لفظاً یا معناً کسی طرح سے لیجئے۔ یہ وعدہ کبھی پورا نہیں ہوا۔ عیسائی روحانی و جسمانی دونوں طرح پر بھوکے اور پیاسے نظر آتے ہیں۔ لاکھوں مسیحی زانی۔ بے رحم۔ دغاباز وغیرہ وغیرہ صفات سے متصف نظر آتے ہیں۔ اور کروڑوں بھوکے اور تنگدست پھرتے ہیں۔ یہ تو ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ کوئی اس سے انکار کر ہی نہیں سکتا۔)

مردم خواری سے ابدی زندگی ملیگی

تب یسوع نے انہیں کہا۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں اگر تم ابن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اس کا لہو نہ پیو تو تم میں زندگی نہیں۔ جو کوئی میرا گوشت کھاتا ہے اور میرا لہو پیتا ہے ہمیشہ کی زندگی اسی کی ہے۔ اور میں اسے آخری دن اٹھاؤں گا۔ یوحنا ۶-۵۳ و ۵۴۔

(یہ کسی طرح پر غلط ہوا۔ ثابت ہے کہ کاہن وغیرہ اپنے مرتبوں سے گر چکے ہیں اور سب نے یہ روٹی کھائی تھی۔ خود یہوداہ نے بھی کھائی اور اس نے جو کیا ظاہر ہے۔ بہرحال یہ تو سب جانتے ہیں کہ بہت سے کاہن اسقف کیسے ذلیل ہوا۔ اور سب نے وہ روٹی توڑی تھی

فرمائی تھی مگر بموجب قول پولوس رسول کے (عبرانیوں ۶ - ۴ تا ۶) جو گر جائے اُسے ازسرِ نو کھڑا کرنا ناممکن ہے - پھر وہ ابدی زندگی کہاں گئی -)

ایماندار نہ مریں گے

مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں اگر کوئی شخص میرے کلام پر عمل کرے تو وہ ابد تک موت کو ہرگز نہ دیکھے گا - یوحنا - ۸ - ۵۱ -
(اسکے معنی یہیں تصنیف کئے گئے ہیں کہ "وہ دوسری موت نہ دیکھیگا" - یا موت سے نہ ڈریگا -)

مسیح پر ایمان لانے والا - روحانی اور جسمانی دونوں طرح نور سے بھر جائے گا

جو میری پیروی کرتا ہے اندھیرے میں نہ چلیگا - بلکہ زندگی کا نور پاویگا - یوحنا ۸ - ۱۲ -
(عیسائی دنیا تو عیسائی ہوکر رومیوں کی تہذیب چھوڑ بیٹھی اور جہالت اور ظلمت میں گرفتار ہوگئی - نور پاتا تو کیسا -)

مسیحیوں کا ایکا

ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہوگا - یوحنا - ۱۰ - ۱۶
(عیسائی دنیا کی تہذیب یافتہ سلطنتیں جنگ کے وقت تو کبھی ایک ہی گڈریا کی گلہ بنتی ہی نہیں - صلح کے ایام میں بھی یہی حال رہتا ہے - انگریزوں کو فرانس والوں سے اور فرانس والوں کو انگریزوں سے دلی نفرت ہونا اس کی دلیل ہے - افسوس کہ مسیح ان سب کے گڈریے بن کے کیوں نہیں سمجھا لیتے)

یسوع جلال پائینگے دنیا کی عدالت کرینگے شیطان کو نکالینگے اور سب لوگوں کو اپنی طرف کھینچینگے

یسوع نے انہیں یہ جواب دیا کہ وقت آیا کہ ابن آدم جلال پاوے ..... اب اس دنیا پر حکم ہوتا ہے اب اس دنیا کا سردار نکال دیا جائیگا - اور میں جو ہوں اگر زمین سے اوپر اٹھایا جاؤنگا تو سب کو

اپنے پاس کھینچوں گا۔ یوحنا - ۱۲ - ۳۲ - ۱۴ و ۳۲ -
(یسوع تو اوپر اٹھائے گئے۔ مگر انہوں نے اب تک سب کو نہیں کھینچا۔ یہ بات بھی قوموں کے تو اُن کا نام بھی مٹنا ہوتا۔ دنیا پر حکم کرنا۔ اور شیطان کا نکالنا گو بصیغہ حال بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن وہ شاید بزمانہ مستقبل ہوگا۔)

روح القدس ماضی و مستقبل عقلی و نقلی علم عطا کرینگے

لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح القدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب چیزیں سکھلاویگا۔ یوحنا - ۱۴ - ۲۶ -

لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگی۔ یوحنا ۱۶ - ۱۳ -

(گو روح القدس کو تمام شاگردوں کو تمام چیزیں اور راہ حق سکھلانا تھا لیکن یہ ظاہر ہے کہ جاہل اور بے علم شاگرد ویسے ہی رہے جیسے کہ ہمیشہ سے تھے۔ جب پطرس انطاکیہ میں آیا۔ تو پولوس نے اُس سے مقابلہ کیا۔ اس لئے کہ وہ ملامت کے قابل تھا (گلیتون - ۲ - ۱۱) اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ روح قدس نے دونوں کو سچ نہیں سکھلایا۔)

پطرس مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تین مرتبہ انکار کریگا

تب اُس نے کہا اے پطرس میں تجھ سے کہتا ہوں کہ آج مرغ بانگ نہ دیگا جب تک تو تین مرتبہ میرا انکار کرے کہ میں اُسے نہیں جانتا۔ لوقا - ۲۲ - ۳۴ -

(مرقس ۱۴ - ۶۶ تا ۷۲ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک انکار کے بعد مرغ نے ایک مرتبہ بانگ دی اور مسیح کی پیشین گوئی پوری کرنے کے لئے تین دفعہ انکار کر لینے کے بعد تک نہیں ٹھہرا۔)

مسیح یونس کی طرح تین دن اور تین رات قبر میں رہیں گے

اُس نے اُنہیں جواب دیا اور کہا کہ اس زمانے کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈھتے ہیں پر یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان اُنہیں دکھایا نہ جائیگا کیونکہ جیسا یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا۔ متی - ۱۲ - ۳۹ و ۴۰

جیسا یونس نینوہ کے لوگوں کیلئے نشان ہوا اسی طرح ابن آدم بھی اس زمانے کے لوگوں کے لئے ہوگا۔ لوقا - ۱۱ - ۳۰

پھر وہ اُنہیں سکھلانے لگا کہ ضرور ہے کہ ابن آدم بہت سا دکھ اٹھاوے ...... مارا جائے اور تین دن کے بعد جی اٹھے۔ مرقس - ۸ - ۳۱ -

(مسیح پھر جی کر نہیں اُٹھے - نہ اُن کا اُٹھنا دلیل کے لیئے ایک نشان بنا - مسیحی کہتے ہیں کہ ایسا ہوا - مگر دعویٰ بے دلیل - اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ عیسائیوں کا قول درست ہے تاہم یہ پیشین گوئی تو مطابق نہیں ہوئی - کیونکہ وہ تین رات دن زمین کے اندر نہیں رہے جمعہ کی شام کو دفن ہوئے (اگر اُنکو دفن کہا جائے) اور اتوار کو صبح کے وقت اُٹھ کھڑے ہوئے - اس حساب سے وہ ایک دن اور دو رات کے کچھ حصہ قبرستان میں رہے -)

مسیح کے موجودہ زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان نہ دیا جائیگا

اُس نے اپنے دل سے آہ کھینچ کے کہا اس زمانہ کے لوگ کیوں نشان چاہتے ہیں میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانے کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائے گا - اور وہ اُن سے جدا ہو کے پھر کشتی پر چڑھ کے پار گیا - مرقس ۸ - ۱۲ و ۱۳ -

(یہ کہا جاتا ہے کہ مسیح نے اپنی زیست میں معجزات خوارق عادات اور عجیب نشانیاں و علامتیں دکھائیں (اعمال ۲ - ۲۲) اگر یہ صحیح ہے تو اوپر کا قول جھوٹ ہے - غرض ان میں سے ایک نہ ایک کا اعتبار نہ کرنا چاہیئے)

مسیح کا جلال لیکر جلد واپسی کا حتمی وعدہ

اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اُسکے شاگردوں نے خلوت میں اُس پاس آ کے کہا ہم سے کہہ کہ یہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور زمانہ کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے ..... میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب کچھ ہو نہ لے اس زمانہ کے لوگ گذر نہ جائینگے - آسمان اور زمین ٹل جائینگے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی - متی ۲۴ - ۳ - ۴ - ۳۴ و ۳۵ -

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگ گذر جائینگے جب تک یہ سب کچھ واقع نہ ہو لے آسمان اور زمین ٹل جائیں گے پر میری بات نہ ٹلے گی - مرقس ۱۳ - ۳۰ (نیز دیکھو لوقا ۲۱ - ۳۲ - متی ۲۵ -: ۳۱ تا ۴۶ -)

(کیا بالکل سچی پیشین گوئی ہے - بڑا غضب ہے کہ کہا جائے کہ زمین اور آسمان ٹل جائیں گے پر میری بات نہ ٹلیگی - اور آج تک پوری نہ ہو - اُس زمانہ کے لوگ تو ایک طرف اُن کے بعد کی کڑوں پشتیں آئیں اور چلی گئیں - دو ہزار برس گذر گئے - اور ابھی تک ایسا سخت وعدہ عیسائیوں کی کتاب میں گویا مسیح کی افسوس کیپ کا کام دے رہا ہے - زمانہ بدل گیا - دنیا کا رنگ ہی اور ہو گیا - مگر مسیح کی پیشین گوئی بھولے بھالے عیسائیوں کے رخساروں پر بے غیرتی کا دھبہ ہے -)

مسیح قیامت کو نہایت ہی قریب بتلاتے ہیں

اِس سے تعجب نکرو کیونکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ جس میں وے سب جو قبروں میں ہیں اُسکی
آواز سنینگے اور نکلیں گے۔ جنھوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنھوں
نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے لیے۔ یوحنا ۵۔ ۲۸ و ۲۹۔
ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آویگا تب ہر ایک کو اُسکے اعمال
کے موافق بدلا دیگا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ان میں سے جو یہاں کھڑے
ہیں بعضے ہیں کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتے
دیکھ نہ لیں موت کا مزہ نہ چکھیں گے۔ متی ۱۶۔ ۲۷ و ۲۸۔ نیز دیکھو
مرقس ۹۔ ۱۔ لوقا ۹۔ ۲۰۔
یسوع نے اُسے کہا کہ اگر میں چاہوں کہ جب تک میں آؤں وہ یہیں ٹھہرے تو تجھکو کیا؟ یوحنا ۲۱۔ ۲۲
(ان آیتوں سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح جلال کے ساتھ عدالت کرنیکے لیے
اسقدر جلد آئیگا۔ جو لوگ اُس کے سامنے اُسوقت زندہ تھے وہ بدستور اُس کے واپس آنے
تک زندہ ہی ہونگے۔ ولیکن ظاہر ہے کہ یہ بالکل جھوٹ ہوا۔ خام اس سے کہ یہ پیشین گوئیاں
اُن کے اپنے موقعہ سے نکلی تھیں یا نہیں۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ یہ ہیں بڑی قابل
گرفت باتیں۔ اگر یہ مسیح نے فرمایا تو (نقل کفر کفر نباشد) وہ جھوٹے پیغمبر ٹھہرتے ہیں
(نعوذ باللہ) اگر واضعان اناجیل کی یہ کارستانی ہے اور اُنھوں نے یہ جعل بنایا ہے۔ تو
کوئی کلام نہیں کہ اناجیل ناقابل اعتبار اور جھوٹی کتابیں ہیں جنکو
منزل من اللہ نہیں کہا جا سکتا۔ اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بہر حال مذہب
مسیحی جھوٹ۔ فریب اور جعل پر مبنی ہے۔)

رسولوں کے زمانہ کے عیسائی بادلوں میں اُٹھ جائینگے

ہم تمہیں خداوند کے حکم سے یہ کہتے ہیں کہ ہم جو جیتے ہیں اور خداوند کے آنے تک زندہ اور
باقی رہیں گے اُن سے جو سوگئے ہیں سبقت نہ لے جائینگے کیونکہ خداوند آپ دھوم سے مقرب فرشتے
کی آواز کے ساتھ خدا کا نرسنگا پھونکتے ہوئے آسمان پر سے اُترے گا اور وے جو مسیح میں
ہو کر موئے ہیں پہلے جی اُٹھیں گے بعد اُسکے ہم میں سے جو جیتے چھوٹینگے اُن سمیت
بدلیوں پر ناگاہ اُٹھا جائینگے تاکہ ہوا میں خداوند سے ملاقات کریں سو ہم خداوند کے ساتھ
رہینگے۔ پس تم ان باتوں سے آپس میں ایک دوسرے کو تسلی دو۔ ا تسلنیقیوں
۴۔ ۱۵ تا ۱۸۔
(پولوس کو مرتے دم تک یہ خیال رہا کہ وہ مع اور رسولوں کے "بدلیوں پر ناگاہ" اُٹھا جائیگا۔ اور حسب
مسیح کی پیشین گوئی کے سارے رسول موت سے بچ جائیں گے۔ مگر ہائیں تا ہمیں مرش۔)

قرب قیامت کی بابت پولوس کے چند اقوال

ان آخری دنوں میں۔ عبرانیون۔ ۱۔ ۲۔
وقت تنگ ہے۔ ۱۔ قرنتھیون۔ ۷۔ ۲۹۔
اب آخری زمانہ میں ایک بار ظاہر ہوا تاکہ اپنے تئیں قربانی کرنے سے گناہ کو نیست کرے۔ عبرانیون۔ ۹۔ ۲۶۔
اب تھوڑی سی مدت ہے کہ آنے والا آویگا اور دیر نہ کرے گا۔ عبرانیون۔ ۱۰۔ ۳۷
میں خدا کے سامنے تجھے تاکید کرتا ہوں کہ تو اس حکم کو بیداغ اور بے الزام ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ظاہر ہونے تک حفظ کر رکھ۔ ۱۔ تمطاؤس۔ ۶۔ ۱۳ و ۱۴۔
(ان اور اسی طرح کے بہت سے اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ پولوس نے اپنے معتقدین کو یہ باور کرایا کہ مسیح کا آنا اور دنیا کا ختم ہونا ایک ساتھ ہوگا)

پطرس کے اقوال کہ دنیا جلد آگ سے تباہ ہوجائیگی

سب چیزوں کا آخر نزدیک ہے۔ ۱۔ پطرس۔ ۴۔ ۷۔
وے اسکو جو زندوں اور مردوں کا انصاف کرنے پر طیار ہے حساب دینگے۔ ۱۔ پطرس ۴۔ ۵
آسمان اور زمین جو اب ہیں اسی کلام سے محفوظ ہیں اور اس دن تک کہ بے دینوں کی عدالت اور ہلاکت ہو جلانے کے لئے باقی رہینگے۔ ..... خداوند کا دن جس طرح رات کو چور آتا ہے آویگا اور اسی میں آسمان سناٹے کے ساتھ جاتے رہینگے اور اجرام فلک جلکر گداز ہو جاینگے اور زمین کاریگروں سمیت جو اس میں ہیں بھسم ہوگی۔ ..... اور تم خدا کے اس دن کے آنے کے منتظر اور مشتاق ہو جس میں آسمان جلکر گداز ہو جاینگے اور اجرام فلک جلکر پگھل جاینگے۔ پر ہم نئے آسمان اور نئی زمین کی جن میں راستبازی بستی ہے اس کے وعدے کے موافق انتظاری کرتے ہیں۔ اس واسطے اے عزیزو۔ ان چیزوں کے منتظر رہ کے کوشش کرو کہ تم بے داغ اور بے عیب سلامتی کے ساتھ اس سے پائے جاؤ۔ ۲۔ پطرس ۳۔ ۷ و ۱۰۔ و ۱۳ تا ۱۴۔ نیز دیکھو اعمال ۲۔ ۱۶ و ۱۷۔
اس آخری زمانہ میں۔ ۱۔ پطرس۔ ۱۔ ۲۰۔
(دیکھو پطرس اور پولوس قرب قیامت کے مسئلہ میں تو متفق الرائے ہیں۔ اگرچہ وہ دونوں کئی ایک اور مسئلوں میں دست و گریبان ہو چکے ہیں)

یعقوب بھی زمانہ واپسی مسیح نہایت قریب بتلاتا ہے

پس اے بھائیو خداوند کے آنے تک صبر کرو . . . . کیونکہ خداوند کا آنا نزدیک ہے . . .
دیکھو انصاف کرنیوالا دروازہ پر کھڑا ہے ۔ یعقوب ۵ - ۷ تا ۹ -
(اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یعقوب رسول نے بھی عیسائیوں کو مسیح کا اور قیامت کا جلد
واپس آنا بیان کرنے خوب ہی خوب دھوکے دئیے ہیں)

مصلوب چور سے مسیح کا جھوٹا وعدہ

یسوع نے اُس سے کہا کہ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آج تو میرے ساتھ بہشت میں ہوگا
لوقا - ۲۳ - ۴۳

(کیا خوب ! اسلئے کہ بموجب آپ لوگوں کے اعتقاد کے تو مسیح تین روز تک دوزخ میں رہے ہیں
پھر چور کے ساتھ بہشت میں کیونکر خرام فرما سکتے ہیں - یہ وعدہ کسی طرح سچا نہیں ہو سکتا
مسیح بہشت میں تو نہیں گئے - ان کا بہشت میں جانا خلاف اعتقاد مسیحیان صافی تھا -
ہے - بلکہ وہ تو تین دن تک زمین کے اندر رہے ہیں (جس کو ہم اوپر جھوٹا ثابت کرآئے
ہیں) بہرحال وہ بہشت میں نہیں گئے - اور چور بیچارہ مفت بہشت میں جانے کا
دھوکا دیا اور جھوٹا وعدہ کیا - نعوذ باللہ حضرات مؤلفین محرفین دروغ گو را حافظہ نباشد -)

ایمانداروں کی نشانیاں

اور وے جو ایمان لائینگے اُن کے ساتھ یہ نشانیاں ہونگی کہ وے میرے نام سے دیووں کو نکالینگے اور
نئی زبانیں بولینگے - سانپوں کو اُٹھا لینگے اور اگر کوئی ہلاک کرنیوالی چیز پئینگے اُنھیں کچھ
نقصان نہوگا وے بیماروں پر ہاتھ رکھینگے تو چنگے ہو جائینگے - مرقس ۱۶ - ۱۷ و ۱۸ -
(ابھی تک تو ان نشانوں اور ایمانداروں کا ساتھ نہیں ہوا - اگر عملی طور پر اس کا امتحان
کیا جائے تو مسیح کا یہ وعدہ سلامت نہیں رہتا - دنیا میں کون عیسائی ہے جو دیووں کو نکال
سکے اور زہر کھا جائے ؟ یقیناً ایک بھی نہوگا - تو کیا دنیا میں کوئی ایماندار عیسائی بھی نہیں
ہے ؟ بے شک نہیں - اور جہاں تک معلوم ہے تھے بھی نہیں !!!)

مکاشفات یوحنا میں جو کچھ پیشین گویاں کی گئی ہیں وہ جلد وقوع میں آئیں گی

یسوع مسیح کا مکاشفہ جو خدا نے اُسے دیا تاکہ اپنے بندوں کو وے باتیں جن کا جلد ہونا ضرور ہے

دکھاوے۔ مکاشفات ۱-۱-

(ذرا بعد وعدہ ملحوظ خاطر رہے)

مسیح جلد آئینگے اور اُسکو سب لوگ دیکھینگے اور وہ لوگ بھی دیکھینگے جنہوں نے اُسکو چھیدا

دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہے اور ہر ایک آنکھ اُسکو دیکھیگی اور وے بھی جنہوں نے اُسکو چھیدا اور زمین کے سارے فرقے اُسکے لیئے چھاتی پیٹیں گے ہاں آمین مکاشفات ۱-۷-

دیکھ میں جلد آتا ہوں۔ مکاشفات-۳-۱۱

(اجی آخر جلد کے کیا معنی ہیں سو دو سو ہزار دو ہزار برس یا اس سے بھی کچھ زیادہ آخر کچھ میعاد تو ہو شاید یہ ہو کہ پادری صاحب عیسائی کچھ بتا سکیں بعضی بعض وقت یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ خداوند کے نزدیک ہزار برس کو ایک دن اور ایک دن ایک ہزار برس کے برابر یا برابر تھے روہی تین ہیں ایک اور ایک ہیں تین۔ یہاں مثی کا تماشا ہے خیال تو کیجیئے کہ خداوند کیا ارشاد فرما رہے تھے۔ گویا زمانہ کو دھوکا دے رہے تھے۔ اس زمانہ کے نزدیک تو ایک دن کو ہزار برس سے وہی نسبت ہے جو ایک کوڑی کو ایک کروڑ اشرفیوں سے۔ ایک شخص ایک کوڑی قرض لے کر ان کے وعدہ پر لے۔ اور پھر وہ ہزار برس تک دینا ملتوی کردے تو وہ جھوٹا اور بے ایمان اور حضرت مسیح نے نیچے بن کر جو چاہے کہیں اور لوگوں کو دھوکے دیں وہ بالکل ... کا قاعدہ ہے کہ مخاطب کے سمجھ کے موافق بات کہا کرتے ہیں۔ مسیح کو ... اور معمے حل کر رہے ہیں اگر دھوکہ دینا مقصود نہ تھا تو کیا؟ ... اور سے جھوٹے بھائے ... اس گھر کو آگ لگی گھر کے چراغ سے۔ کہوں مسیح کو بھی ... کرتے ہو)

مسیح کے آیندہ زمانہ میں شیطان باندھا جائیگا

اُس نے اس اژدہے کو جو پُرانا سانپ ہے یعنی ابلیس اور شیطان کو پکڑا اور ... تک جکڑ رکھا اور اُسکو اُس اتھاہ کنوئیں میں ڈالا اور اُسے بند کر دیا اور اُس پر مہر کی ... وہ آگے لوگوں کو دغا نہ دے۔ جبتک ہزار برس تمام نہوں۔ مکاشفات-۲۰-۲ و ۳-

اور وے (رسول) مسیح کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کرتے رہے۔ اور باقی مردے جب تک ہزار برس پورے نہوے زندہ نہوئے۔ یہ پہلی قیامت ہے۔ مکاشفات-۲۰-۴ و ۵-

(ان وعدہ کے دروغ و فروغ کو تو ہم ناظرین کی رائے پر رکھتے ہیں مگر زمانہ کی نسبت ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ادھر کی پیشینگوئی ہے ایک دن ایک ہزار برس کا ہے اور یہاں

شاید ایک ہزار برس کے معنی صرف چوبیس گھنٹے کے ہیں!! کیوں؟

شیطان جنگ کے لیئے لام باندھیگا اور اُسکی سزا

اور جب ہزار سال ہو چکینگے شیطان اپنی قید سے چھوڑا جائیگا اور نکلیگا تاکہ اُن قوموں کو جو زمین کے چاروں کونوں پر ہیں یعنی جوج و ماجوج کو فریب دے اور انہیں لڑائی کے لیئے جمع کرے جن کا شمار سمندر کی ریت کی مانند ہے اور وے تمام زمین کی وسعت پر چڑھ گئے۔ اور انھوں نے مقدسوں کی چھاونی اور عزیز شہر کو گھیر لیا۔ تب آسمان پر سے خدا کے پاس سے آگ اُتری اور اُنہیں کھا گئی۔ اور شیطان جس نے انہیں فریب دیا تھا آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالا گیا جہاں وہ درندہ اور جھوٹا نبی ہے اور وے رات دن ابدالآباد عذاب میں رہینگے۔ مکاشفات ۲۰-۷ تا ۱۰۔

دنیا کا اختتام ـ مُردوں کی حشر ـ گنہگاروں کی سزا ـ ایک نئی دنیا جس میں سمندر نہیں ہیں

پھر میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اُس کو جو اُس پر بیٹھا تھا دیکھا جس کے حضور سے زمین اور آسمان بھاگ گئے اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی۔ اور سمندر نے اُن مُردوں کو جو اُس میں تھے اُچھال پھینکا۔ اور موت و حاوث نے اُن مُردوں کو جو اُن میں تھے حوالہ کیا اور ہر ایک سے اُس کی عدالت اُس کے کاموں کے موافق کی گئی۔ اور موت و حاوث آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔ مکاشفات ۲۰-۱۱ تا ۱۵

پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ اگلا آسمان اور اگلی زمین جاتی رہی تھی۔ اور سمندر بھی مطلق نہ رہا۔ مکاشفات ۲۱-۱۔

قیامت نہایت ہی قریب ہے

پھر اُس نے مجھے کہا کہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں اور مقدس نبیوں کے خداوند خدا نے اپنے فرشتے کو بھیجا کہ اُن چیزوں کو جن کا جلد ہونا ضرور ہے اپنے بندوں پر ظاہر کرے ۔۔ پھر اُس نے مجھ سے کہا کہ تو اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہر مت لگا کیونکہ

وقت نزدیک ہے......اور دیکھ میں جلد آتا ہوں اور میرا اجر میرے ساتھ ہے تاکہ ہر ایک کو اس کے کام کے موافق بدلہ دوں......وہ جو ان چیزوں کی گواہی دیتا ہے۔ کہتا ہے کہ میں یقیناً جلد آتا ہوں۔ آمین۔ ہاں اے خداوند یسوع آ۔ مکاشفات ۲۲-۶ و ۱۰ و ۱۲ و ۲۰۔

وہ مقدس پیشین گوئیاں جن کی نسبت یہ کہا گیا تھا کہ "وے باتیں جن کا جلد ہونا ضروری ہے" (مکاشفات ۱-۱) اٹھارہ صدیاں گذر گئیں اور اب تک پوری نہیں ہوئیں۔ ابلیس اور شیطان اب تک قید نہیں ہوئے۔ یہی اور دوسری قیامت اب تک برپا نہیں ہوئی۔ قوموں نے اب تک رسولوں کے خیموں کا محاصرہ نہیں کیا اور نہ ان پر آگ برسی۔ زمین اور آسمان اب تک قایم ہیں۔ اور جیتے مردے اور لشکر ملتوں کو سمندر نے مردوں کو اب تک نہیں نکال پھینکا۔ موت اور حادثہ کی کتاب اب تک آگ کی جھیل میں نہیں ڈالی گئی۔ اور نئی زمین جبر سمندر کے نہیں ہوئی۔ غرض ان ہونے والی متبرکہ مسطورہ باتوں کا تماشا تو یہ ہے کہ باوجود ان تمام باتوں کے ابتک جو کچھ مکاشفات میں ہیں وہ جلد واقع ہوں گے اور مسیح جلد آنے والا ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا ثبوت کسی شخص کو درکار نہیں جس سے وہ یقین کرے کہ عیسائیوں کی پیشین گوئیاں جھوٹ اور بے شرمی کی پوٹ اور دھوکہ بازی اور حماقت کے ڈھیر ہیں۔ اور ان سب کو دیکھکر کون کہہ سکتا ہے کہ مروجہ اناجیل سچی ہیں اور عیسائی پیرو انبیا کی عزت کرتے ہیں +

تمت

ملک العزیز ورجنا

یہ ناول کیا باعتبار خوبی اور کیا بلحاظ اپنے واقعات بے بہا ہے کہ جسکی مثل ہندوستان میں سو ننت تک کوئی کم ناول دیکھا ہوگا جس مسلمان کے لئیں قومی جوش ہو اور اسلامی بہادریوں کے حال سے واقف ہونا چاہتا ہو۔ یہ ناول گویا اس کی جان ہے۔ یہ وہ ناول ہے جس میں اسلامی شان و شوکت اور دینی جوش کے بے نظیر نمونے نظر آتے ہیں اور یہ وہی ناول ہے جو رسالہ دلگداز کے ساتھ ۱۸۸۸ء میں شائع ہوا۔ مصنفہ مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی۔ اردو میں۔ قیمت .. .. عمر

حسن وانجلینا

یہ ناول ہے جسمیں ترکوں اور روسیونکی لڑائی کے سچے تاریخی واقعات درج ہیں۔ ترکوں کا اہل ایران سے اتفاق اور اہل ایران کا جوش اسلام سے ترکوں کی مدد کو آنا اور روسیوں کو متواتر زکیں دیکر ان پر عظیم الشان فتوحات میں حاصل کر کے اسلامی جوش اور ہمدردی دکھانا۔ آخر کار شیعہ و سنیوں کا آپس میں فساد مذہبی ہونا وغیرہ وغیرہ یہی ناول ہے جو ۱۸۸۹ء میں رسالہ دلگداز کے ساتھ شائع ہوا۔ مصنفہ مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی۔ اردو میں۔ قیمت .. .. عمہ

منصور اور موہنا

نہایت ہی عمدہ اور قیمتی ناول جس میں سلطان محمود غزنوی کے عہد کی لڑائی کے ساتھ عشق کی نہایت مؤثر اور دلچسپ تصویریں دکھائی گئی ہیں۔ نیز عرب کی تاریخ کا بھی تھوڑا سا حصہ نہایت خوبصورتی سے شامل کر دیا گیا ہے۔ اس ناول میں سلطان محمود غزنوی کے جوش اسلام اور ہندو راجہ اجمیر کی بہادری کی سچی تصویریں نظر آتی ہیں۔ اور جو ۱۸۹۰ء میں رسالہ دلگداز کے ساتھ شائع ہوئی۔ مصنفہ مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی۔ اردو میں۔ قیمت .. .. عمہ

شہید وفا

نہایت ہی پراثر دلپذیر قصہ اسپین کی تاریخ سے لیکے ایک ڈراما کی طرز پر لکھا گیا ہے۔ یہی ایک آئینہ ہے کہ جس کے ذریعہ سے نظر آسکتا ہے کہ اہل عرب کے زوال کے وقت ہسپانیہ عظمیٰ میں مسلمانوں کی کیا حالت تھی۔ مصنفہ مولوی محمد عبدالحلیم صاحب شرر لکھنوی۔ اردو میں۔ قیمت .. .. ،،

المشتہر

منشی فضل الدین تاجر کتب قومی و مالک اخبار اشاعت

کشمیری بازار

لاہور

تہذیب الاخلاق ہفت سالہ

از ابتدائے سنہ ۱۲۸۷ھ لغایت سنہ ۱۲۹۳ ہجری

تہذیب الاخلاق کی گذشتہ ہفت سالہ اشاعت نے ملک اور قوم کے دلوں پر جو اثر ڈالا ہے اس کے مفید و عمدہ ہونیکا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ کانفرنس سنہ ۱۸۹۳ء کے سالانہ جلسہ میں اس کے اجرائے بار ثانی اور ایک طرح سے اجرائے بار ثالثہ پر نہایت شد و مد سے ایک خاص لیکچر دیا گیا۔ حاضرین جلسہ اور خود سر سید احمد خانصاحب بالقابہ پر اس لیکچر کا جو اثر ہوا اس کا نتیجہ ہے کہ اس وقت تہذیب الاخلاق کے نئی ایک پرچے پبلک کی مسرت افزائی کا باعث ہو چکے ہیں ✦

نہیں کہ سمجھئے کہ یہ قوم اور ملک کا خیرخواہ (تہذیب الاخلاق) قالب طبع سے ظہور پذیر ہوا تھا۔ مگر قوم کی ابتدائی حالت سے اس کی اشاعت اسوقت اس درجہ تک محدود تھی کہ قناعت کے سینکڑے اپنیا در کی حد کو پوری تعداد بلکہ نصف تک بھی پہنچنے کا موقع نہیں دیتے تھے اور اسپر جس بزرگوار نے پرچوں کی حفاظت میں ذرا بھی احتیاط کو ہاتھ سے چھوڑا اسکا جبر ایک دم رسالہ کسی بیقدری کی نذر ہوا اور سالانہ جلد نامکمل رہگیا۔ اور زمانہ کے تغیرات سے خیالات نے پلٹا کھایا اور اس جوہر بے بہا کی تلاش کا شوق دلوں میں بڑھتا گیا۔ مجھے بخوبی یاد ہے کہ سر سید احمد خانصاحب کو میر [illegible] حسین صاحب مرحوم وکیل ہائیکورٹ الہ آباد کے عطیہ میں سے انہیں ایک ہفت سالہ فائل ملی تھی جسکی قیمت حضرت نے مبلغ [illegible] قرار دیکر اشتہار درج اخبار فرما دیا تھا۔ مگر اشتہار دینے کی دیر تھی کہ درخواستوں کا طومار بندھ گیا۔ یہانتک کہ "انار صد بیمار" کی مثل نے اپنی صورت آ دکھائی۔ سید صاحب کو اس کثیر التعداد شائقین سے پیچھا چھوڑانا مشکل ہو گیا۔ اور پہلے درخواست دہندہ کے سوا باقی سب تکتے رہگئے ✦

غرض تہذیب الاخلاق کی کمیابی اور شائقین کی بیتابی اور قوم کی ضرورت نے مجھے اس بات پر آمادہ کیا کہ ہفت سالہ تہذیب الاخلاق کو ایکدفعہ پھر قالب طبع سے آراستہ کروں اور اس اخلاقی اور تمدنی تمثال کے جلوہ سے مشتاقان جمال کی آنکھوں کو روشنی دوں غرضیکہ کل ایڈیشن ہفت سالہ چار جلدوں میں شائع کرنا پسند کیا جو چھپکر تیار ہو گئے ہیں ✦

جلد اول تہذیب الاخلاق یعنی عالیجناب نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علیخاں صاحب بہادر کے کل مضامین آرٹیکل و ریویو و خطوط وغیرہ جو بالکل تیار ہیں۔ اور فروخت ہو رہے ہیں۔ قیمت فی جلد [illegible]

جلد دوم تہذیب الاخلاق یعنی عالیجناب آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خانصاحب بہادر کے کل مضامین آرٹیکل وغیرہ و لیکچروں کے زیر طبع ✦

جلد سوم۔ تہذیب الاخلاق یعنی عالیجناب نواب اعظم یار جنگ مولوی محمد چراغ علیخانصاحب بہادر کے کل مضامین مندرجہ تہذیب الاخلاق از ابتدائے سنہ ۱۲۸۷ھ لغایت سنہ ۱۲۹۳ھ زیر طبع ✦

جلد چہارم تہذیب الاخلاق۔ اس میں مرحوم اللہ خواجہ الطاف حسین حالی مولوی محمد ذکاء اللہ سید محمد محمود بیرسٹر ایٹ لا نواب انتصار جنگ مولوی مہدی حسن صاحب وغیرہ وغیرہ کے مضامین ہیں۔ زیر طبع ✦

ہر ایک جلد کو مذہبی۔ اخلاقی۔ تمدنی۔ تاریخی مضامین کے لحاظ سے مسلسل ترتیب دیگئی ہے۔ خط کی صفائی کاغذ کی عمدگی اور حسن طبع میں پوری کوشش کیگئی ہے۔ درخواستیں خریداری کی خاکسار کے نام پر ہوں ✦

المشتہر

خادم قوم **فضل الدین** تاجر کتب قومی و مالک اخبار اشاعت کشمیری بازار ۔ لاہور